



السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# بھیگی پلکیں روٹھے خواب

## از قلم مصطفیٰ چھپا

قسط نمبر ۱

"... ماما بھوک لگ رہی ہے"

زنیرہ نے ٹھنڈے تخی فرش پر گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی عائشہ کی قمیض کا کونہ کھینچتے ہوئے کہا تو اُس نے بمشکل اپنی گردن اٹھا کر سامنے دیکھا مگر منظر وہی تھا کچھ بھی نہ بدلاتھا اپنے... بچوں کی طرف دیکھنے کے بجائے اُس نے دوبارہ سر جھکا لیا

".. ماما بھوک لگی رہی ہے"

www.novelsclubb.com

... زنیرہ نے اب اُس کے ہاتھوں کو زبردستی ہٹاتے ہوئے اپنی ماں کا چہرہ دیکھنا چاہا

زونی جا کر پانی پی کر سو جاؤ پلیر معاذ تم بھی جاؤ مجھے تنگ نہ کرو میں ویسے ہی بہت پریشان "

".. ہوں"

.. عائشہ نے بغیر گردن اٹھائے کہا

"... ماما بھوک لگ رہی ہے"

زیرہ نے اپنی بات کی گردان جاری رکھی اُسکی یہ عادت بالکل اپنے باپ پر گئی تھی وہ بھی ایسا ہی تھا ایک بات کا پیچھا پکڑ لے تو کر کے ہی دم لیتا تھا جبکہ زیرہ کی بہ نسبت معاذ کافی ... سمجھدار تھا حالانکہ صرف دو سال کا ہی فرق تھا دونوں میں

".. زونی چلو"

... معاذ نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کرتے ہوئے کہا

"... نہیں ماما مجھے بھوک لگ رہی ہے"

... اُس نے عائشہ کی قمیض زور سے پکڑے کہا

www.novelsclubb.com  
... عائشہ کا پورا وجود کانپ رہا تھا نجانے سردی کے باعث تھا یا وہ رورہی تھی

زونی آج پانی پی کر سو جاؤ کل صبح ہی میں آپ کو چینی والا پراٹھا بنا کر دوں گی میری"

"... جان"

بالآخر اُس نے گردن اٹھا کر چار سالہ زنیہ کے بالوں کو چہرے سے ہٹاتے ہوئے محبت سے کہا...

نہیں ماما بھوک لگ رہی ہے آپ نے کل بھی کہا تھا کہ آج پانی پی کر سو جاؤ صبح چینی والا"

"پراٹھا بنا دوں گی مگر صبح سوکھے پاپے دیے وہ بھی صرف ایک۔۔"

... زنیہ نے اُس کی گود میں بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

".. بیٹا بھائی بھی تو کل سے بھوکا ہے نا"

".. مگر مجھے بھوک لگ رہی ہے"

... وہ ضدی انداز میں بولی

".. یا اللہ صبر یا اللہ صبر"

www.novelsclubb.com

... اُس نے بے اختیار گردن موڑ کر کہا تا کہ وہ دونوں اُسکے آنسو نہ دیکھ لیں

".. معاذ بہن کو لے جاؤ"

.... اُس نے تقریباً دھکا دیتے ہوئے اُسے اپنی گود سے باہر دھکیلا تھا اور منہ موڑ کر بیٹھ گئی

... تھوڑی دیر رونے کے بعد بالآخر زنیہ سو گئی اور معاذ بھی

رات کے ساڑھے آٹھ بج رہے تھے مگر یوں لگتا تھا جیسے آدھی رات ہو گئی ہو ویسے بھی جس گھر میں دو مہینے سے بجلی نہ ہو وہاں کیا رات کیا آدھی رات صد شکر سردیوں کے دن ... تھے ورنہ گرمی میں بُرا حال ہو جاتا

اے میرے مالک میں نے ہمیشہ سے یہی سنا ہے تو بھوکا اُٹھاتا ہے مگر بھوکا سلاتا نہیں ہے " پھر میرے بچوں پر یہ ظلم کیوں مجھ سے نہیں برداشت ہوتی اُن کی صرف ایک روٹی کے لیے تڑپ میں نے اپنے لیے تو تجھ سے کچھ نہیں مانگا کبھی سوائے احسن کی زندگی کے جو تو ... نے نہ دی بلالیا نہیں اپنے پاس

تُجھے تیرے نبی کا واسطہ ہے میرے خدا میرے پاک پروردگار کوئی معجزہ دکھا میرے بچوں کی بھوک مٹ جائے تو میرے دل کا حال جانتا ہے جب میرا دل اپنے جگر پاروں کو یوں بھوک سے بلک بلک کر روتے ہوئے سوتے دیکھ کر کٹ گیا ہے تو تو ستر ماؤں سے زیادہ چاہنے والا ہے تجھ سے بڑھ کر کون چاہ سکتا ہے تو بھیج کسی عمر فاروق کو جو مدینے کے سنسان گلیوں میں بھیس بدل کر گشت کیا کرتا تھا جو چولہے پر چڑھے خالی پانی کے برتن کو دیکھ کر اور کھانا بننے کے دھوکے میں بہتے بچوں کو دیکھ کر خود بھی تڑپ گیا تھا آج کے دور

میں بھی کوئی حضرت عمر فاروق جیسا اپنا کوئی بندہ بھیج جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے ڈر سے بلک بلک کر روئے معافیاں مانگے میرے بچے بھوک سے بلک بلک کر سو گئے ہیں کوئی بھیج اپنا بندہ جو اُس دور کی طرح بیت المال سے اپنی پیٹھ پر راشن کی بوریاں اٹھا کر خود مستحق کے گھر تک دے آئے کوئی معجزہ دکھا تجھے تیرے رسول کا واسطہ تجھے تیرے عمر کا واسطہ کوئی معجزہ دکھا دے میرے بچے بھوک سے بلک بلک کر سو گئے ہیں..."

دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے وہ بری طرح روتے ہوئے کہہ رہی تھی مگر یہ وہ دور... نہ تھا جہاں عمر فاروق جیسے حکمران تھے یہاں تو فرعون حکمران تھے اُس نے شکوہ کناں نظروں سے آسمان کو دیکھا اور کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر بری... طرح لڑ کھڑا گئی دو دن سے کچھ نہ کھانے کا باعث اُسکے جسم میں بہت کمزوری آگئی تھی

www.novelsclubb.com

".. احسن کیوں چلے گئے آپ"

... وہ یوں بولی جیسے احسن سامنے کھڑا ہو

"... میں تو یہیں ہوں ناں عاشی"

محبت بھری پکار اُسکے چاروں اطراف پھیل گئی اُس نے بے اختیار اپنے ارد گرد دیکھایوں لگا پورا صحن روشن ہوا اٹھا ہوسا منے کمرے کے کھلے دروازے سے اُسکے سوئے ہوئے بچوں پر احسن جھکا ہوا تھا جو بہت محبت سے دونوں کے گالوں کو چوم رہا تھا اور پھر سیدھا کھڑا ہو کر مسکراتے ہوئے اُسے دیکھنے لگا...

"... احسن"

اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا گلے ہی لمحے آنکھ بند کر کے جیسے ہی دوبارہ کھولی تو وہی اندھیرا تھا وہی ویرانی تھی وہی سکوت کا عالم، جھینگروں کی آواز اور لمحہ لمحہ مرتی زندگی چاند کی روشنی جو ہلکی ہلکی کمرے میں جا رہی تھی بھوک سے بلک بلک کر سوئے دو معصوموں کے پتلے کمبل کے نیچے سردی سے کروٹیں بدلتے وجود پر بھی روشنی گرا رہی تھی۔۔۔

عائشہ نے اپنی بھگی پلکیوں پر ٹھہرے روٹھے خوابوں کی نمی کو بڑی ہی بے دردی سے صاف کیا اور اٹھ کر کچن میں آ گئی...

"... شاید کچھ تو مل رہی جائے"



اُس نے خود سے کہا اور پرسوں سے دس بار کھنگالی پلاسٹک کی بھرنیاں ایک ایک کر کے

... کھولنے لگی مگر ہر بھرنی اُسے کوری منہ چڑاتی ہوئی ہی ملی

"یا اللہ میں کیا کروں..؟"

بالآخر وہ منہ پر ہاتھ رکھ روتے ہوئے سیمنٹ کے ٹھنڈے فرش پر بیٹھتی چلی گئی تاکہ اُسکے

... رونے کی آواز سُن کر بچے نہ اُٹھ جائیں

".... محلے میں سے کسی"

یہ خیال آتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اُٹھی اور دبے پاؤں کمرے سے اپنی چادر لے آئی

... اور دروازہ باہر سے بند کر کے سیدھا سامنے عمیر قصائی کے گھر گئی

... کون ہے؟.. "اندر سے بڑی ہی بیزار آواز سنائی دی"

www.novelsclubb.com ".... شمالہ باجی میں عائشہ"

"...ہاں بول"

... دروازہ کھولنے تک کی زحمت نہ کی گئی تھی

باجی ایک پیالی میں کوئی بھی سالن دے دیں اور صرف دو روٹی زونی اور معاذ کل دو پہر " کے بھوکے ہیں ابھی بھی بھوکوں سو گئے ہیں۔۔۔

وہ بڑی اناپرست اور خودار تھی اگر احسن اُسے اس حال میں دیکھ لیتا تو پہلے تو خوب ہی ہنستا .. پھر معاملے کی نزاکت جان کر اُسے اپنے سینے سے لگا لیتا اور کہتا

".. مجھے کہتی میں کس لیے ہوں میری جان "

نہیں بھئی عائشہ تمہیں تو پتا ہے ویسے بھی آجکل تمہارے بھائی کا کام ذرا مندا ہے اب " کہاں رزق اور پیسے کی فروانی رہی ہمارے گھر پہلے کی طرح جب حالات تھے تو تمہارے " .. گھر بنا کہے ہی راشن ڈلوادیا تھا اب تو ہم خود گن کر روٹیاں بناتے ہیں تاکہ ضائع نہ ہو

... یہ جواب بھی بند دروازے کے پیچھے سے ہی دیا گیا تھا

"... تم کیا مخدوش حالات سنانے کھڑی ہو گئی ہو اُس کا تو روز کا ہی ہو گیا ہے اب "

عمیر نے بکرے کے پائے کے سالن میں تین روٹیاں چورنے کے لیے نکالی اور باقی پانچ روٹیاں واپس کپڑے میں لپیٹ کر رکھتے ہوئے گھر کی واحد دوسری انسان اپنی بیوی کو آواز دی...

"..آئی جی"

...وہ بھی قصد آذر ازور سے کہتے ہوئے واپسی ہوئی

عائشہ کو شدید سسکی نے آگھیرا مگر وہ اب دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گئی کیونکہ وہ

... صرف احسن کی نک چڑی عائشہ نہیں تھی وہ ماں تھی

وہ اب سہیل دودھ والے کے گھر کے باہر موجود تھی جس کا پورا گھر برقی قتموں سے سجا

دھجا ہوا تھا حالانکہ ان کے گھر شادی ہوئے تین دن سے زیادہ ہو چکے تھے۔۔۔

یہاں سے تول ہی جائے گا کچھ زہد اور احسن تو کتنے اچھے دوست تھے وہ ضرور میری مدد"

"... کرے گا"

اُس نے خود سے کہا نظر بلا ارادہ اوپری منزل کی طرف اُٹھی تھی جہاں سے فوراً ہی کسی کو

کھڑکی سے سر اندر کرتے دیکھا تھا اس نے ایک بار پھر بیل دی مگر اب لاؤڈ اسپیکر پر گانے

... چلنے لگے تھے

اُس نے دو سے تین بار مزید بیل دی مگر دروازہ نہیں کھلا اُسکے دل کے اندر بہت کچھ ٹوٹ

سا گیا تھا آنکھوں کے سامنے وہ وقت آٹھہر جب ایک لپ اسٹک کاشیڈ کے لیے وہ اپنی

محلے دار اور دوست فریحہ کے پاس گئی تھی اور واپسی پر احسن نے اُسکی جو خاطر مدارت کی  
... تھی

"... کیا ہو گیا ہے احسن میری دوست ہے وہ اور دوستوں میں تو چلتا ہے نا یہ سب "

اُس نے ایک ناز سے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا تو احسن کے ماتھے پر مزید بل  
... پڑ گئے

جب تمہیں کل سے پتا تھا آج شادی میں جانا ہے تو ساری چیزیں پہلے سے دیکھ لیتیں اور "  
خود جا کر لے آتی یا مجھے بتادیتی میں لے آتا کسی کے گھر دروازہ کھٹکھٹا کر یوں مانگنے کیوں  
گئیں اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ تمہاری دوست کا گھر ہے یا تمہارے ابو کا تم کسی  
سے کچھ مانگنے گئی ہی کیوں تمہیں پتا ہے نا مجھ ان سب سے کتنی چڑ ہے .. اگر کوئی چیز  
... نہیں ہے تو کچھ اور استعمال کر لو پیسے دیے ہوئے ہیں لے آؤ

... وہ بری طرح چڑ گیا تھا

آپ بلا وجہ ناراض ہو رہے ہیں ورنہ آپ سے بڑی خودار میں ہوں یہ آپ بھی جانتے "  
.. ہیں مگر وہ میری دوست

"...بھاڑ میں گئی تمہاری دوست یار"

...احسن نے خشمگیں نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولا

"..ارے ارے یہ قمیض کیوں اتار رہے ہیں"

..اُس نے قمیض کے بٹن کھولتے احسن سے کہا

کیونکہ ہم کہیں نہیں جا رہے میرا موڈ نہیں میں باہر سے جا کر تمہارے لیے اور بچوں کے

لیے کچھ اچھا سے لے آتا ہوں ہم گھر پر ہی ٹھیک ہیں اور جاؤ یہ واپس دے آؤ جلدی سے

"..میں تب تک بچوں کے پاس ہی ہوں

..اُس نے معاذ کو گود میں اٹھائے ہوئے کہا

"..کیوں نہیں جانا آپکے بہترین دوست کی شادی ہے"

...اُس نے حیرانگی سے پوچھا

"...بس تمہیں یوں دیکھ کر نا دل بے ایمانی پر اتر آیا کہیں جانے کا دل ہی نہیں کر رہا"

...وہ یکدم ہی پٹری سے اتر اٹھا

"... اچھا جی"

عائشہ نے اپنی چوڑیوں پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔

".. تم پہلے جا کر یہ واپس کر کے آؤ سب سے پہلے"

.. احسن نے لپ اسٹک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

کل دے آؤں گی ویسے بھی فریجہ خود کسی دعوت میں جا رہی تھی تو ان کے گھر میں ابھی"

".... کوئی نہیں ہوگا

... اُس نے سوئے ہوئی زئیرہ کے دائیں طرف گاؤ تکیہ ٹھیک کرتے ہوئے جواب دیا

"... اچھا سنو تو"

... احسن تیزی سے اُس کی طرف آیا

www.novelsclubb.com

".. بولیں آپ کو ہی سُن رہی ہوں"

... عائشہ نے مسکرا کر کہا ہاتھ اُسکی شرٹ کے بٹن پر رینگ رہے تھے

".. کچھ لایا ہوں تمہارے لیے"

... احسن نے نرم لہجے میں کہتے ہوئے اُسکے بالوں کو پیچھے کیا تھا

"..کیا"

... عائشہ نے احسن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا

"... آنکھیں بند کرو"

".. مارنے کا ارادہ ہے کیا"

... اُس نے احسن کو چھیڑا

"... فضول بات نہیں"

.. وہ یکدم ہی بگڑ جاتا تھا

".. کام کی بات کرتے ہیں پھر"

www.novelsclubb.com

.. عائشہ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا احسن اُسکی اس ادا پر دل سے مسکرا دیا

احسن نے نرمی سے اُسکی پشت پر بکھرے بالوں کو نرمی سے آگے کیا اور جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیانکالی جس میں بہت نازک اور خوبصورت سالاکٹ تھا جس میں احسن کے .. نام کا پینڈینٹ تھا

... اب کھول لو آنکھیں "

احسن اُسے اپنے ساتھ لے کر آئینے کے سامنے آکر ٹھہر گیا اور اُسکے کندھے پر اپنی تھوڑی ... رکھتے ہوئے کہا دونوں ہاتھ اُس کے گرد لپٹے ہوئے تھے

عائشہ نے پلکوں کی جھالراٹھائی تو بے ساختہ ہی نظریں اپنے گلے میں جگمگاتے ہوئے پینڈینٹ کی طرف گئی اس نے اس احسن کی طرف دیکھا تو وہ آنکھیں بند کیے اُسکے بالوں .. سے اٹھتی دلفریب خوشبو اپنے اندر اتار رہا تھا

"... ماشاء اللہ بہت بہت خوبصورت ہے احسن بہت زیادہ "

... اُس نے پینڈینٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوری سچائی سے کہا

"... واقعی "

... احسن نے اُس کا رخ اپنے چہرے کی طرف کرتے ہوئے کہا



"... بہت بہت خوبصورت ہے آئی لو یو سوچ"

وہ اکثر ہی اُس سے بلا جھجک اظہارِ محبت کر دیا کرتی تھی جبکہ احسن اپنا پیارا اپنے رویوں سے  
... ظاہر کرتا تھا وہ اظہار کرنے میں بہت برا تھا

اب خیر اتنا بھی پیارا نہیں ہے سادہ سی تو چین ہے چاندنی کی ہے سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے "  
.. اور پینڈینٹ تو بالکل ہی کسی عام دھات کا ہے

وہ ایسے ہی کرتا تھا اپنی تعریفیں سننا اُسے خاص پسند نہ تھا ہاں عائشہ کی تعریفیں وہ بے  
.. تخاصہ کر سکتا تھا

پر دیا تو آپ نے ہے ناں اور میں نے آپ سے کب سونے چاندی ہیرے جوہرات کی "  
فرمائش کی ہے اور آپ سے کہہ کس نے دیا یہ سب چیزیں حقیقی خوشیوں کی دلیل  
www.novelsclubb.com ہے..."

... اور یو نہی ہر بار وہ اسے لاجواب کر دیتی تھی

".... مگر تم ان سب چیزوں کی حقدار ہو"

مگر میں صرف آپ کو اور ہمارے بچوں کو اپنا حق مانتی ہوں جو صرف میرا ہے... اور"

احسن جتنا ہے ناں ہمارے پاس بہت ہے اللہ کا بہت بہت احسان ہے ہم پر ہر ضرورت پوری ہو جاتی ہے اپنی خود کی چھت ہے ایک اچھی زندگی گزارنے کے لیے جو ضروری ہے

"...وہ سب ہے اوروں کے پاس یہ بھی نہیں ہے اس لئے فضول کوئی بات نہیں

...اُس نے احسن کو مزید کچھ بولنے سے باز رکھا

"...ہاں اللہ کا شکر ہے"

وہ بھی شکر بجالا یا۔۔۔

میں چیخ کرنے جا رہی ہوں آپ بھی جائیں کہے کے مطابق اچھا سالے کر آئیں باہر سے جا کر بلکہ ایک کام کریں میرے اور اپنے لیے

تو تکہ اور گلاب جامن لے آئیں معاذ کے لیے چکن سینڈویچ اور زنیہ کو تو میں سیریلک

"...کھلا دوں گی"

...اُس نے دوپٹہ پنوں سے آزاد کرتے ہوئے کہا

"...واہ دونوں ماں بیٹے چٹخارے لیں اور میری بیٹی سیریلک کیسی ماں ہو تم"

.. احسن نے اُسے چھیڑا

نہیں نہیں جی لے آئیں اپنی بیٹی کے لیے زنگر شکر کھالے گی ڈیڑھ سال کی بچی یہ "   
 "... سب

... عائشہ نے بھی اُسی انداز میں جواب دیا

"... جی نہیں میری بیٹی سینڈ وچ کھا سکتی ہے جیسے تمہارا بیٹا"

... اُس نے عائشہ کے سر پر ہلکی سی چپت مارتے ہوئے کہا

"... یہ بھی ٹھیک ہے اب جلدی جائیں مجھے بھوک لگنے لگ گئی ہے تکے کا سوچ کر بھی "

... اُس نے چٹخارے لے کر کہا

"... چٹوری "

پیر پتھر پر پڑنے سے اُس کا پورا وجود لڑکھڑا گیا لمحے کے ہزاروں حصے میں اُس نے ماضی سے حال کا سفر طے کیا اگر بروقت گھر کا دروازہ نہ تھا ماہوتا تو منہ کے بل زمین پر گر جاتی۔۔۔

بھگی\_پلکیں\_روٹھے\_خواب\_#

قسط نمبر ۲

از قلم #مصطفیٰ\_چھپا

کیا تھی کیا رہ گئی ہوں میں احسن دیکھ رہے ہیں ناں آپ کی عائشہ کیا ہو کر رہ گئی ہے کیوں"

"... کیوں چلے گئے احسن

اُس نے گھر کا دروازہ مقفل کرتے ہوئے خود سے کہا اور دروازے کے ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئی...

عاشی تم یوں تو نہ تھی تم تو میری شیرینی تھی حالات سے اتنی جلدی ہار گئی تو ہمارے بچوں"

"... کو کون سنبھالے گا"

...دل جو احسن کے نام پر دھڑک رہا تھا اُس سے آواز آئی

آپ کے جانے کے بعد بہت کچھ بدل گیا ہے احسن بلکہ "سب کچھ" ہی تو بدل گیا ہے "  
"...کچھ بھی پہلے جیسا نہیں

...اُس نے جواب دیا

کچھ بھی تو نہیں بدلا میں یہیں ہوں تمہارے پاس تمہارے دل میں تمہاری یادوں میں "  
کیا میرے معاذ اور زنیہ تمہیں ہم دونوں کے ساتھ بتائے گئے بہت ہی حسین لمحوں کی  
یاد نہیں دلاتے کیا میری محبت اتنی کمزور اور ناپائیدار تھی کہ میرے جاتے ہی تم ٹوٹ کر  
بکھر گئی ہو محبت تو مضبوط بناتی ہے ناں... پھر تم کیسے کمزور ہو گئی اگر میں گیا بھی ہوں تو  
اپنی دو نشانیاں چھوڑ کر گیا ہوں میں تمہیں اپنے "عشق" کو چھوڑ کر گیا ہوں اس لیے نہیں  
کہ ساری زندگی تم میرے مرنے کا ماتم کرو بلکہ اس لیے کہ تم خود کو سنبھالو بغیر کسی  
سہارے کے اور ہمارے بچوں کی بہترین تربیت کر سکو میں نے کچھ زیادہ اُمیدیں تو نہیں  
"رکھی ہوئیں بس تم خوش رہو کیا یہ خواہش میری بے جا ہے..؟

وہ جا کر بھی گیا نہیں تھا دل دُنیا میں بسنے والے لوگ کہاں نقل مکانی کرتے ہیں اور ستم یہ کہ "عشق گلی" کے مکین تو ایک چوکھٹ پکڑ کر عمریں گزار دیتے ہیں وہ بھی اُنہی ڈھیٹ اور خود سر لوگوں میں سے تھا وقتاً فوقتاً اپنے قدموں کے مندمل ہوتے نشانات پر قدم دھرتا.... اُنہیں پھر سے نیا کر دیتا

جن حسین لمحات کا واسطہ دے رہے ہیں وہیں تو جینے نہیں دیتے مجھ میں کیسے بھلاؤں " آپکا لمس آپکی قربت کو میں روز تڑپتی ہوں احسن آپکی قربت کے لیے میں روز مرتی ہوں آپکو سننے کے لیے قرب کے بعد جدائی موت ہے بڑی ظالم "موت" کیونکہ اس میں سانسیں نہیں جاتیں اس میں صرف آپکی روح مر جاتی ہے اور مردہ روح زندہ جسم بہت... کڑی سزا ہے

...وہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر بے آواز رودی

وہ رات کو نجانے کب سوئی تھی آنکھ ظہر کی نماز پر ہی کھلی مندی مندی آنکھوں سے لیٹے  
لیٹے ہی دیکھا تو دونوں بچے فلور کیشن پر بیٹھے اُس کے اٹھنے کا ہی انتظار کر رہے تھے اُس نے  
.. غیر محسوس انداز میں آنکھیں دوبارہ بند کر لیں

".. پھر "بھوک" کل تو ایک ایک پاپے کھلا دیے تھے آج کیا کروں گی"

... اُس نے سُن ہوتے دماغ کے ساتھ سوچا

"لیٹی ہی رہتی ہوں اُٹھوں گی نہیں تو یہ اُٹھائیں گے بھی نہیں۔۔"

... اُس نے دل پر پتھر رکھ کر سوچا

".. بھیا بھوک لگ رہی ہے بہت پیٹ میں بھی بہت درد ہو رہا ہے"

زونیرہ رو دینے کے قریب تھی نجانے دونوں کب سے جاگ کر اُس کے اُٹھنے کا انتظار کر

www.novelsclubb.com

.... رہے تھے

"... ابھی تھوڑی دیر میں اُٹھ جائیں گی ماما"

.. معاذ نے اُسے بہلانا چاہا

"...پاپا تھے تو خود بنا دیتے تھے ماسو بھی رہی ہوتی تھی تو"

...زونیرہ نے نروٹھے پن سے کہا

"..مما"

معاذ نے اُس کے کندھے کو ہلکا سا ہلایا مگر وہ بے سدھ لیٹی رہی گلے میں پڑی چاندی کی چین  
..ذرا سی ہلی تھی

"..یہ چین ہاں اسے بیچ کر ساتھ آٹھ سو روپے تو مل ہی جائیں گے"

...بجلی کی سی تیزی میں ذہن میں خیال آیا وہ فوراً اٹھ بیٹھی

...مما.. "زونیرہ بھی کشن سے اٹھ گئی تھی"

میری جان ممانس آدھے گھنٹہ میں کھانے کا سامان لے کر آئی آپ دونوں نے کسی کے

لئے بھی دروازہ نہیں کھولنا معاذ بیٹا دروازہ اندر سے اچھے سے بند کر لینا اور دیکھو میری

"..جان بہن کا اور اپنا بھی خیال رکھنا

...چادر اچھی طرح اپنے گرد لپیٹتے ہوئے اُس نے دونوں کو تلقین کی



"مماہم بھی چلیں آپ کے ساتھ..؟"

... معاذ فوراً بولا

نہیں بیٹا بہت سرد ہوا چل رہی ہے سردی لگ جائے گی آپ دونوں کنبل اوڑھ کر لیٹ"

"... جاؤ میں بس آدھے گھنٹے میں آئی"

عائشہ نے دونوں کی پیشانی پر پیار کیا اور دوپٹی کی چپل پیروں میں اڑتے ہوئے چل دی۔۔

ابھی آدھا راستہ بھی طے نہ ہوا تھا وہ بری طرح ہانپنے لگی تھیں دو دن سے کچھ نہ کھانے کے باعث اُسکے جسم میں بہت کمزوری آگئی تھی سنار کی دکانیں چاند مارکیٹ میں تھی اور کالا اسکول سے چاند مارکیٹ کا یوں تو بانک پر راستہ دس منٹ کا تھا بمشکل مگر وہ پیدل تھی اوپر

سے قدم بھی آہستہ آہستہ اٹھا رہی تھی اسی لیے ابھی صرف خیام اسٹاپ تک پہنچی تھی  
... تھکن کے باعث کچھ دیر سڑک کنارے بیٹھ گئی اور تنفس بحال کرنے لگی

"کہاں جانا ہے باجی..؟"

... ایک چنگ جی رکشہ اُسکے قریب آکر رُکا

".. نہیں بھائی"

.. اُس نے سیاہ چادر کو تھوڑی کے قریب سے تھام کر نقاب کیا

... چنگ جی وال کندھے اُچکا کر چلا گیا

کچھ منٹ بعد وہ اُٹھی بے اختیار ہی نظریں سامنے سڑک کے دوسری طرف بنے اسکول کی

... طرف اُٹھیں اُس نے آج پورے ایک سال بعد اس اسکول کو دیکھا تھا

www.novelsclubb.com

احسن نے کتنے شوق سے معاذ کو یہاں داخل کروایا"

".. تھا

... عائشہ نے حسرت سے اسکول کی شاندار عمارت کو تکتے ہوئے سوچا

ابی بکرا کیڈمی اس علاقے کا سب سے بہترین اسکول ہے عاشی میں تو ہمارے معاذ کا داخلہ " .. وہیں کرواؤں گا

"والا اسکول۔۔ m وہ سیکٹر 5"

... عائشہ نے رسی سے کپڑے اتارتے ہوئے پوچھا

ہاں وہی اور رافع بتا رہا تھا اُس نے ابھی اپنی بیٹی کا داخلہ کروایا ہے فیس بھی بہت مناسب " ہے بس اگلے سال میں اس کا داخلہ کروادوں گا گھر پر تم نے بھی پڑھایا ہے اسے ٹیسٹ تو " کلیئر کر لے گا۔۔

... وہ پُرسرت لہجے میں بولا

ہارن کی زوردار آواز سے وہ ماضی سے حال میں لوٹ آئی آنسو اُس کے گال پر لکیر بنا چکے

www.novelsclubb.com .. تھے

"... رنج نہیں کرتے میری جان تمہارا حسن ہے ناں"

کانوں میں اُسکی آواز امرت بن کر اتری تھی وہ بے اختیار مسکرا اُٹھی ہتھیلی کے پوروں سے

... آنسو صاف کیے اور آگے چل دی

کیوں کڑھ رہے ہیں پنچر ہونی تھی ہو گئی ویسے بھی راستہ رہتا ہی کتنا ہے ایک طرح سے "

".. اچھا ہے واک ہی ہو جائے گی

... عائشہ نے اُسے چھیڑا

رات کے ڈھائی بج رہے ہیں اور تمہیں واک کی سوجھ رہی ہے آگیا نہ اگر کوئی تمہارے "

".. ماموں چاچو کالڑ کالوٹنے تو بولنا

www.novelsclubb.com

... وہ جل کر بولا

".. آپ ہیں ناں ساتھ "

.. وہ محبت سے بولی

"نہیں موت اپنی اپنی بھئی۔۔"

...اُس نے ازراہ مذاق کہا

"شادی کو ایک سال بھی نہیں ہو اور آپ اکتائے مرنے کی دعائیں کر رہے ہیں میں ٹھیک"  
"..ہے کہتی تھی ابو کو مجھے نہیں کرنی شادی ان سے مجھے میٹرک تک نہ کرنے دیا

...وہ اپنا پُرانا دکھڑا لیکر بیٹھ گئی

"یہ شادی اور میٹرک کی بات کہاں سے آگئی یہاں میڈم عاشی بال کو اپنے کورٹ میں"  
"..لے جانا کوئی تم سے سیکھے کتنی مہارت سے تم نے خود کو مظلوم بنا لیا

..وہ مصنوعی خفگی سے بولا

"ہاں تو غلط تو کچھ نہیں کہا بھی آرہے ہیں ناں آپکے ہی دوست کی شادی سے دیکھا ہے"  
www.novelsclubb.com  
اُسکی بیوی کو پوری آتی ہے شوہر کے اپنے اور ایک میں ہوں خود سے چار سال بڑے آدمی  
"...سے شادی کر لی

"...یہ زیادتی ہے یار اب بائیس سال کا لڑکا ہوتا ہے آدمی کب سے ہو گیا"

...احسن کو بھی اس بحث میں لطف آنے لگا تھا

آدمی ہی ہوتا ہے امی کہتی تھیں ایک بار مرد کی شادی ہو جائے تو بھلے وہ اٹھارہ کا ہی ہو"  
"آدمی ہو جاتا ہے لڑکا صرف کنوارے مردوں کو کہتے ہیں۔۔"

... اُس نے دبی دبی ہنسی کے ساتھ کہا

ایسے تو تم بھی عورت ہو گئی تو خود کو لڑکی کہنا بند کر دو بلکہ اب تو اماں ہونے والی ہو تو لڑکی"  
تو کسی طور نہیں رہی تم دیکھنا کتنا پھیل جاؤ گی ڈیلیوری کے بعد بھئی میں تو پھر بھی جوان ہی  
"... لگوں گا تم نے میری اماں لگنے لگ جانا

... اُس نے عائشہ کی بھری بھری جسامت پر طنز کیا تھا

ہاں اب تو بری، موٹی، عمر رسیدہ سب لگوں گی آپکو پرانی جو ہو گئی ہوں جائیں کر لیں جا کر"  
کوئی اور شادی مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے احسن اور میں بلکل مذاق نہیں کر

... رہی  
www.novelsclubb.com

... وہ دنوں اپنی گلی کے کونے تک آگئے تھے

احسن کو احساس ہوا کہ مذاق سے تھوڑا زیادہ ہو گیا ہے وہ جانتا تھا ان دنوں وہ اپنے وزن کو  
... لے کر کتنی حساس تھی

"..یار مذاق کر رہا"

... احسن کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی وہ تیز تیز قدم اٹھانی گھر کی جانب چل دی

"... ہو گئی رات کالی تجھے بھی چین نہیں احسن"

... اُس نے خود کو ہی کو سا اور بانگ گھسیٹتے ہوئے کھلے ہوئے گیٹ سے اندر لے گیا



دس روپے جیسے بھی نہیں چنگ چپی میں ہی بیٹھ جاؤں ایک ایک قدم اٹھانا دو بھر"

www.novelsclubb.com

".. ہو رہا ہے یوں لگ رہا ہے جیسے اب گری تب گری

اُس نے خود سے کہا دو قدم چلتے ہی وہ پھر سے سڑک کنارے بیٹھ گئی۔۔۔

"یا اللہ تھوڑی ہمت دے دے بس تھوڑی اور۔۔"

... آسمان کی طرف نگاہ کرتے ہوئے دعا کی

"... باجی بیٹھ جاؤ بیمار لگتی ہو دیکھو میرا دوسرا چکر ہے آپ ابھی تک یہی تک پہنچی ہو"

... وہی چنگ جی والادو بارہ رکا تھا

".. نہیں جانا بھائی منع کیا تو ہے کیوں بار بار"

بہن میری اگر پیسے نہیں ہے تو بھی بیٹھ جاؤ دس روپے کی کیا اوقات ہے بہنوں کی طرح"  
".. ہو ہماری

چنگ جی والے نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

عائشہ نے پیچھے دیکھا تو صرف دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں جو اپنی باتوں میں مشغول تھیں  
... اسی وجہ سے دھیان نہیں دیا تھا

".. چاند مار کیٹ"

.. اُس نے دھیمی آواز میں کہا

".. جلدی بیٹھ جاؤ باجی"



رکشہ والے نے اُسے تذبذب دیکھا تو فوراً بولا وہ تشکر نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے چنگ  
... جی میں بیٹھ گئی

... آوازیں لگاتے ہوئے چنگ جی والے نے پھر چنگ جی اسٹارٹ کر دی

"... باجی آگئی چاند مار کیٹ"

... کچھ ہی دیر بعد رکشہ روک کر ڈرائیور نے کہا

"... بہت شکر یہ بھائی"

.. اُس نے چادر ٹھیک کرتے ہوئی نظریں جھکا کر کہا

".. کوئی بات نہیں باجی"

www.novelsclubb.com

"... اللہ رزق میں برکت عطا فرمائے آپکے بھائی"

... دُعا دیتے ہوئے وہ آگے بڑھ گئی

عام دن تھا اس لیے لوگ بھی نہ ہونے کے برابر تھے البتہ کارن سوپ کے ٹھیلے پر قابل  
... غور بھیڑ تھی

".. کیسی ہو بیٹا"

.. شروع میں ہی بیٹھے پرانے رسالے اور ڈائجسٹس والے چاچا نے اُسے پہچان لیا

".. اسلام علیکم چاچا"

"... وعلیکم السلام کیسی ہو بیٹا بہت عرصے بعد دیکھا"

... انہوں نے دوسری کرسی نکالتے ہوئے اُسے کی طرف بڑھائی

"... نہیں چاچا آج بیٹھ نہیں سکوں گی بچے اکیلے ہیں گھر پر"

".. پانچ منٹ بیٹھ جا بیٹا اتنے وقت بعد آئی ہے"

[www.novelsclubb.com](http://www.novelsclubb.com)

... وہ محبت سے بولے

"گھر بدل لیا کیا؟؟؟"

".. نہیں وہیں رہتی ہوں چاچا بس وقت بدل گیا ہے"

ایک عرصے بعد کسی نے اتنی شفقت اور محبت سے اُس کا حال پوچھا تھا آنکھیں بھر  
... آئیں

"خیر ہونچے احسن تو ٹھیک ہے ناں..؟"

وہ گھبرا کر بولے۔۔۔

... آنسوؤں کا گولا حلق میں اٹکنے لگا تھا وہ کچھ بول نہ سکی

"... کیا ہو گیا بیٹا شام پانی پیو"

... انہوں نے کولر سے گلاس بھر کر اُسکی طرف بڑھایا

... دو گھونٹ پینے کے بعد اُس کی ہچکیاں رُکی تھیں

"... کیا ہو اب بتاؤ اکیلی آئی ہے ہمیشہ تو احسن کے ساتھ آتی ہو"

www.novelsclubb.com

".. احسن کا انتقال ہو گیا ہے چاچا دو سال ہو گئے ہیں انہیں گزرے"

... وہ پھر رونے لگی

"الہی خیر کیسے ہو اور کب؟"

... اُن کی بوڑھی آنکھوں میں نمکین پانی جھلملانے لگا تھا

کب کیسے چھوڑیں سچ یہ ہے کہ وہ نہیں ہیں چاچا ہمیشہ کے لیے چلے گئے ہیں تو بھلا کس " کے سنگ آتی آپ کے پاس کچھ بھی لینے یہ شاہ خرچیاں تب تک ہی تھیں جب تک وہ تھے " ... اب کھانے کو پیسے نہیں

آنکھیں صاف کرتے ہوئے ہیں اُس نے سر سے ڈھلکی چادر کو دوبارہ اچھی طرح سر پر جمایا تھا ...

نہیں یقین آتا احسن بڑانیک بچہ تھا میری گود میں کھیلا ہے جب محلہ بدلاتب بھی اُس نے " رابطہ ختم نہیں کیا اکثر ملنے آتا تھا پھر شادی کے بعد تم بھی ساتھ آنے لگی بڑا ملنسار تھانیک " .. سیرت، خوش اخلاق اللہ کے کام اللہ ہے جانے اللہ اُسکے درجات بلند فرمائے آمین

www.novelsclubb.com " .. آمین ثم آمین "

... عائشہ نے بھی کہا

" ابھی خیر سے آئی ہو...؟ "

... انہوں نے سر پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے ہوئے پوچھا

احسن کے بعد کچھ خیر نہیں رہی چاچا عدت کا وقت تو جیسے تیسے نکل گیا احسن کی جو "ورکشاپ پارٹنرشپ میں تھی اُس پر اُن کے دوست نے قبضہ کر لیا شروع شروع میں تو راشن جتنے پیسے دے دیتے تھے پھر وہ بھی یہ کہہ کر بند کر دیے کہ احسن کو اُن کا حصہ وہ دے چکے تھے اب ورکشاپ اُن کی ہے صرف یہ چند ہزار بھی خداترسی میں دیے ورنہ کوئی حصہ نہیں رہتا باقی میرے ابو تو احسن کی زندگی میں ہی انتقال کر گئے تھے امی بھی اُن کے پیچھے پیچھے چلی گئیں بھائی بھائیوں سے چھپ کر جتنا کر سکتے تھے کیا پھر انہوں نے بھی ہاتھ کھینچ لیے احسن کے گھر والوں نے اُن کے جیتے جی نہیں پوچھا جانے کے بعد کیا پوچھتے اب تو یہ حالات ہو ایک ایک کر کے ساری چیزیں بک گئی ہیں اور بچے دو دن سے بھوکے ہیں..."

... اُس نے ایک ہی سانس میں ساری رواد سنا ڈالی

www.novelsclubb.com

.... وہ صم بکم سی کیفیت میں سب سنتے رہے

اتناسب ہو گیا ایک دفعہ تو اپنے چاچا کے پاس آتی بیٹا میری کوئی اولاد نہیں مگر میں نے اور "تیری چاچی نے ہمیشہ اُسے اپنے بیٹا مانا ہے اُس نے بھی ہمیں اتنی ہی عزت دی ہے میں کتنا

بد قسمت ہوں میرا بیٹا اس دُنیا سے چلا گیا مجھے کچھ بتا ہی نہیں میں سمجھتا رہا کہ وہ بھول گیا  
"... ہمیں مجھے کیا پتا تھا کہ وہ اس دُنیا سے ہی چلا گیا ہے

... وہ ضبط کھو کر رو دیے عائشہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو رونے سے روکا

چل میرے ساتھ بچوں کو لے کر ہمارے گھر آ جا ہم دو بوڑھے بچوں سے رونق ہو جائے"  
گی جو بھی چٹنی روٹی کھائیں گے ساتھ کھالیں گے ابھی بھی اتنا دم خم ہے مجھ میں کے دو  
"... وقت کو روٹی کھلا سکوں

... انہوں نے لمحے میں فیصلہ کیا اور کھڑے ہو کر بولے

نہیں چاچا آپ نے کہہ دیا یہی بہت ہے خدا راز و رمیت دیجیے گا میں نہیں آؤں گی آپ"  
"... اور چاچی آئیے گاناں ہمارے گھر

.. اُس نے اس انداز سے کہا کہ انہوں نے دوبارہ اصرار نہیں کیا

"... اچھا نہیں کرتا یہ رکھ لے بیٹا منع مت کرنا قسم ہے تجھے"

انہوں نے جیب سے ہزار کے دو نوٹ نکال کر زبردستی اُسکے ہاتھ میں تھما کر مٹھی بند  
... کر دی

...

بھگی پلکیں روٹھے خواب #

قسط نمبر ۳

از قلم # مصطفیٰ چھپا

چاچا دعائیں چاہیے وہ انمول ہوتی ہیں میرے پیچھے کوئی نہیں ہے جو میرے لیے دعائیں "

".. مانگیں آپ میرے بڑے ہیں بس اپنا ہاتھ رکھ دیں

... عائشہ نے اپنی نم آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا

".. یہاں خیریت سے آئی ہو بیٹا"

www.novelsclubb.com

... انہوں نے شفقت سے پوچھا

جی یہ چین بیچنے آئی تھی چاچا چاندنی کی ہے سوچا تھا آٹھ نو سو مل جائیں گے تو کچھ دن تو گھر "

"... چل جائے گا"

... اُس نے چھوٹے بٹوے میں سے چین نکال کر اُنہیں دکھائی

"... یہ تو سونے کی ہے"

... اُنہوں نے چین کو دیکھتے ہوئے کہا

"... نہیں چاچا سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے اس پر"

... عائشہ نے اُن کی تصحیح کی

"... بیٹا عطار کی دکان پر بیٹھ کر اگر خوشبو نہ پہچان سکوں تو کیسا عطاری"

.. اُنہوں نے ہولے سے مسکراتے ہوئے کہا

"مطلب۔۔"

.. عائشہ نے نہ سمجھ آنے والے اندازے میں کہا

www.novelsclubb.com

مطلب یہ کہ میرے والد صاحب کی سنہار کی دکان تھی پندرہ سال میں نے بھی وہاں

گزارے ہیں یہ تو والدین کے انتقال کے بعد سے بڑے بھائیوں کا خون سفید ہوا تو نکال

باہر کیا اور قابض ہو گئے گھر اور دوکان دونوں پر والد کوئی کاغذی کام تو کر کے گئے نہیں



تھے انہیں کیا پتا تھا کہ اُن کے بعد یہ ہوگا... خیر وہ سب باتیں چھوڑو مگر سنو یہ چین  
"... پورے ایک تو لے کی ہے سونے کی وہ بھی

انہوں نے عائشہ کے سر پر بم پھوڑا تھا جیسے وہ گوگوسی کیفیت میں کبھی انہیں دیکھتی تو  
... کبھی چین کو

"... مگر احسن نے تو کہا تھا کہ یہ چاندنی کی ہے سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے صرف"

... عائشہ نے خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا

"چلو تمہاری تسلی کے لیے سامنے دکان میں دکھا دیتے ہیں۔۔"

انہوں نے کسی کو ٹھیلے کا دھیان رکھنے کے لیے کہا اور عائشہ کے ساتھ سامنے دوکان کو  
... طرف چل دیئے

www.novelsclubb.com  
"... اسلام علیکم مجھے یہ چین بیچنی ہے"

... چاچا نے چین کا ونٹر پر رکھتے ہوئے کہا

.. دوکاندار نے چین اٹھا کر وزن کیا اور مزید جانچنے لگا

...عائشہ تذبذب کے عالم میں تھی

"...ہے تو اصلی سونا"

...دوکاندار نے چین واپس کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا

"...ستر ہزار ملیں گے"

...عائشہ کو پہلا جھٹکا چین کے واقعی اصلی ہونے کا لگا تھا دوسرا جھٹکا قیمت سن کر

کیا بات کرتے ہو میاں بلکل اصلی سونا ہے ذرا بھی کھوٹ نہیں اور تولے کی قیمت تو پتا"

"...ہے ناں کتنی ہے آجکل ستاسی ہزار ہے

...چاچا نے چین اٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا

"...اوبادشاہو تم سنہار ہو یا میں جب کہہ رہا ہوں کھوٹ والی ہے تو مان لو"

..دوکاندار نے ہولے سے ہنستے ہوئے کہا

مان لیتا مگر بیٹا تم نودو لیتے ہو میرے سامنے دوکان کھولی ہے میرے والد جدی پشتی سنہار"

"...تھے مجھ سے بہتر نہیں بتا سکتے تم سونے کے بارے میں

... وہ بھرپور اعتماد سے بولے

"... اسی ہزار سے ایک روپیہ زیادہ نہیں"

... دوکاندار نے فوراً قیمت بڑھائی

.. چاچا کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی

... عائشہ صم بکم اُن دونوں کو بحث کرتے دیکھ رہی تھی

ستاسی ہزار اصل قیمت ہے اس کی نہ ایک روپیہ کم نہ ایک روپیہ بھی زیادہ لینی ہے تو"

"... ٹھیک ہے ورنہ دکانیں اور بھی ہیں

... چاچا کا انداز بے لچک تھا

دوکاندار نے ایک نظر سامنے کیش کاؤنٹر پر بیٹھے کجیم آدمی کو دیکھا اُس نے آنکھ سے کوئی

www.novelsclubb.com

... اشارہ کیا تھا

".... ٹھیک ہے میں آپ کو پیسے دیتا ہوں"

... کہہ کر وہ دوکان کے اندر ونی حصے میں چلا گیا

...وہ اس پورے عرصے میں بالکل خاموش رہی

"...یہ لیجئے آپکے پیسے"

...دوکاندار نے پیسے گنوا کر ایک لفافے میں ڈال کر اُن کی طرف بڑھادیے

"..یہ لو بیٹا"

اُنہوں نے وہ لفافہ عائشہ کی طرف بڑھادیا اور وہ دونوں دوکان سے باہر واپس اُن کے ٹھیلے کی طرف آگئے

"..اللہ بہت مہربان ہے بیٹا وہاں سے دیتا ہے جہاں سے آپ نے سوچا بھی نہیں ہوتا"

"..واقعی میں نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا"

...عائشہ نے اُنکی بات کی تائید کی

کہاں میں اپنے بچوں کی روٹی کے لیے تڑپ رہی تھی اور اب دیکھیں میرے خدا نے کیسا"

"...بندوبست کیا ہے"

...وہ رو دینے کے قریب تھی

سنجھا لو خود کو گھر جاؤ میرے بچے دو دن سے بھوکے ہیں بیٹا بلکہ میں چلتا ہوں ساتھ "

".. سامان لے کر چلو شاباش

... انہوں نے کہتے کے ساتھ ہی اپنی دوکان بند کرنی شروع کر دی

دس منٹ میں وہ ٹھیلہ کپڑے سے ڈھک کر رسی باندھ کر اندر مارکیٹ میں باقی ٹھیلوں

... کے پاس چھوڑ آئے



\*\*\*\*\*

\*\*\*\*

"... بس بھائی بس یہیں روک دیں"

... عائشہ نے گھر کے دروازے کے سامنے رکشہ رکوا دیا

"... یہ لو"

چاچا نے جیب سے سو روپے کا نوٹ نکال کر رکشے والے کو پکڑایا اور سودے کی تھیلیاں  
... اٹھانے لگے

"... معاذ مہا ہیں بیٹا دروازہ کھولو"

... عائشہ نے دروازے پر دستک دی

"... عائشہ سالن بنا رہی ہوں میں ابھی تھوڑی دیر میں آجانا بچوں کو لے کر"

... ثروت باجی نے اپنی گھر کی پہلی منزل کی گیلری میں کھڑے ہو کر کہا

"ارے ثروت باجی آپ کب واپس آئیں۔۔"

... عائشہ کو خوشگوار حیرت ہوئی

... معاذ نے دروازہ کھول دیا چاچا سامان اندر لے کر جانے لگے

www.novelsclubb.com

"... ابھی ایک گھنٹے پہلے ہی آئی ہوں بس تمہارے طرف آنے ہی والی تھی کھانا بنا کر"

آپ ضرور آئیں باجی مگر کھانا میں ابھی خود بنا رہی ہوں سودا لے کر آئی ہو آپ آئیں آپ

".. کو ساری بات بتاتی ہوں ابھی ذرا جلدی میں ہوں

.. عائشہ نے عجلت میں کہا

"...ہاں چل آتی ہوں پھر شام تک"

"کیسے ہو بیٹا؟"

.. چاچا نے زنیہ اور معاذ دونوں کو پیار کرتے ہوئے پوچھا

".. ٹھیک ہیں دادا"

معاذ انہیں پہچان گیا تھا وہ اکثر احسن کے ساتھ ان سے ملا تھا اور احسن کے کہنے پر ہی انہیں دادا کہتا تھا جبکہ زنیہ نے انہیں نہیں پہچانا تھا کیونکہ جب وہ ان سے ملی تھی تو بہت چھوٹی تھی ...

".. معاذ دادا کو پانی پلاؤ"

... عائشہ نے دروازے بند کرتے ہوئے کہا تو وہ فوراً جا کر کولر سے پانی بھر لایا

"... ماما کھانا"

.. زنیہ نے سب باتوں سے بے نیاز پھر شکم کا سوال کیا

"..ہاں میری جان یہ لوجب تک ماما کھانا بناتی ہیں آپ دونوں یہ سمو سے کھالو"

...عائشہ نے سموں کا لفافہ معاذ کو دیا اور خود صحن میں رکھی چارپائی پر بیٹھ گئی

...چاچا چاروں اطراف نظریں گھما کر نجانے کیا ڈھونڈ رہے تھے

"..بہت ویران لگتا ہے احسن کے بغیر یہ گھر درود یوار سے صرف اُداسی ٹپکتی ہے"

...انہوں نے گہری سانس لے کر کہا

"..آزمائش ہے میرے مالک کی گزر جائے گی چاچا"

..عائشہ نے خود کو سنبھالا

انشاء اللہ اللہ تمہیں ثابت قدم رکھے حوصلہ و استقامت دے جو بیت گیا اُس پر صبر عطا"

"..کرے آنے والا وقت رحمت بن کر آئے"

www.novelsclubb.com

آمین --"

..عائشہ نے فوراً کہا

"بجلی نہیں ہے --؟"



دو مہینے سے نہیں ہے تین مہینے کا بل نہیں بھرا تھا کاٹ گئے بھائیوں نے بھی سال تک " ہی بیوہ بہن کو ذمے داریوں کو جھیلا اب آٹھ مہینے ہو گئے کوئی اتنا پتا نہیں یہ تک نہیں ہوا کہ معلوم کر لیں کہ بہن اور بچے زندہ بھی ہیں یا پیٹ کا دوزخ نہ بھرنے کی وجہ سے .. مر گئے

.. عائشہ نے سخت لہجے میں کہا

".. خُدا عمر دراز کرے ایسی باتیں نہ کرو بیٹا تمہیں اپنے بچوں کے لیے جینا ہے " ہاں اب یہی مقصدِ حیات ہے خُدا کا شکر ہے اگر انہوں نے احسن کو مجھ سے دور کیا ہے تو " اُن کے بعد جینے کی وجہ بھی دی ہے ورنہ میں اُن کی ساتھ ہی چلی جاتی چاچا میں نہیں بتا سکتی کسی کو میرا دل کتنا دکھتا ہے ان دونوں کو ہی تو دیکھ کر کلیجے میں ٹھنڈک پڑتی ہے .. میرے اللہ نے مجھے کبھی بے آسرا نہیں چھوڑا پچھلے آٹھ مہینے سے اگر ثروت باجی نے ہمیں نہ .. سنجالا ہوتا تو شاید

... وہ رنجیدہ ہو گئی

کسی نے کسی کو نہیں سنبھالا سب کو اللہ نے وسیلہ بنایا ہے بس غم نہ کر صابر رہ اسی طرح "

"... اللہ بہترین اجر دے گا

انہوں نے عائشہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور جانے کے لیے اٹھ کھڑے

ہوئے...

"... چاچا یہ آپکے پیسے"

... عائشہ نے دو ہزار روپے اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

میرے بچوں کے لئے ہے منع مت کر بیٹانہ واپس کر مجھے ہمیشہ خلش رہے گی کے مجھ نہ "

اپنے بیٹے کے جانے کا پتا چل سکا نہ اُس کے عزیزوں کی تہی دستی حالت کا پتا نہ چل

".... سکا

www.novelsclubb.com.... اُن کی آواز میں ملال تھا

"کتنا بل ہے بجلی کا..؟"

... انہوں نے ماحول میں رنج و غم کی فضا کم کرنے کے لیے نارمل انداز میں پوچھا

".. چھ ہزار"

"..مجھے سارے بلزلادو میں بھر وادوں گا اور اس میں مجھے کوئی بحث نہیں سننی"

..اُن کا انداز دو ٹوک تھا عائشہ نے تردد نہ کیا بل لا کر دے دیے

اب میں چلتا ہوں بیٹا گھر جا کر تمہاری چاچی کو بھی یہ خبر سنانی ہے نجانے اُس کا کیا حال"

"...ہوگا بڑا ڈلارا تھا احسن اُس کا

... انہوں نے شکستہ دلی سے کہا

اُنہیں لے کر آجائیں یہاں میرا بہت دل کرتا ہے کسی اپنے کی گود میں سر رکھ کر"

"... سو جاؤں بہت تھک گئی ہوں احسن کے جانے کے بعد سے سکون کی نیند نہیں آئی"

..وہ یاسیت سے بولی

"..کل ہی آجائے گی وہ اُس سے نہیں رُکا جائے گا"

...وہ نرمی سے بولے

یہ پیسے اپنے پاس رکھ لیں یہاں محفوظ نہیں ہیں بس جب ضرورت ہوگی آپ سے خود"

"لے لوں گی آپ انہیں اپنے پاس رکھ لیں۔۔"

... عائشہ نے پیسوں کے لفافے میں سے سات ہزار نکال کر باقی کے پیسے انہیں دے دیے

"... ٹھیک ہے میں بینک جمع کروادوں گا وہاں میرے پاس سے زیادہ محفوظ رہیں گے"

... انہوں نے لفافہ لے لیا

".. اپنا اور بچوں کا بہت خیال رکھنا بیٹا میں اب جب وقت ملا چکر لگاتا رہوں گا خدا حافظ"

.. انہوں نے شائستگی سے کہا اور چلے گئے

داخلی دروازہ بند کرنے کے بعد وہ کمرے میں آئی تو وہ دونوں ابھی تک چھوٹے چھوٹے

... ٹکڑے کر کے سمو سے کھا رہے تھے

".. ماما یہ آپکے لیے"

... معاذ نے بقایا تین سمو سے اُسے دیے

www.novelsclubb.com

".. آپ دونوں کا پیٹ بھر گیا"

".. جی ماما"

... زونیرہ نے جواب دیا

"..میری جان"

اُسے زونیرہ کے چہرے پر پھیلی مطمئن مسکراہٹ پر جی بھر کر پیار آیا اُس کی نظریں بے اختیار ہی بیٹی کے چہرے پر پھسلتی چلی گئیں۔ خوبصورت شہر ننگ آنکھیں، سیاہ خمدار پلکیں، کھلتا ہوا رنگ، چھوٹی سی ناک، اور بھرے بھرے گلابی ہونٹ۔ وہ جب بات کرتے کرتے تھوک نکلتی تو دائیں گال میں بہت گہرا گڑھا پڑتا تھا۔ وہ ہو بہو احسن کی شکل ... تھی۔۔ عائشہ کی پلکوں پر پھر سے نمی اترنے لگی

آپ نے مجھ سے چین کے متعلق جھوٹ بولا تھا احسن تاکہ میں آپ پر فضول خرچی کو لے کر غصہ نہ کروں اور اگر کوئی اور وقت ہوتا اور آپ ساتھ ہوتے تو میں واقعی ایسا کرتی مگر اس وقت یہ میرے لیے نعمت سے ہر گز بھی کم نہیں آپ جا کر بھی کہیں نہیں گئے ... آپ سے جڑی چیزیں اور رشتے دونوں آج بھی مجھے فیض دے رہے ہیں

www.novelsclubb.com  
... اُس نے اپنے تخیل میں احسن کا شکر یہ ادا کیا تھا

زوننی کے لیے چینی والا پراٹھا بناؤں گی میں رات میں اور معاذ اور ممدال چاول کھالیں  
"... گے ٹھیک ہے"

... اُس نے اُن دونوں سے پوچھا

"..او کے ماما"

... وہ دونوں ایک ساتھ بولے

(جاری ہے)

... نوٹ: #اگلی قسط انشاء اللہ ہفتے یا اتوار کی رات آئے گی

Surprise Episode 🍕 🎁 🎉 🎊

"وہ کہتے ہیں ناں عائشہ اللہ وہاں سے نوازتا ہے جہاں سے اُمید بھی نہ ہو"

.. ثروت باجی نے اُس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے کہا

ہاں باجی مجھے تو لگتا تھا کہ یہ چاندنی کی ہے اس لیے اس پورے عرصے میں کبھی بیچنے کا خیال نہیں آیا اللہ تعالیٰ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے بس صحیح وقت کا انتظار کرتا ہے اور اس سے ... صحیح وقت کیا ہو سکتا تھا کہ میرے بچے دو دن سے بھوکے تھے

.. اُس کی آنکھوں میں پھر سے نمی اُترنے لگی

مجھے ہی خیال نہیں رہا میری بہن کہ اپنے گھر کی چابی تجھے دے جاتی مجھے لگا تیرا بھائی آیا تھا "تو راشن ڈلو اگیا ہوگا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

... انہوں نے تاسف سے کہا

باجی کیا مذاق کرتی ہو میرے بھائی یہاں کیسے پچھلے آٹھ مہینے سے ایک کال تک نہیں آئی " .. تو ملنے آنا تو دور کی بات ہے

اُس نے طنز یہ ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

ارے نہیں احمد ہی کہہ رہا تھا کہ اُس نے عائشہ باجی کے بڑے بھائی کو دیکھا تھا کسی آدمی "  
"... کو ساتھ سندھی ہوٹل پر

ثروت باجی نے ذہن پر زور ڈال کر بتایا۔۔۔

آئے ہوں گے بیوی کے پیچھے دُم ہلاتے ہلاتے سُسرال جو ہے یہاں اُن کا بیوی نے ہی "  
"... منع کیا ہو گا مت جانا اپنی بھیک منگی بہن کے گھر

... عائشہ یوں ظاہر کر رہی تھی جیسے اُسے کوئی فرق ہے نہیں پڑتا

سچ میں خون سفید ہو چکا ہے ایک ہی شہر میں اتنے قریب ہوتے ہوئے بھی بہن کا حال تو "  
"... معلوم کرنے کی توفیق نہیں لعنت ہے ایسے بھائیوں پر بھائیوں پر بھی

... انہوں نے دُکھ سے کہا

جو کہنا ہے میرے بھائیوں کو کہیں باجی بھائیوں کا اور میرا تو کوئی خونی رشتہ نہیں وہ کیوں "  
فکر کریں گی قصور تو اُن زن مریدوں کا ہے اور میری اپنی سگی بہن کا بھی جو پردیس جا کر  
ایسی بھولی کہ نہ امی بابا کے جنازے پر آئی نہ مجھ سے رابطہ رکھا میری پسند کی شادی پر سب  
لوگوں نے مجھ سے سارے رشتے ناطے توڑ لیے مگر اپیا کی گھر سے بھاگ کر کی جانے والی



شادی کو سب نے کچھ دنوں بعد یہ کہہ کر قبول کر لیا "کہ شادی کی ہے کوئی گناہ تو نہیں... "تب بھائیوں کی غیرت بھی افتخار بھائی کی جانب سے ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب کی آفر ہونے سے سو گئی

وہ سخت مایوس تھی اپنے سگے رشتوں سے ماں باپ کے علاوہ کسی نے بھی تو اسے محبت یا... مان تو دور پوچھا تک نہیں تھا

".. چھوڑ عائشہ کیوں اپنا خون جلاتی ہے"

نہیں باجی میں نے کوئی بھاگ کر شادی نہیں کی تھی بس اپنے ابو کی پسند کو پسند کیا تھا اور "میرے بھائی بہن چاہتے تھے میں انکار کر دوں یہاں تک کہ امی بھی یہی چاہتی تھیں صرف اس لیے کہ احسن ایک "مکینک" تھے افتخار بھائی کی طرح ان کا دو بیٹے میں کوئی بزنس نہیں تھا میرے بھائیوں کی طرح وہ بڑی بڑی کمپنیوں میں جاب نہیں کرتے تھے وہ ان کے ہم پلہ نہیں تھے مگر احسن سب سے بہت اچھے تھے بہت محبت کرنے والے، عزت کرنے والے مجھے اپنے فیصلے پر کبھی بھی پچھتاوا نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا ہے کہ انہوں نے مجھے احسن جیسے مرد کی بیوی بنایا وہ ایک باعثِ فخر جیون سا تھی..."

... عائشہ اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے پُر سکون انداز میں کہا

"چھوڑ ان باتوں کو اب سوچا ہے آگے کیا کرنا ہے؟؟"

ہاں بچوں کو دوبارہ اسکول میں داخل کرواؤں گی اور کوئی جا ب ڈھونڈوں گی بس اب " بہت ہو گیا بھاڑ میں گئی ان کی جھوٹی غیرت ارے اگر یہ لوگ اتنے غیرت والے ہیں تو بٹھا کر کھلائیں اپنی بیوہ بہن کو گھر میں نہیں مہینے مہینے ان لوگوں نے پوچھنا تک نہیں کہ زندہ ہو... یا مر گئی مگر جہاں نوکری کی بات کی باسی کڑھی میں اُبال آجاتا ہے

... وہ تنفر سے بولی

آجکل ڈگریاں لے کر لوگ بے روزگار گھوم رہے ہیں تم نے تو میٹرک بھی مکمل نہیں " .. کیا کون نوکری دے گا

اللہ بہت بڑا ہے باجی کیا کم پڑھے لکھے لوگوں کو بھوکا مارتا ہے اللہ نہیں یہ سب اللہ کے " کام ہے وہی بہتر جانتا ہے میں اپنی کوشش کروں گی کل سے اُس رقم کے سہارے تین چار " ... مہینے گزر جائیں گے بعد میں کیا ہوگا پھر یہی فاتے

... عائشہ نے پُر اعتماد لہجے میں کہا

"...اللہ کامیاب کرے گا"

... ثروت باجی نے مسکرا کر کہا

---

امی یہ گھر گروی رکھنا ہوگا کاروبار نقصان میں جا رہا ہے اور ہمارے پاس مزید کوئی سرمایہ " باقی نہیں آپ بات کیوں نہیں سمجھ رہی ہیں اگر ایسا ہی چلتا رہا تو کچھ ہی دنوں میں ہمارا "دیوالیہ نکل جائے گا سڑک پر آجائیں گے ہم"

دونوں بیٹے منیرہ کو پھر سے سمجھا رہے تھے مگر وہ بضد تھیں کہ گھر کو گروی نہیں رکھنے دیں گی..

امی بیچنے کو تو نہیں بول رہے گروی رکھ رہے ہیں بس جیسے ہو کاروبار چل پڑے گا ہم "  
"... کاغذات چھڑالیں گے

... جنید نے رساں سے سمجھایا

اور اگر کاروبار نہیں چلا تو سر سے چھت بھی جائے گی پھر تو جیسے بڑا محلوں میں ہوں "  
".. گے

وہ اڑی رہیں ---

جنید ایک طرح سے اگر دیکھا جائے تو امی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں کیا گارنٹی ہے کہ اگر "  
گھر گروی رکھنے کے بعد بھی کاروبار نہ چلا تو کہاں سے قرض اتاریں گے ہم بے گھر الگ  
"... ہوں گے

... منجھلی بہونے ساس کی حمایت کی

اچھے کی اُمید رکھیں گے تو اچھا ہو ہو گا امی ہو سکتا ہے کاروبار پہلے سے بھی اچھا چلنے لگ "  
".. جائے

... بڑی بہو کا تو فرض تھا منجھلی کی بات کو رد کرنا

".. صحیح کہہ رہی ہے زبیدہ"

... بڑے بیٹے جبار نے بیوی کی ہاں میں ہاں ملائی

تو ہم لوگ کیا کریں کہاں سے پیسے لائیں دوپلاٹ تھے وہ پہلے بیچ کر لگا دیے اب بس یہ " ایک گھر ہے دفتر کا کرایہ الگ ہے چلے نہ چلے کرایہ مہینے کے مہینے دینا پڑتا ہے کیسے پورا ہوگا ... سب "

... جنید سر پکڑ کر بیٹھ گیا

"ایک کام ہو سکتا ہے..؟"

... منجھلی بہو راشدہ کے ذہن میں فوراً خرافات آئی

"کیا"

.. جنید اور جبار ایک ساتھ بولے

احسن کا مکان جو ہے اُسے بیچ دیں ویسے بھی اب وہ تو ہے نہیں صرف تین لوگ تو ہیں اور " اتنے بڑے گھر میں رہ کر وہ لوگ کیا کریں گے عائشہ کو نکال کر اُس کے بھائیوں کے پاس " بھیجو۔۔۔

...راشدہ نے تنفر سے کہا

ایسا ممکن نہیں ہے اباجی وہ گھر احسن کے نام کر کے گئے ہیں وہ جائد اد میں سے اُس کا حصہ " ... ہے ہم کیسے اُس کی بیوہ اور یتیم بچوں کو گھر سے نکال سکتے ہیں

.. جبار کو راشدہ کی بات سمجھ نہ آئی

ایک منٹ ایک منٹ بھائی صاحب راشدہ ٹھیک کہہ رہی ہے اباجی نے وہ گھر زبانی طور پر " احسن کے نام کیا تھا کوئی کاغذی کروائی نہیں کی تھی وہ گھر قانونی طور پر احسن کے نام نہیں ہے.."

.. جنید کی آنکھوں میں مکاری تھی

ٹھیک کہہ رہی ہے دفع کرو اُس منحوس لڑکی کو میرے جوان بیٹے کو پہلے اپنی زلفوں کے " جال پھنسا یا اور پھر کھا گئی اُس کی وجہ سے میں نے اپنی بہن کو کھویا ہے نہ وہ آتی نہ احسن " ... راشدہ سے شادی سے انکار کرتا نا ہی میری بہن اس دُنیا سے جاتی

... منیرہ نے سنگدلی سے کہا جبکہ جنید کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات اُبھرے تھے

پرامی عائشہ کہاں جائے گی بچوں کو لے کر اور اُس گھر اور احسن کی بیوہ اور بچوں کا " ہے..."

... زبیدہ نے خُدا ترسی دکھائی

بھاڑ میں جائے وہ اور اُس کو بچے جنید جلد از جلد اُس منحوس عورت سے گھر خالی کرواؤ اور " .. بیچ اُسے

.. منیرہ نے بے رحمی سے کہا

ٹھیک ہے میں ایک دو دن میں اُس گھر کی جعلی کاغذات تیار کرواتا ہوں جو امی کے نام پر " ہوں گے تاکہ وہ کوئی تماشہ نہ کر سکے اور نہ اُس کو اتنی اوقات ہے کہ کوٹ کچھریوں کے " ... دھکے کھائے گی

... جنید نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

" .. ٹھیک ہے جیسا آپ لوگوں کو ٹھیک لگے "

... جبار نے بھی ہاتھ جھاڑے

تیری وجہ سے میری ماں اس دُنیا سے گئی اور مجھے اس طلاق یافتہ دو بچوں کے باپ سے "

"... شادی کرنی پڑی عائشہ اب میرا وقت ہے تجھ سے بدلہ لینے کا

راشدہ نے اپنے تین عائشہ سے زبردست انتقام لیا تھا اُس کے دل میں عائشہ اور اُسکے

... بچوں کے لیے بہت بغض و کینہ تھا

بھگی پلکیں روٹھے خواب #

قسط نمبر ۵

از قلم # مصطفیٰ چھپا

نیلگوں آسمان پر طائروں کے غول کے غول اڑ رہے تھے سارے میں پرندوں کی

چھپا ہٹوں کی گونج صحن میں اوس سے بھگی گھاس کی باس بکھری ہوئی تھی۔ سورج ابھی

نکلانہ تھا مگر افق کے مشرقی کناروں پر شوخ رنگ لہریئے نظر آنے لگے تھے۔



اُس نے دوپٹے کو نماز پڑھنے کے انداز میں اپنے چہرے کے گرد لپیٹا اور صحن میں رکھے  
تخت پر پیر اوپر کر کے بیٹھ گئی اور آنکھیں آسمان پر ٹکالیں جہاں چاند بھی تک موجود  
تھا۔۔۔

آپ کے جانے کے بعد یوں لگا تھا جیسے سب ختم ہو گیا اب میں بھی جی نہ سکوں گی جب "  
آپ کے دُنیا سے جانے کی خبر مجھ تک پہنچی تو یوں لگا گلے لمحے میں بھی اس دُنیا سے  
رخصت ہو جاؤں گی جیسے پورا آسمان مجھ پر آگرا ہوتب مجھے وہ وقت یاد آیا جب میں بابا کے  
".. چلے جانے کے بعد امی کو خود کو سنبھالنے کی تلقین کیا کرتی تھیں  
.. اُس نے خود سے کہا

امی میری بات سن کر اکثر رونے لگ جاتی تھیں اور روتے میں سے یکدم مسکرا کر "  
"... کہتیں

.. عائشہ کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر آکر ٹھہر گیا

خدا کسی پر یہ وقت نہ لائے اور زندگی کے آخری ایام میں تو بالکل نہیں جب پاس جینے کی "  
وجہ ہی نہ ہو اولاد پل بڑھ کر اپنی اپنی گریہستوں میں مصروف ہو جائے اُن کا فرض صرف

اتنارہ جائے کہ اماں کھانا کھایا، اماں تمہارے لیے کپڑے لایا ہوں سلوالینا، اماں دوائی کھائی، اماں مر جاؤ دفناؤں گا، مر گئی اماں دفنا آیا، سال میں ایک رات عرفہ کر آؤں گا شبِ برات کو.. میں نے اماں کو ٹوکا تھا ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو تو اُس نے میرے کان میں کہا اچھا اور نیک شوہر بڑی نعمت ہے جوانی، ادھیڑ عمری تو بچوں کے پیچھے بھاگتے کٹ جاتی ہے مگر بڑھا پا جیون ساتھی کے سہارے ہی کتنا ہے تب آپ اپنے اور اس کے بیچ میں بچے کو نہیں سلا سکتے کیونکہ وہ بچہ کسی اور کے پہلو میں سو رہا ہوتا ہے تب جا کر شادی کی اہمیت معلوم ہوتی ہے جوانی تو بیچ بونے اور ادھیڑ عمری اُس بیچ سے نکلنے والی فصل کی دیکھ بھال میں گزرتی ہے اور مجھے جب تیرے باپ کی ضرورت تھی تب وہ چلا گیا میں منتظر ہوں کب بلاوا آتا ہے اکیلے کمرے میں نیند نہیں آتی اس لیے پوتا یا پوتی لے آتی ہوں اپنے پاس سلانے مگر یہ بھی تو عارضی ہے نا زندگی بہت بے درد ہے عائشہ اچھے ہمسفر کا ہونا بہت ضروری ہے... "وہ زار زار رونے لگی۔"

امی آپ نے تو زندگی کے دو موسم گزار لیے تھے اپنے جیون ساتھی کے ساتھ مگر آپ کو " ... بیٹی تو بہت حرماں نصیب ہے زندگی کی پہلی خزاں میں ہی اُجڑ گئی

... وہ شکوہ کناں تھی

نہ میری بچی میری جان غم مت کر بڑھاپے کی بیوگی اگر اذیت ہے تو جوانی کی بیوگی "  
"... امتحان تجھے ابھی بہت کچھ برداشت کرنا ہوگا

... عائشہ کو ایسا لگا جیسے اُس کی امی ارد گرد ہی موجود ہو

"... اللہ اکبر اللہ اکبر"

مسجدوں سے اذان کی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھیں اُس نے جھٹ اپنے آنسوؤں کو صاف  
.... کیا اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑی ہو گئی

ویسے امی یہ ٹھیک نہیں کر رہیں اُس بیچاری کے ساتھ دو چھوٹے چھوٹے بچوں کا ساتھ "  
"... ہے کہاں خوار ہوگی وہ

... زبیدہ نے کتری ہوئی پیاز گرم تیل میں ڈالتے ہوئے کہا

آپ کو بہت ہمدردی ہو رہی ہے اُس منحوس سے اُس کی وجہ سے میری امی اس دُنیا سے " .. گئی ہیں

... راشدہ نے نفرت سے کہا

جیسے میں تو جانتی نہیں تمہیں اپنی ماں کے جانے کے غم سے زیادہ احسن کی بیوی نہ بن " .. پانے کا غم ہے جس کا بدلہ تم عائشہ سے لینا کا سوچ رہی ہو

... زبیدہ نے بغیر لگی لپٹی رکھے بغیر کہا

مجھے کس بات کا غم ہونا بھابھی بلکہ اچھا ہی ہے کہ میری شادی احسن سے نہیں ہوئی ورنہ " .. چھ سال میں ہی اُجڑ جاتی

... راشدہ نے سفاکی سے کہا

یہی میں کہہ رہی ہوں وہ بیچاری پہلے ہی اُجڑی ہوئی ہے اب اُسے بے گھر تو نہ کرو اور کس " برتے پر اُس کی واحد پناہ گاہ چھیننی جا رہی ہے کیا ہم سب نہیں جانتے جیسے اُن دونوں کی شادی کے بعد ہم سب نے اُن سے ہر قسم کا تعلق ختم کر دیا تھا اسی طرح عائشہ کے گھر

والوں نے تعلق ختم کر دیا تھا اُن دونوں سے کیوں یتیموں کی بددعائیں لینے والے کام  
.. کرنا

... زبیدہ نے سمجھنا چاہا

ہاں سارے گناہ ہم ہی کر رہے ہیں سارے عذاب ہم پر ہی آئیں گے آپ کو اگر اتنی ہی "  
ہمدردی ہو رہی ہے اُس کے بیوہ اور بے آسرا ہونے سے تو پڑھو ادیس اپنے امریکہ پلٹ  
"... بھائی سے اُس کے تین بول

... راشدہ نے تپ کر کہا

تمہیں پتا ہے راشدہ تم کینہ پرور ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی بد تمیز اور بد لحاظ بھی ہو "  
اور بے حسی میں تمہارا اور امی کا کوئی ثانی نہیں زندگی کے آخری دن چل رہے ہیں اُس  
بڑھیا کے مگر طے کر کے بیٹھی ہے کہ مرتے دم تک بس گناہ اور زیادتیاں کرنی ہیں اُس  
.. نے پتا نہیں مر کر کس منہ سے رب کے حضور پیش ہوگی

... اُس نے پلیٹ سنک میں تقریباً چھینکی تھی

ہوش میں تو ہو بہن کچھ عقل کو ہاتھ مارو تم جس کے لیے ایسی زبان استعمال کر رہی ہو وہ " ساس ہے تمہاری اگر سن لیا تو تمہارے اگلے پچھلوں کو گڑا دے دی گی بڑی خیشن ہے اوپر سے اس عمر میں بھی زبان کے جوہر ایسے کے ہر کوئی عیش عیش کرے کیوں اپنے .. مرحوم پیاروں کو قبروں میں ہچکیوں کا دورہ لگوانے پر تلی ہو

... راشدہ نے ارد گرد دیکھتے ہوئے ہولے سے ہنس کر کہا

ایسی بد بد روح کے لیے کون اچھے لفظوں کا استعمال کر سکتا ہے میرا تو اس کی شکل دیکھ کر " دل کرتا ہے سل بٹے پر پیس دوں یا امام دستے میں کوٹ دوں بہت ہی کوئی سنگدل ہے اور " ... تم بھی آخر اسی کا خون ہو تب ہی اتنی سفاک ہو

... زبیدہ نے پتیلی میں کفگیر گھماتے ہوئے کہا

"... جو کہنا ہے کہہ لو میں تو اپنا بدلہ ہر صورت لے کر رہوں گی"

راشدہ نے بے فکری سے کہا اور باہر سے آتی منیرہ کی آواز پر سردھنتی کچن سے باہر چلی

گئی...

"اسلام علیکم ماما آپ کہاں گئی تھیں...؟"

...گیٹ بند کرتے ہی معاذ نے سوال کیا

وعلیکم السلام بیٹا ایک ضروری کام سے گئی تھی آپ ایک گلاس پانی لے کر آؤ میرے لئے.."

...عائشہ نے اپنی سیاہ چادر اُتار کر ایک طرف رکھا اور تخت پر بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

"..یہ لیجئے"

...معاذ نے گلاس اُسے دیا اور ساتھ ہی بیٹھ کر تھیلیاں چیک کرنے لگا

برف لے کر آنے کی کیا ضرورت تھی ثروت باجی سے بیٹا ویسے ہی سردی ہے گلا خراب"

"..ہو جائے گا"

... عائشہ نے گلاس واپس رکھتے ہوئے کہا

".. نہیں ممانیہ تو میں فریج سے لے کر آیا ہوں لائٹ آگئی ہے ناں"

"کب آئی؟"

صبح جب آپ گئی تھیں اُس کے تھوڑی دیر بعد ہی آگئی تھی زونی تو جب سے اُٹھی ہے ٹی"

"وی پر کارٹون دیکھ رہی ہے باربی بیکار۔۔"

.. معاذ نے منہ بناتے ہوئے کہا

... میرا بچہ... "عائشہ کو اُس کے منہ بھلانے پر بہت پیار آیا"

چلو آپ ممانی مدد کرو میں آج آپ کا پسندیدہ مٹر پلاؤ بناؤں گی آپ میری مٹر چھیلنے میں"

"... مدد کرو شاباش"

www.novelsclubb.com  
... عائشہ نے چادر اور پرس اٹھاتے ہوئے کہا اور اندرونی کمروں کی طرف چلی گئی

"... اسلام علیکم ممانی"

... زونی نے اُسے دیکھتے ہی سلام کیا



"..و علیکم السلام بیٹا"

...اُس نے مسکرا کر کہا

"..مما یہ لیں مٹر کی تھیلی اور باؤل"

... معاذ کی بس ایک ہی کوشش ہوتی تھی کہ بس اپنی ماما کے پاس پاس رہے

"..چلو ہم بھی باربی کارٹون دیکھتے ہیں آج"

... عائشہ نے معاذ کو اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے کہا

"..بیٹا جا کر دیکھو باہر دروازے پر کون ہے اور پوچھ کر کھولنا"

... عائشہ نے دروازے کی دستک سن کر معاذ سے کہا

"...جی ماما"

"... کون ہے معاذ"

.. عائشہ نے بیٹھے بیٹھے ہی آواز لگا کر پوچھا

"... ہم ہیں بہو"

جانی پہچانی آواز پر اُس نے پلٹ کر دیکھا تو معاذ کے ساتھ چاچا اور چاچی اندر داخل

... ہوئے

"... اسلام علیکم"

... عائشہ نے فوراً پاس پڑا دوپٹہ اٹھا کر سر پر ڈالا اور چاچی کے گلے لگ گئی

www.novelsclubb.com

"... وعلیکم السلام بہو جیتی رہو خوش رہو"

.... انہوں نے نم آنکھوں کے ساتھ اُس کے سر کا بوسہ لیا

"... بیٹھیں آپ دونوں معاذ صحن سے جا کر کرسیاں لے آؤ"

"... نہیں بہو ہم کوئی مہمان تھوڑی ہیں جیسے تم لوگ بیٹھے ہو ویسے ہی ہم بیٹھ جائیں گے"

... وہ دونوں فرش پر ہی بیٹھ گئے

آپ کی طبیعت کیسی ہے آخری دفعہ احسن کے ساتھ ہی ملی تھی آپ سے تب آپ کو بلڈ"

"... پریش کی شکایت رہتی تھی

... وہ دونوں ہی خود کو رونے سے روک رہی تھیں

میں بھی اُس سے آخری بار تب ہی ملی تھی مجھے نہیں پتا تھا کہ اب کبھی اُس کی اتنی پیاری"

"... مسکراہٹ نہیں دیکھ سکوں گی کیسا زندگی سے بھرپور بچہ تھا ایسا گھبرو جوان

.. اُن کا لہجہ بھگنے لگا

... عائشہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا خود کو رونے سے روکنے کے لئے

www.novelsclubb.com  
نظر لگی ہے تم دونوں کو حاسدوں کی جانتی نہیں ہوں میں کیا کتنی مرچیں لگتی تھی منیرہ"

اور اُس کی بھانجی کو تم دونوں کو یوں خوش دیکھ کر پھر احسن تجھ سے محبت بھی تو بے انتہا

کرتا تھا اُسے تیرے خلاف ایک لفظ برداشت نہیں تھا مجھے آج بھی یاد ہے جب احسن معاذ

کو لے کر پہلی بار اپنے گھر گیا تھا تو منیرہ نے کیسا تماشا لگایا تھا کہ پورے محلے نے سنا تھا وہ

عورت تو اتنی بے حس اور خبیث تھی کہ اُس معصوم کی طرف دیکھنا تو درکنار اُلٹا اُسے اور تجھے مرنے کی بدعائیں دے رہی تھی بس اُس کے بعد سے احسن نے اُن لوگوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھا جنید بھائی (احسن کے والد) کے انتقال تک وہ اُن سے باہر ہی ملتا رہا..."

.. اُنہوں نے دوپٹے سے آنکھیں آنسو پونچھتے ہوئے کہا

ہاں ابو تو تقریباً روز ہی معاذ سے ملنے آتے تھے میرا خود میکہ صرف تب تک تھا جب تک " امی ابو زندہ رہے اب تو عرصہ ہوا میں نے اُس گھر کو نہیں دیکھا جہاں میرا پورا بچپن گزرا ہے..."

... عائشہ نے متاسفانہ انداز میں کہا

"مٹر بنا رہی ہو...؟" [www.novelsclubb.com](http://www.novelsclubb.com)

".. ہاں معاذ کو بہت پسند ہے مٹر کا پلاؤ اُس کے لئے بنا رہی ہوں"

... اُس نے معاذ کی طرف محبت سے دیکھتے ہوئے کہا

".. میرے بچے احسن کو بھی بڑا پسند تھا میرے ہاتھ کا مٹر قیمہ"

..وہ زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولیں

"... اس سب کی کیا ضرورت تھی چاچی آپ آگئیں یہی کافی ہے میرے لیے"

عائشہ نے پھلوں، مرغی، گوشت اور بچوں کے کھانے کی چیزوں کے شاپرز کو دیکھتے ہوئے  
... کہا

".. میری خوشی ہے بیٹی اس سے نہیں روکنا"

..وہ برجستہ بولیں تو عائشہ نے مزید کچھ نہیں کہا

وہ لوگ ایک گھنٹہ بیٹھ کر واپس چلے گئے عائشہ نے کھانے تک روکنے کی بہت کوشش کی  
مگر وہ دونوں چلے گئے۔۔۔

"مما یہ دادا نے دیے ہیں..؟"

... معاذ نے پانچ سوکانوٹ اُسے دیتے ہوئے کہا

"یہ کب دیے اُنہوں نے؟؟"

عائشہ نے حیرت سے پوچھا۔۔

جب آپ کچن میں گئی تھیں اور مجھے دادی نے کہا تھا کہ ہمارے جانے کے بعد ممما کو دے  
"... دینا"

... عائشہ پورے دل سے مسکرا دی

ایسے بھی تو لوگ ہیں نہ میرا کوئی ان سے خون کا رشتہ ہے نہ احسن کا مگر خونی رشتوں سے  
بڑھ کر ہمارا خیال رکھ رہے ہیں خود کے حالات بھی کوئی بہت اچھے نہیں ہیں مگر بات  
".. صرف احساس کی ہے انسانی ہمدردی کی ہے

... اُس نے دل میں سوچا

... دروازہ ایک بار پھر سے بج اُٹھا

"..جامیر ایڈاگیٹ کھول آ"

...عائشہ نے معاذ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو وہ جی ماما کہتا ہوا چلا گیا

"..اسلام علیکم عائشہ بھئی منہ میٹھا کرو بس تم"

دروازہ کھلتے ہی ثروت باجی اُس کے پاس آئیں اور پورا پورا گلاب جامن اُس کے منہ میں

... تقریباً ٹھونس دیا

"وعلیکم السلام ارے بتائیں تو ہوا کیا ہے ماشاء اللہ سے بہت خوش لگ رہی ہیں..؟"

...عائشہ نے گلاب جامن بھرے منہ کے ساتھ پوچھا

"..خیر سے فریحہ کے یہاں بیٹا ہوا ہے"

..انہوں نے چمکتے ہوئے بتایا

www.novelsclubb.com

ماشاء اللہ ماشاء اللہ باجی ہائے مطلب میں خالہ بن گئی آپ کو بھی مبارک ہونانی"

"جان---

عائشہ نے انہیں گلے لگاتے ہوئے کہا وہ واقعی بہت خوش تھی آخر فریحہ اُس کی واحد سہیلی  
... جو تھی

میں اور احمد ابھی بس نکل رہے ہیں حیدرآباد کے لئے بس اپنی بچی کو خوشخبری سنا کر منہ "  
"... میٹھا کروانے آگئی باقی محلے میں آکر مٹھائی بانٹوں گی

".. باجی فریحہ ٹھیک ہے ناں کیونکہ ڈاکٹر نے تو دو ہفتے بعد کی تاریخ دی تھی "

... اُس نے متانت سے پوچھا

ہاں فریحہ بھی بالکل ٹھیک ہے بس اللہ کے کام وہی جانتا ہے ورنہ دیکھ اگرا ایسا کچھ ہوتا تو "  
"... میں ابھی دو دن پہلے ہی تو واپس آئی ہوں حیدرآباد سے

... ثروت باجی نے عائشہ کا ہاتھ دبا کر رسان سے کہا

اچھا یہ لے ایک چابی گھر کی اپنے پاس رکھ کچھ بھی ضرورت ہو جو بھی چاہیے ہولے لینا "  
میں تو اب ہفتہ دو ہفتہ سے پہلے آؤں گی نہیں دیکھ ناں فریحہ کے پاس کون ہے اکیلا امان کیا  
کیا کرے گا میں رُک جاؤں گی تو دونوں کو ہی آسرا ہو جائے گا اب اتنے دن گھر خالی بھی  
"... نہیں چھوڑ سکتی ناں تو بس جا کر اگر بتی جلا دینا اور جھاڑ جھنکار بھی کر دینا



... انہوں نے چابیوں کا گچھا اُس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا

".. بے فکر ہو کر جاؤ آپ بلکہ ایک منٹ ٹھہرو"

... وہ اندر سے جا کر ہزار روپے لے آئی اور اُن کے ہاتھ میں رکھ کر بولی

یہ میری طرف سے حسین کے ہاتھ میں دے دینا اور یاد دلانا اُس موٹی کو کہ جیسا طے ہوا"

تھا کہ اُس کی پہلی اولاد کا نام میں رکھوں گی جیسے اُس نے معاذ کار کھا تھا تو میں نے "حسین"

".. رکھا ہے اگر امان بھائی کو کوئی اعتراض نہ ہو تو یہی نام رکھنا

"... وہ سب تو ٹھیک ہے مگر پیسے رہنے"

باجی کیا میں اب اپنے بھانجے کو اپنی خوشی سے کچھ دے بھی نہیں سکتی بس آپ کچھ نہ بولو"

".. اور جلدی جاؤ"

... عائشہ نے اُن کی بات کاٹ کر کہا

"... امی آجائیں گاڑی آگئی ہے"

... احمد میں گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے بولا

"چل ٹھیک ہے اپنا اور بچوں کا بہت خیال رکھنا میں چلتی ہوں۔۔۔"

ٹھیک ہے خیریت سے جائیں کل صبح اپنے گھر کی لینڈ لائن پر کال کرنا میں صفائی کے لئے"  
"۔۔۔ جاؤں گی تو بات ہو جائے گی اُس موٹی سے بھی خُدا حافظ

"ہاں ٹھیک ہے خُدا حافظ۔۔۔"

۔۔۔ انہوں نے بھی الوداعی کلمات کہے

"..اللہ حافظ عائشہ باجی"

۔۔۔ احمد نے بھی کہا اور اُن کے پیچھے پیچھے چلا گیا

"اللہ بخیریت و عافیت منزل تک پہنچائے سفر آسان کرے۔۔۔"

۔۔۔ اُس نے دل میں کہا

www.novelsclubb.com

معاذ گیت بند کر کے میرے ساتھ کچن میں آ جاؤ زونی کو دیکھنے دوٹی وی آپ میری مدد"

"۔۔۔ کرواؤ"

عائشہ نے مٹر کے دانوں سے بھرا تسلا اٹھاتے ہوئے کہا اور کچن کی طرف چل دی پیچھے  
... سے معاذ حسبِ توقع "جی ماما" کہتا ہوا گیٹ بند کرنے چلا گیا

".. لویہ سو بھی گئی اور ٹی وی چل رہا ہے"  
... عائشہ نے ٹی وی آف کرتے ہوئے کہا اور اندر سے چھوٹا کمبل لا کر اُس پر ڈال دیا  
"... ماما کتنی دیر میں بن جائے گا"

www.novelsclubb.com

"بس دس منٹ میں ذرا آلو گل جائیں۔۔۔"

... عائشہ نے اُسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا

".. آپ کو پتا ہے آپ بہت پیارے اور سمجھدار بچے ہو"

... اُس نے معاذ کے گال چومتے ہوئے کہا

"... آپ مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہیں اس کا مطلب"

... اُس نے فوراً پوچھا

".. میں دونوں سے بہت پیار کرتی ہوں میری جان آپ دونوں کے سوا کون ہے میرا"

"... آپ زیادہ کس سے پیار کرتی ہیں پھر جیسے پاپازونی سے کرتے تھے"

وہ پانچ سال کا بچہ تھا مگر سمجھدار بہت تھا اس لیے اتنی چھوٹی عمر میں بھی اُسے احساس تھا کہ

... اس کی ماما بہت مشکل حالات میں ہیں اور وہ انہیں مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا

"اگر ایسی بات ہے تو میں اپنے معاذ سے زونی سے تھوڑا سا زیادہ پیار کرتی ہوں۔۔۔"

... اُس نے معاذ کے گال کھینچتے ہوئے محبت سے کہا

"... میں بھی پاپا سے زیادہ آپ سے پیار کرتا ہوں"

... وہ فوراً خوش ہو کر اُس کے گلے لگ گیا

مگر یہ بات ہمارے درمیان سیکرٹ رہے گی آپ زونی سے نہیں کہو گے یہ بات کیونکہ "

"اُسے بُرا لگے گاناں..؟"

کبھی نہیں بتاؤں گا میں کیوں زونی کو رُلاؤں گا میں تو بڑا بھائی ہوں ناں اور پاپا ہمیشہ کہتے "

تھے کہ زونی میرے لیے بالکل ویسی ہے جیسی پاپا کے لیے میں اُس کا بڑا بھائی، دوست اور

"... پاپا بھی ہوں"

احسن کا ذکر کرتے وقت اُس کی آنکھوں میں الگ ہی چمک ہوتی تھی اور دُکھ بھی مگر عائشہ

... نے اُسے احسن کے سوئم کے علاوہ کبھی اپنے پاپا کے لیے روتے ہوئے نہیں دیکھا

".. میرا بہادر بچہ، میری جان"

.. عائشہ نے اُس کی بلائیں لے لیں

میں اب دیکھتی ہوں جا کر کھانا بن گیا ہو گا آپ زونی کو اٹھاؤ اور منہ ہاتھ دھو کر صحن کی "

لائٹ بھی کھولو رات کے ۹ بج رہے ہیں ابھی تک صحن کی لائٹ آن نہیں کی دسترخوان

"... بھی بچھاؤ"

.. عائشہ نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اٹھ کر چلی گئی

دس منٹ بعد جب وہ واپس آئی تو اُس کے کہے کے مطابق دونوں ہاتھ منہ دھو کر

...دستر خوان پر بیٹھے تھے

".. اٹھ گئی میری شہزادی"

... اُس نے زونی کو دیکھتے ہوئے کہا جس کی آنکھیں اب بھی نیند میں ڈوبی ہوئی تھی

".. چلو شہزادہ دعا پڑھو دونوں بسم اللہ و علی برکتہ اللہ"

".. دونوں نے اُس کے پیچھے دعا دہرائی"

شہزادہ اور یہ دعا ہمیشہ کھانا کھانے سے پہلے پڑھنا مجھے بار بار یاد نہ دلانا پڑے اتنی آسان تو"

".. ہے صرف پانچ لفظ ٹھیک ہے

.. عائشہ نے نرمی سے کہا تو دونوں نے ہاں میں سر ہلایا

"... یہ لو"

... اُس نے چاولوں کا نوالہ ٹھنڈا کر کے زونی کی کھلایا اور پھر دوسرا نوالہ معاذ کو

اب دونوں خود کھاؤ اور ایک بھی دانہ زمین پر نہیں گرنا چاہیے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں "

".. رزق کا زیاں ٹھنڈا کر کے کھاؤ منہ نہ جلا بیٹھنا

... اُس نے دونوں کو تلقین کرتے ہوئے کہا

ابھی پانچ منٹ گزرے تھے کہ دروازہ بجنے لگا اور بغیر رُکے پیٹا جا رہا تھا عائشہ کو دھڑکا

... ہوا

"... آپ آرام سے کھانا کھاؤ میں دیکھتی ہوں "

... اُس نے پاس پڑی سیاہ چادر کو اپنے سینے اور سر پر ڈالا اور کھڑی ہو گئی

".. کون ہے جو اس طرح دروازہ پیٹ رہا ہے "

.. اُسے ڈر لگ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"کون ہے؟؟"

اُس نے دروازے سے کچھ دور کھڑے ہو کر آواز دی مگر کوئی جواب نہیں آیا مگر دروازہ

مزید پیٹا جانے لگا اُس نے چھینٹی سے جھانکا تو باہر جنید کے ساتھ منیرہ کو دیکھ کر اسے

... حیرانی تو ہوئی مگر اُس نے فوراً دروازہ کھول دیا

...اسلام علیکم امی... "دروازہ کھولتے ہی اُس نے سلام کیا"

اُسے اندازہ ہوا صرف جنید اور منیرہ نہیں بلکہ پورا گھر ہی آیا ہوا تھا مگر "کیوں؟" سوال اُس کے دماغ میں ٹکریں مار رہا تھا

"..آئیں آپ لوگ اندر آئیں"

"..اپنے ہی گھر میں آنے کے لئے تیری اجازت کی ضرورت نہیں مجھے"

... منیرہ نے نفرت سے کہا

"..نہیں امی میں ایسا تو نہیں کہہ رہی چلیں اندر چلیں"

..اُس نے اپنی گھبراہٹ کو چھپایا

منیرہ تیز نظروں سے اُسے دیکھتی اندر چلی گئی جہاں کا منظر اُنہیں حیران کر گیا یہ وہ گھر تو نہ

تھا جہاں وہ آج سے چار سال پہلے آئی تھیں یہ گھر تو بہت بھرا بھرا تھا مگر اب فرش پر

صرف پتلا کارپیٹ، ٹی وی ٹرالی اور کونے میں پڑے کتابوں اور اخباروں کے ڈھیر کے سوا

... کچھ نہیں تھا

... بچے اتنے سارے لوگوں کو یوں اچانک دیکھ کر گھبرا کر دونوں اپنی ماں کے پاس بھاگے



".. معاذ، زونیرہ گھبراؤ مت یہ دادی ہیں آپ کی اور یہ چاچا اور تایا ہیں"

عائشہ نے دونوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا مگر وہ خود گھبرا رہی تھی ان لوگوں کی اچانک آمد سے ورنہ جن لوگوں نے احسن کے جیتے جی اس گھر میں قدم نہیں رکھانہ ... کبھی اپنے کی پوتے یا پوتی کی شکل دیکھی وہ اچانک یہاں کیسے

زبیدہ تاسف سے گھر کے در و دیوار کو تک رہی تھی جو ان لوگوں کی بد حالی کو چیخ چیخ کر بتا " ... رہی تھی اس کا دل ہی لرز رہا تھا اب جو ہونے والا تھا

آپ لوگ کھڑے کیوں ہیں بیٹھیں ناں جو بھی ہے جیسا بھی ہے ہمارے دسترخوان پر " ... آپ کے سامنے رکھ دوں گی

... اس نے خوش اخلاقی سے کہا

ہم یہاں کھانا کھانے نہیں آئے دیکھو عائشہ میں بات گھما پھرا کرنے کی عادی نہیں ہوں " جب تک احسن زندہ تھا ہم نے کبھی تمہیں کچھ نہیں کہانہ ہی اس گھر میں آئے مگر اب ہو گئی ہماری ہے برداشت سے باہر اور ہمارے حالات بھی کوئی اتنے اچھے نہیں ہیں ان

ڈیڑھ سالوں میں بھی تمہیں تنگ نہیں کیا مگر بس اب تم اپنا بندوبست کرو اور یہ گھر خالی  
... کرو کیونکہ یہ میرا گھر ہے

منیرہ نے سختی سے کہا۔۔۔

..عائشہ کے سر پر تو جیسے چھت آگری ہو

امی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں کیسا بندوبست یہ گھر چھوڑ کر میں کہاں جاؤں گی یہی تو میرا اور "  
..میرے بچوں کا گھر ہے اس کے علاوہ اور کوئی چھت نہیں

..اُس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی

بھئی یہ میرے مسئلہ نہیں تم اور تمہارے بچے کہاں جاؤ گے مجھے بس میرا گھر خالی چاہیے "  
..ورنہ مجھے زبردستی کرنی ہوگی

www.novelsclubb.com  
...وہ سفاکی کی حد پر تھی

یہ احسن کا گھر ہے اور اب میرے بچوں کا ہے میں نہیں جاؤں گی کہیں اسے چھوڑ کر آپ "  
"کیسی باتیں کر رہی ہیں امی۔۔۔۔

...اُس نے خود کو مضبوط ظاہر کیا

".. اس گھر پر تیرا کوئی حق نہیں ہے سمجھ آئی اب شرافت سے دفع ہو جا"

...راشدہ بیچ میں کود پڑی

یہ میرا گھر ہے اور میں اس گھر سے کہیں نہیں جاؤں گی سمجھ آئی آپ لوگوں کو اب جائیں"  
یہاں سے ورنہ میں پولیس کو بلاؤں گی کہ آپ لوگ مجھے دھمکا رہے ہیں اور مجھے میرے  
"... ہی گھر سے نکال رہے ہیں

اچھا بلا لے مگر پولیس کو ثابت کیسے کرے گی کہ یہ تیرا گھر ہے ہاں ہے کو ثبوت کوئی کاغذ"  
"... کچھ تو ہوگا

راشدہ نے ہاتھ پر ہاتھ باندھے تمسخرانہ انداز میں کہا۔۔۔

اگر نکال سکتی ہو تو نکال کر دکھاؤ مجھے میرے گھر سے یہ میرا گھر ہے میرے شوہرا حسن"  
www.novelsclubb.com  
"کا..."

عائشہ نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا ایک لمبے عرصے بعد اُس کی آنکھوں میں  
پھر وہی جلال تھا جس کی احسن داد دیا کرتا تھا کہ غلط کے خلاف اسی ہمت کے ساتھ کھڑا  
... ہونا چاہئے

میں نے بھی اگر تجھے ابھی اسی وقت گھر سے نہ نکلوا یا تو دیکھ لینا تو بھی یہیں ہے میں بھی "   
 "... یہیں ہوں "

امی پلیز آپ کچھ کہیں میرے لیے نہیں تو اپنے خون کے لیے احسن کے بچوں کے "   
 .. لے "

... عائشہ نادان کو منیرہ سے نجانے کیوں ہمدردی کی توقع تھی   
 جو میرا خون تھا اُسے تو تو نے مجھ سے چھین لیا اور اپنے جال میں پھانس لیا اور اب وہ اس "   
 دُنیا سے جا چکا ہے جہاں تک بات ہے ان بچوں کی تو ان سے میرا کوئی تعلق نہیں یہ صرف   
 "... تیرے بچے ہیں لے کر غرق ہو "

کیا ہو گیا ہے سب پاگل ہو گئے ہو یہ میرے بچوں کا گھر ہے ایسے کیسے چلی جاؤں یہ میرا "   
 گھر ہے اب عزت کے ساتھ آپ لوگ جائیں یہاں سے مجھے اور میرے بچوں کو سکون   
 "... سے رہنے دیں "

... اُس نے راشدہ کو دھکا دے کر کہا

"... اتنی ہمت تیری مجھے ہاتھ لگایا نکل یہاں سے چلو چلو نکلو "

اُس نے عائشہ سے لپٹے بچوں کو دھکا دیا جس سے زونیرہ فرش پر جاگری تھی اگلے ہی لمحے  
...عائشہ کا ہاتھ اٹھا اور راشدہ کے گال پر اپنا نشان چھوڑ گیا

میرے بچوں کو ہاتھ بھی لگایا تو ہاتھ توڑ کر دوسرے ہاتھ میں دے دوں گی اب نکلو یہاں"  
سے سب چلو بہت ہو گیا جتنی تمیز سے پیش آرہی ہوں میں سر پر چڑھے جا رہی ہو تم  
"...سب"

عائشہ کی آنکھوں میں انگارے جل رہے تھے مگر دل ڈوبا جا رہا تھا۔۔۔

بس بہت ہو گیا یہ رہے گھر کے پیپر زجوامی کے نام پر ہیں اگر تمہارے پاس کوئی ثبوت"  
"...ہے تو لا کر دکھاؤ کہ اس گھر پر تمہارا حق ہے ورنہ چلی جاؤ یہاں سے

جنید نے گھر کے جعلی کاغذات اُس کے سامنے پھینکے۔۔۔ اُس نے متحیر نظروں سے ایک  
نظر سب کو دیکھا اور پھر پیپر اٹھالیے پیپر زدیکھنے کے بعد عائشہ کو یوں محسوس ہوا جیسے سر  
...پر نہ آسمان ہے نہ پاؤں تلے زمین وہ کہیں ہوا میں معلق ہو گئی ہے بچوں سمیت

"..کیا ہوا نکل گئی ساری ہوا اب دکھانا اپنی اکڑاب مار تھپڑ"

...راشدہ نے تنفر سے کہا

"... اب چلو نکلو یہاں سے جو سامان لینا ہے لو اور جاؤ"

.. منیرہ نے نخوت سے کہا

عائشہ نے اپنا پنڈر ایک طرف رکھا کیونکہ اس وقت وہ عائشہ نہیں ایک ماں ہے جو اپنے  
.... بچوں کو اس وقت لے کر سڑکوں کی خاک نہیں چھان سکتی

امی میں کہاں جاؤں گی اس وقت اتنی رات کو اس سخت سردی میں مجھے صبح تک یہاں "  
" .. رہنے دیں بس پھر میں خود کہیں چلی جاؤں گی میں اپنے بچوں کی قسم کھاتی ہوں

گھر کے کاغذات دیکھنے کے بعد عائشہ اُن کے قدموں میں گری ہوئی تھی جو کچھ دیر پہلے  
... تک گھر نہ چھوڑنے پر بضد تھی

" کہیں بھی جا ہمیں کیا۔۔ "

راشدہ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پیچھے دھکا دیا تو دونوں بچوں نے آگے بڑھ کر اپنی ماں کو

... سنبھالا

یہ آپ کا خون ہیں احسن کی جان تھی ان میں احسن کے وجود کا حصہ ہیں یہ امی خُدا کے "

" .. واسطے آپ کو ان بچوں کا واسطہ صرف ایک رات صرف ایک رات

...اُس نے اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

"..ایک لمحہ نہیں فوراً نکل تو میری ماں کی قاتل ہے امی تیری کوئی بات نہیں سنیں گی"

راشدہ نے جب دیکھا منیرہ نرم پڑتی دکھائی دے رہی ہیں تو اُس نے اُن کی کمزور نبض پر

...ہاتھ دھر اور حسبِ توقع وہ اپنا رخ موڑ گئیں

مجھے نکال دیں مگر میرے بچوں کو آج رات یہیں رہنے دیں میں صبح آکر لے جاؤں گی"

...وہ گڑ گڑا رہی تھی

امی ایک رات تو رہنے دیں اکیلی جوان لڑکی ہے اوپر سے بچوں کا ساتھ ہے اس وقت "

"...کہاں جائے گی کچھ تو رحم کریں اتنی ظالم نہ بنیں

www.novelsclubb.com ..زبیدہ مزید چُپ نہ رہ سکی

"...امی زبیدہ ٹھیک کہہ رہی ہے ایک رات کی بات ہے صرف"

...جبار نے بھی زبیدہ کی حمایت کی

ہر گز نہیں میری بہن اس کی وجہ سے میری آنکھوں کے سامنے سسک سسک کر مری " تھی اُس نے مرتے دم تک یہی کہا تھا آپ میں احسن کو کبھی معاف نہیں کروں گی نہ آپ کو تو میں کیسے اس حرافہ پر رحم کھاؤں راشدہ دھکے دے کر باہر نکال اسے ابھی کیسے شور کر ... رہی تھی اب دیکھو کیسے بھیک مانگ رہی ہے

منیرہ نے اُسے صحن میں لاکھڑا کیا اور خود منہ پھیر کر اندر چلی گئی اور اُن کے پیچھے جبار اور ... جنید بھی تھے

مجھے نکال دیں مگر میرے بچوں کو آج رات یہیں رہنے دیں میں صبح آکر لے جاؤں گی " .. بچوں کو نہیں نکالیں

".. راشدہ چھوڑ دو"

زبیدہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"... آپ مت بولیں بیچ میں"

بھابھی میرے بچوں کو رکھ لیں صرف ایک رات بلکہ صرف چند گھنٹے میں فجر میں کے " ... جاؤں گی باہر بہت سردی ہے میرے پاس کوئی دوسری جگہ نہیں



اُس نے زبیدہ سے التجا کی مگر وہ کم ہمت تھی منیرہ کے فیصلے کے خلاف جا کر خود گھر سے  
... نہیں نکلنا چاہتی تھی

"... چل اٹھ بہت بک بک کر لی"

کوئی ایک تو سن لے بس مجھے نکال دیں مگر میرے بچوں کو آج رات یہیں رہنے دیں میں "  
.. صبح آ کر لے

وہ مزید کچھ بولتی اُس سے پہلے راشدہ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اور بچوں کو ننگے پیر گھر سے  
.... نکال باہر کیا اور دروازہ پر قفل لگا کر یوں گہری سانس لی جیسے کوئی جنگ فتح کر لی ہو  
"... امی دروازہ کھولیں امی بچوں کو لے لیں امی"

... وہ مسلسل دروازہ پیٹے جا رہی تھی

محلے والے اپنے اپنے گھروں کی چھتوں، کھڑکیوں، دروازوں پر کھڑے فری کا تماشہ دیکھ  
رہے تھے بس۔۔

"... میں جا کر دیکھتی ہوں"

... کسی عورت نے کہا

"... رہنے دو اُن کا گھریلو معاملہ ہم کیوں کسی کے معاملے میں بولیں"

.. دوسری عورت نے ہاتھ روک کر کہا

... جبکہ دوسری طرف مسلسل ایک ماں دہائیاں دیے جا رہی تھی دروازہ پیٹے جا رہی تھی

".. بس ایک رات صرف ایک رات یا اللہ رحم کر مجھ پر رحم کر"

... وہ آسمان کی طرف جھولی اٹھا کر بولی

"امی دروازہ کھول دیں میرے بچوں کو لے لیں بس ایک رات صرف ایک رات۔۔"

"... دادی بس ایک رات دروازہ کھول دیں"

عائشہ کی دیکھا دیکھی معاذ نے بھی اپنے ہاتھوں سے اپنے ہی مرحوم باپ کی چوکھٹ پر بیٹھے

گھر کا دروازہ پیٹنا شروع کر دیا اس منظر نے کئی آنکھیں اشک بار کی تھیں مگر یہ وہ کوفہ

مزاج قوم تھی جو بے حس تھی ظلم آنکھوں سے دیکھنے والی مگر کچھ نہ کرنے والی یہ قوم ہر

... کر بلا پر بس افسوس کرنے والی مگر عملاً کچھ نہ کرنے والی

".. دادی دروازہ کھول دو"

زونیرہ نے بھی التجا کی... اب عائشہ کا دل کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا نجانے کتنی ہی دیر  
..وہ اور بچے گھر کو چوکھٹ پر بیٹھے صدائیں دیتے رہے مگر بے سود

.... پھر یکدم عائشہ نے دونوں بچوں کو اپنے سینے سے لگایا اور اٹھ کھڑی ہوئی

خدا تم لوگوں کو برباد کرے تمہارا کیا تمہارے بچوں کے آگے آئے کبھی خوش نہیں رہے"  
سکو گے تم لوگ میرے بچوں کو بے گھر کر کے تم لوگ بھی بس نہیں سکو گے میرے ہاتھ  
عرش کی طرف اٹھے ہیں یا اللہ میری بددعا ہے ان فرش والوں کو نیست و نابود کر دے  
موت مانگیں موت نہ ملے جینا چاہیں جی نہ سکیں میری بددعا ہے تم لوگوں کو کبھی سکھ  
نہیں پاؤ گے کبھی نہیں مجھے میرے اللہ کو قسم مرتے دم تک معاف نہیں کروں گی کسی کو  
".... بھی

عائشہ نے اپنے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر زار زار روتے ہوئے ٹوٹے دل  
... سے بددعا دی تھی

...

قسط نمبر ۷

از قلم # مصطفیٰ چھپا

"... تمہیں معلوم ہے اس دُنیا میں مجھے تم سے عزیز کوئی نہیں عاشی"

اُس کے ماتھے کا بوسہ لے کر اکثر احسن اُسے یہ کہا کرتا تھا اور وہ دل سے مسکراتی تھی  
ابھی اُس کے کانوں میں مسلسل احسن کے الفاظ گونج رہے تھے اور آنکھوں کے سامنے  
.. یادوں کی ریل گھوم رہی تھی

ہمارے جب بچے ہوں گے تو دیکھنا اس گھر میں کتنی رونق ہوگی یہ درود یوار کیسے مسکرا"

www.novelsclubb.com

"... اٹھیں گے"

"آپ کو بچے بہت پسند ہیں..؟"

... اُس نے پُر شوق انداز میں پوچھا

".. یہ کیا بات ہوئی بچے کسی ناپسند ہو سکتے ہیں اور وہ بھی اپنے بچے"

... اُس نے ہمہ وقت رہنے والی اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ کہا

مما... "معاذ کے کراہنے کی آواز پر وہ حال میں واپس لوٹی پیچھے مڑ کر دیکھا تو معاذ کا"

... پیر ایک کانچ کے ٹکڑے پر پڑا تھا اور اب خون بہہ رہا تھا

".. دیکھ کر نہیں چل سکتے اندھے ہو گئے ہو کیا"

وہ فوراً زونیرہ کو گود سے اُتار کر گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی اور اپنی چادر سے اُس کا خون صاف

کیا مگر خون نہیں رُک رہا تھا تو اُس سرعت سے نے اپنی چادر کو ایک طرح سے پھاڑ کر معاذ کے پاؤں میں باندھ کر اُسے بھی گود میں اُٹھالیا۔۔

... تھوڑا سا آگے ہی ایک پارک تھا وہ اُن دونوں کو لے کر وہیں آگئی اور بیچ پر بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

".. دونوں ایک ساتھ ہو جاؤ تا کہ چادر میں آ جاؤ"

عائشہ نے دونوں بچوں کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا اور اپنی چادر خود سمیت اُن دونوں

... پر بھی ڈال دی

"سردی لگ رہی ہے..؟"

اپنے پوچھے سوال کا جواب وہ خود جانتی تھی مگر پھر بھی پوچھ بیٹھی۔۔۔

... نہیں ماما.. "دونوں ایک ساتھ بولے"

.. میرے شیر بچے... "اُسے اپنے صابر و شا کر بچوں پر خوب پیار آیا"

آنکھیں بند کر لو دونوں تھوڑی دیر صبح ہوتے ہی کہیں نہ کہیں تو چلے ہی جائیں گے ٹھیک " ہے..."

... عائشہ نے دونوں کو پیار سے پچکارتے ہوئے کہا تو دونوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں

بدلتا موسم اپنے ساتھ کئی یادیں لیے چلا آتا ہے۔ کئی چہرے ذہن و دل پہ ابھرنے لگتے

ہیں۔ ایسی ہی ایک خوب صورت یاد احسن کا ساتھ تھا اُس کے لیے جو اُسے آج بہت

... شدت سے یاد آرہا تھا

ایک تو تم نہ بلکل ہی پاگل ہو ایک چوہے کے ڈر سے تم نے پورا گھر سر پر اٹھا لیا اور آخر "

"... میں خود کو ہی چوٹ لگوا بیٹھی

.. ماضی اُس کی آنکھوں کے سامنے ایک بار پھر بے رحمانہ طریقے سے جلوہ افروز تھا

آپ کو پتا تو ہے مجھے کتنی گھن آتی ہے چوہے سے عجیب جھرجھری سی آجاتی ہے اگر "  
"۔۔ انہیں دیکھ بھی لوں گڑوں میں رہتے ہیں اور دیکھنے میں بھی کتنے گندے ہوتے ہیں

... عائشہ نے یوں منہ بنایا جیسے کڑوی چیز کھالی ہو

تو تم انہیں اپنے گھر میں رہنے کے لیے جگہ دے دو پھر یہ لوگ گندی جگہ پر نہیں رہا "  
"۔۔ کریں گے

.. احسن نے اُس کے پیر پر پٹی باندھتے ہوئے کہا

"... میں نے ایک چوہا رکھا ہوا ہے کافی ہے باقی کسی کو ضرورت نہیں "

... عائشہ نے ہنستے ہوئے کہا

"تو تم مجھے چوہا کہہ رہی ہو۔۔۔"

www.novelsclubb.com  
".. میں نے تو کسی کا نام ہی نہیں لیا اسے کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا "

... وہ نے احسن کے بال بگاڑتے کر شرارت سے بولی

".. تم بہت بد تمیز ہو گئی ہو عاشی "

احسن نے مصنوعی خفگی سے کہا۔۔۔

اوہو دیکھو تو کہہ کون رہے ہیں مطلب آپ کو چوہا بول دیا تو میں بد تمیز ہو گئی اور جو آپ " ... مجھے اٹھتے بیٹھتے بندریا بولتے ہیں اُس کا کیا

... اُس نے احسن کے دونوں گال کھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا

"... ہٹو بھی میں تو ایسے ہی محبت میں کہتا ہوں"

... اُس کا پیر نرمی سے فلور کشن پر رکھتے ہوئے وہ فرسٹ ایڈ باکس رکھنے کھڑا ہو گیا

تو میں کونسا دشمنی میں کہتی ہوں میں بھی تو محبت میں ہی کہتی ہوں سرتاج... "وہ بالوں" ... کو کیچر سے آزاد کرتے ہوئے لاڈ سے بولی

".. تو تم واقعی میں مجھ سے بھی محبت کرتی ہو"

www.novelsclubb.com  
احسن نے اُسے سہارا دے کر اٹھایا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اُسے بیڈ پر بٹھا کر خود بھی ساتھ ... ہی بیٹھ گیا

شادی کو تین مہینے ہو گئے ہیں آپ کو ابھی تک یہی یقین نہیں کہ میں آپ سے محبت " .. کرتی ہوں یا نہیں



نہیں نہیں مجھے تم پر پورا یقین ہے میں جانتا ہوں یہ بات اتنی ہی سچ ہے جتنی یہ کہ اس "

"... وقت تمہارے داہنی طرف ایک موٹا کالا چوہا موجود

... ابھی احسن کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی عائشہ چیخ مار کر اُس کے گلے لگے گئی

"... ہا ہا ہا ابھی تو بہت قینچی کی طرح زبان چل رہی تھی اب کیا ہو ایک دم سب ہوا"

احسن نے اُس کے سر پر ہلکی سی چپت مارتے ہوئے ہنس کر کہا تو عائشہ کو احساس ہوا یہ ایک  
... مذاق تھا

میں نے آپ سے بات ہی نہیں کرنی ابھی میرا ہارٹ فیل ہو جاتا آپ نہیں جانتے میں کتنا "  
"... ڈر گئی تھی

... اُس کی آنکھوں سے آنسو متواتر بہ رہے تھے

ارے میری جان مذاق تھا صرف جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں کسی کی ہمت نہیں "  
"... ہو سکتی تمہارے قریب بھی آئے پھر بھلے وہ ایک معصوم سا کالا چوہا ہی کیوں نہ ہو

.... احسن نے اُس کی بھیگی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا

احسن... "وہ روتے ہوئے ایک دم ہنس پڑی۔۔"

...ماضی کو یاد کرتے ہوئے حال میں بھی اُس کے چہرے پر زخم خوردہ مسکراہٹ پھیل گئی

کتنا سچ کہتے تھے واقعی آپ کے ہوتے ہوئے کوئی میرے قریب نہیں آسکتا تھا مگر اب " کیا؟؟ اب میں آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے ہی گھر سے نکالی گئی ہوں جسے آپ ہمارا گھر کہا کرتے تھے جس گھر کے ہر کونے میں ہماری محبت کی یادیں ہیں مگر آپ کے اپنوں نے ہی مجھے اور ہمارے بچوں کو رات کے اس پہر سخت سردی میں ننگے پیر دھکے مار کر گھر سے باہر پھینکا ہے اُس گھر سے جہاں آپ مجھے دُلہن بنا کر لائے تھے اور آپ نے کہا تھا اب سے میرا دل اور یہ گھر دونوں تمہاری ملکیت ہے بس اس پر راج کرو یہ تمہاری سلطنت ہے مگر نہ آپ کا دل رہا میرے پاس نہ وہ چھوٹی سی ریاست اتنی ہے دردی سے تو ریاست کے غدار کو بھی ملک بدر نہیں کیا جاتا جتنی بے دردی سے مجھے بے دخل کیا گیا ہے حالانکہ ... میں ہمیشہ باوفار ہی

www.novelsclubb.com

...وہ ہمکلام تھی یہ درد اُس کی برداشت سے باہر کا تھا

مجھے نہیں پتا میں کہاں جاؤں گی مگر میں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ جہاں بھی چلی جاؤں " چاہے مر ہی کیوں نہ جاؤں آپ کی بے رحم ماں کو کبھی معاف نہیں کروں گی مجھ سے تو

ہمیشہ سے نفرت کرتی تھی مگر انہیں آپ سے بھی کوئی محبت نہیں تھی ورنہ آپ کے بچوں  
"... کو یوں درد بدر نہیں کرتی وہ بھی اس وقت

وہ یوں شکوہ کناں تھی جیسے احسن اُس کی آنکھوں کے سامنے بیٹھا اُس کے شکوے سُن رہا  
ہو...

رات آہستہ آہستہ گہری ہوتی گئی اُسے چند گھنٹے یوں معلوم ہو رہے تھے جیسے دنوں پر محیط  
... ہوں وہ اپنی آنکھیں کھلی رکھے بے چین سوتے اپنے بچوں کی چوکیداری کرتی رہی

کیا ہو جاتا اگر ایک رات عائشہ کو یہاں رکنے دیا جاتا جبار اس طرح تو کوئی اُس کرائے دار "  
کو بھی گھر سے نہیں نکالتا جس نے مہینوں کرایہ نہ دیا ہو جس طرح آپ کی ماں نے اس گھر  
"... کی مالکن کو نکالا ہے

... زبیدہ نے نفرت سے اُن تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"... اس گھر کو ما لکن امی ہیں نہ کہ وہ"

... راشدہ سخت لہجے میں بولی

"... ہاں لیکن صرف جعلی کاغذات کی حد تک ورنہ یہ گھر کس کا ہے سب کو معلوم ہے"

... زبیدہ نے نخوت سے کہا

تیرے دل میں بہت ہمدردی کی سوتے پھوٹ رہے ہیں اُس کے لئے تو بھی میرے گھر"

"... سے نکل میرے گھر میں اُس حرافہ کے حمایتیوں کے لیے کوئی جگہ نہیں

.. منیرہ نفرت انگیز نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی

اس کے علاوہ آپ کچھ کر بھی نہیں سکتیں بس یہی تو آتا ہے مگر آپ مجھے عائشہ سمجھنے کی"

www.novelsclubb.com

".. غلطی مت کیجئے گا جس کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا

.. زبیدہ نے نڈر ہو کر کہا

".. ہوش میں تو ہو بھابھی کیا بکواس کر رہی ہو یہ گھر اُس کا کب سے ہو گیا"

".. نہیں تو تو اپنے جہیز میں لے کر آئی تھی کیا"

... زبیدہ نے ترنت جواب دیا

"... ہمارے منہ کو کیوں آرہی ہے اُس آوارہ لڑکی کے لئے"

... منیرہ کو وہ اس وقت ایک آنکھ نہیں بھارہی تھی

آپ کو معلوم ہے میں نے اپنی پوری زندگی میں آپ اور آپ کی بھانجی سے زیادہ سفاک اور کینہ پرور انسان نہیں دیکھے جو ایک مری ہوئی عورت کو وجہ بنا کر اپنی ذاتی دشمنی نبھا رہی ہیں... "وہ تنفر سے بولی

آئے ہائے دیکھو تو سہی کیسے منہ بھر بھر کر بکواس کر رہی ہے اور میرا بیٹا ہاتھوں میں " چوڑیاں پہنے کھڑ اپنی ماں کی بے عزتی ہوتے دیکھ رہا ہے اگر یہی کوئی غیرت مند مرد ہوتا تو دو جوتے مار کے گھر سے نکالتا مگر نہیں میں نے مرد تھوڑی پیدا کیا ہے بلکہ نامرد پیدا کیا ہے.."

.. وہ سینہ کوئی کرتے ہوئے بولی

میں نے تو نامرد پیدا کیے ہیں ایک بیوی کے پیچھے گھر چھوڑ گیا تھا اور دوسرا اپنی ماں کی بے " ... عزتی سے لطف اندوز ہو رہا ہے

منیرہ نے اپنی ہر ممکن کوشش تھی کہ ایک آدھ ہاتھ تو لگوا ہی دے تاکہ اُس کی انا کی تسکین ہو جائے اور ہوا بھی ایسا ہی نامرد ہونے کے طعنے نے جبار کے اندر کے نام نہاد مرد

... کو بڑی کاری ضرب لگائی جس کا نتیجہ زبیدہ کے چہرے پر جمے تھپڑ کا نشان تھا

پڑ گئی ٹھنڈک کلیجے میں ارے مجھ سے سُن تم نے دو نامرد پیدا کیے ہیں اور ایک مرد جو " اپنی بیوی کی عزت کی خاطر یہ گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اپنی رہتی زندگی تک پلٹ کر نہیں ... دیکھا باقی تو تم نے اپنے جیسے جلا دجنے ہیں

... زبیدہ نے ہسٹریک انداز میں چیختے ہوئے کہا

..چپ چاپ دفع ہو جاؤ اس گھر سے "

... جبار نے زبیدہ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے دھکا دیتے ہوئے کہا

نہیں تو کیا کریں گے طلاق دیں گے میں تو کہتی ہوں دے دیں مجھ ویسے بھی اب نہیں " رہنا ایسے گھر میں جس پر کسی مظلوم کی بددعا ہو مجھے اُس لڑکی کی گھر کی چوکھٹ پر بیٹھ کر

دی جانے والی ایک ایک بددعا اور آہوں سے خوف آرہا ہے میں اپنے بچوں کو اس گھر کی  
" ... بربادی کا حصہ نہیں بنانا چاہتی ارے ڈرو تم سب اُس وقت سے جب اللہ کی پکڑ ہوگی  
تم کچھ زیادہ ہی ڈرامے نہیں کر رہی بھابھی بددعا، بچے وغیرہ وغیرہ ارے ہم نے کچھ غلط "  
" ... نہیں کیا

... راشدہ ڈھٹائی سے بولی

ہاں تو ایک بانجھ عورت کیا جانے اولاد کا دکھ کیا ہوتا ہے تیری اپنی خود کی تو کوئی اولاد ہے "  
نہیں اور نائلہ کے بچوں کو تو نے سوتیلے بچوں سے زیادہ کچھ سمجھا نہیں تو تو بول ہی مت  
بے اولاد عورت کہاں سے اولاد کا دکھ لائے گی تجھے تو یہی غم ہے کہ تیرے ہاتھوں سے  
احسن نکل گیا اور تیری شادی اس دو بچوں کے باپ سے ہو گئی کیا میں نہیں جانتی تو کن  
" ... لفظوں میں ذکر کرتی ہے جنید اور اُس کے بچوں کا

... زبیدہ نے بڑی کاری ضرب لگائی تھی جس سے راشدہ بلبلا اٹھی

" ... تیری ہمت کیسے ہوئی "

راشدہ نے اُسے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا جسے زبیدہ نے بیچ میں تھام کر اپنا اٹھا ہاتھ  
... اُس کے گال پر چھوڑ دیا

اپنی حد میں رہ جاہل حاسد عورت اتنی تیری اوقات نہیں ہوئی کہ مجھ پر ہاتھ  
"... اٹھائے"

"... چھوڑ میری بچی کو آئی بڑی"

.. منیرہ نے راشدہ کو اپنے پیچھے کرتے ہوئے کہا

اور تو بڑھیا فساد کی گھٹیا ذلیل عورت تجھ سے بیچ پا جھی عورت میں نے اپنی زندگی میں  
نہیں دیکھی ارے جہنم میں جلے گی وہ بھی سب سے نچلے درجے میں خسیشن شیطان کی  
"... پر کالہ"

.. وہ انتہائی نفرت اور حقارت سے بولی

"... بے حیا زبان دراز عورت میں تجھے طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں"

اپنی ماں کی بے عزتی ہوتی دیکھ کر جبار کی پھپھوند زدہ غیرت نے بھی جوش مارا اور آخر حد  
... تک جا کر جو کر سکتا تھا کر گزرا



....راشدہ کی تو خوشی تو جیسے دو بالی ہو گئی

بس کر لیا تم اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے اور یہ مت سمجھنا مجھے کوئی افسوس " ہے بلکہ میں تو بلکہ شکر ادا کر رہی ہوں کہ میری اور بچوں کی اس گھر سے جان چھوٹی یہ گھر تو برباد ہو گا اور شروعات ہو چکی ہے اور سب سے براحشر تو تیرا ہو گا بڑھیا تیرا.. چلو حسن ..! آمنہ

... زبیدہ نے دونوں کا ہاتھ پکڑا اور جانے لگی

"... میرے بچے کہیں نہیں جائیں گے"

... جبار نے اس کا ہاتھ جھٹکنا چاہا

ایسے کیسے نہیں آئیں گے میں بھی دیکھتی ہوں کون روکتا ہے مجھے میں اپنے بچوں کو ایسے " بے حسوں کے بیچ تو کسی صورت نہیں چھوڑوں گی تم کو شش بھی مت کرنا میرے راستے " ... میں آنے کی

وہ تن کر کھڑی تھی جبار کے سامنے چاہتے ہوئے بھی وہ اسے روک نہیں سکا خود ہی پیچھے

.. ہٹ گیا اور سر پکڑ کر بیٹھ گیا

".. تم سب تو اپنی خیر مناؤ"

... وہ جاتے جاتے رُکی اور تحقیر آمیز نظریں سب پر ڈالتے ہوئے بولی

"... اچھا ہے جانے چھوٹی"

... منیرہ نے جیسے سکھ کا سانس لیا

بھگی پلکیں روٹھے خواب #

قسط نمبر ۸

از قلم # مصطفیٰ چھپا

تجھے ضرورت کیا تھی اُس لڑکی کے پیچھے اپنا گھر برباد کر کے آنے کی یا اللہ کیا کروں"

"... میں

... تسلیم بیگم نے باقاعدہ اپنا سر پیٹتے ہوئے اُسے ملامت کی

میں اُس گھر میں نہیں رہ سکتی تھی امی وہ گھر عذاب میں گھر چکا ہے اور میں اپنے بچوں کو "  
"... برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی

... زبیدہ نے مطمئن انداز میں کہا

ارے کیا بددعا کچھ نہیں ہوتا میں نے تجھ سے زیادہ بیوقوف عورت نہیں دیکھی زبیدہ جو "  
کسی اور کے پیچھے اپنا بسا بسا گھر برباد کر لے میں کیا منہ دکھاؤں گی رشتہ داروں کو ہائے اللہ  
میری اپنی اولاد نے میرے چہرے پر کالک مل دی بیڑہ غرق ہو تیرا زبیدہ انسانیت کی علم  
بردار بننے کے چکر میں تُو نے ہمیں ذلت کے کھائی میں منہ کے بل دھکا دے دیا ہے تجھے  
"... اللہ پوچھے زبیدہ.. تجھے اللہ پوچھے

... وہ اُس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولیں

امی میں نے کچھ غلط نہیں کیا میرا دل مطمئن ہے اور یہی سب میں آپ سے تب پوچھتی "  
.. جب عائشہ کی جگہ آپ کی اپنی بیٹی ہوتی.. " وہ تلخی سے بولی

امی دوسرے کی اولاد کا دکھ اگر اپنا اولاد جیسا نہیں لاسکتیں تو کم از کم ایک عورت، ایک "  
ماں یا صرف ایک انسان سمجھ کر ہی سوچیں وہ دسترخوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب

اُس منحوس عورت نے اُنہیں ہاتھ پکڑ کر ننگے پاؤں اُن کے اپنے گھر سے نکالا تھا.. "وہ کہتے  
.. کہتے روپڑی

ارے وہ بیچاری تو اُن بے حسوں کو اپنے دسترخوان پر دعوت دے رہی تھی مگر اُنہوں نے  
نے کیا کیا اُس کے سر سے چھت چھین لی ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اکیلے ان ڈیڑھ  
سالوں میں اُس لڑکی نے کیسے گزارا کیا ہے جب کہ اُس کے خود گھر والوں نے تک اُس  
سے تمام رشتے ختم کر دیے تھے، اُس چھوٹی بچی کے پلیٹ سے چاول گر کر دسترخوان پر  
بکھرے ہوئے تھے میں نے تب ہی دیکھ لیا تھا کہ اُس گھر سے رزق اٹھ چکا ہے، جب اُس  
جوان جہان لڑکی کو رات کے وقت دو بچوں سمیت سخت سردی میں گھر سے نکالا گیا، تب  
مجھے سمجھ آیا یہ گھر خدا کے عتاب کی زد میں آچکا ہے عائشہ کی ایک ایک آہ و پکار میرے دل  
کو چھلنی کر رہی تھی اُس کے بچوں کا رونا میرے جگر کو کاٹ رہا تھا اس لیے نہیں کہ مجھے  
اُن سے بہت دُھواں دار قسم کی ہمدردی تھی بلکہ میں نے اُن کی جگہ خود کو اور اپنے بچوں کو  
رکھ کر سوچا تو امی میری روح تک کانپ گئی اور اس سب کا بعد میرے وہاں رکنے کا مطلب  
"... تھا کہ اُس ظلم میں میرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا اُن سب کا

... وہ بغیر رُکے بولے چلی گئی

.... تسلیم بیگم بلکل چپ تھیں اُن کے پاس کہنے کو اب کچھ نہیں رہا تھا

کتے کے بھونکنے کی آواز پر اُس نے پلٹ کر دیکھا تو بیچ کے پیچھے ہی تھوڑا سا فاصلے پر ایک کتا کھڑا بھونک رہا تھا عائشہ کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے یہ وہی جانتی تھی کس طرح وہ خود پر جبر کیے بیٹھی تھی ورنہ وہ کتوں سے کتنا ڈرتی تھی یہ وہی جانتی تھی اُس کی آنکھوں میں بے ساختہ آنسو اتر آئے وہ سب چھوڑ کر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر وہ اکیلی نہیں تھی اُس کے ... ساتھ اُس کے بچے تھے

"کیا ہوا بیٹا آپ اٹھ کیوں گئے..؟"

... عائشہ نے معاذ سے پوچھا

".. ماماؤہ"

اُس کا اشارہ بھی کتے کی طرف تھا۔۔۔

مما آپ کے پاس ہی ہے بیٹا آپ کیوں ڈر رہے ہو شہاباش آنکھیں بند کرو ڈرنے کی کیا"  
"... بات ہے میں ہوں ناں"

اُس نے معاذ کے بکھرے بال سنوارتے ہوئے محبت سے کہا تو وہ اُسے زور سے پکڑ کر بیٹھ  
.. گیا اور آنکھیں بند کر لیں

میرے مالک اے پاک پروردگار! میری مدد کر مجھے کوئی راستہ دکھا تیری بندی بہت ہے"  
"... بس ہے مجھ پر رحم کر

... آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اُس نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا  
قریبی مسجدوں سے آذان کی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھیں۔۔۔

فجر بھی ہو گئی ایک نیا دن نئی مُشکلیں نئے امتحان کہاں جاؤں گی! نہیں لے کر میرے"  
پاس تو ایک روپیہ بھی نہیں کہ ٹنڈو آدم جاسکوں بھائیوں کے گھر دس باتیں ہی سنائیں گی  
بھابھیاں کم از کم چھت تو ہوگی سر پر مگر کیسے میرے پاس نہ ہی کسی کا نمبر نہ پیسے کاش ثروت

باجی یہاں ہوتیں وہ کبھی مجھے اس طرح در بدر کی ٹھو کریں کھانے کو نہیں

"چھوڑتیں۔۔۔"

..وہ مسلسل خود کلام تھی

"ثروت باجی کا گھر۔۔"

...عائشہ کو یاد آیا کہ اُن کے گھر کی چابی تو اُس کے پاس ہی ہے

"...میں ابھی وہاں جاتی ہوں باقی بعد میں سوچوں گی ہاں یہ ٹھیک ہے"

..اُس نے فوراً فیصلہ کیا

"...زونی، معاذ اُٹھو ہم لوگ جارہے ہیں شتاباش"

... اُس نے دونوں کو گود میں اُٹھایا

www.novelsclubb.com

...زونیہ کی نیند میں کوئی فرق نہیں پڑا جبکہ معاذ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا

"...کہاں جارہے ہیں ہم ماما"

پہلے اپنے گھر جائیں گے وہاں سے ثروت خالہ کے گھر کی چابی لوں گی تو ہم لوگ وہاں "جائیں گے۔۔"

عائشہ نے نرمی سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے گلی میں آگئی نماز پڑھنے کے لیے نکلے دو تین محلے داروں نے حیرت سے اُس کی طرف دیکھا مگر وہ اُن کو فہ مزاج لوگوں کو نظر انداز کرتی ہوئی اپنے گھر کے سامنے آگئی معاذ، زونیرہ کو نیچے اتارا اور دروازے پر دستک .... دی مگر کوئی جواب نہیں آیا اب کی بار اُس نے دروازہ زور سے پیٹنا شروع کر دیا ".... کون ہے اس وقت"

نیند میں ڈوبی آواز راشدہ کی تھی۔۔

".. اُس نے جواب دیے بغیر دوبارہ دروازہ بجایا"

"... کیا موت پڑ گئی ہے صبح صبح" www.novelsclubb.com

... جھلائے ہوئے انداز دروازہ کھولا گیا

تو یہاں پھر کیا کرنا آئی ہے...؟ "اُسے سامنے کھڑا دیکھ کر راشدہ کی نیند میں ڈوبی"

.. آنکھیں پوری طرح کھل گئیں



"... اپنا سامان لینے آئی ہوں"

عائشہ نے خود کو کچھ بھی سخت کہنے سے روکا ہوا تھا۔۔

".. تیرا اب یہاں کچھ نہیں ہے یہ گھر ہمارا ہے اب سمجھ آئی"

... راشدہ نے تحقیر آمیز لہجے میں کہا

"... میرے سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ تمہارے لیے بلکل بھی اچھا نہیں ہوگا"

"اگر نہیں ہٹی تو کیا کر لے گی..؟"

راشدہ میں یہاں کسی سے بھی کسی قسم کی بحث کرنے نہیں آئی ہوں باقی یہ گھر کس کا"

".. حق ہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے

عائشہ نے زبردستی اندر داخل ہونے کی کوشش کی جس مد بھیڑ میں راشدہ کے دھکے سے

... معاذ منہ کے بل فرش پر گر گیا جس سے اُس کی نکسیر پھوٹ گئی

"... معاذ میری جان"



".. او بھئی اب کیا کرنے آئی ہے یہاں جان چھوڑ کیوں نہیں دیتی "

... منیرہ جاہلانہ انداز میں بولی

"... تو سمجھتی کیا ہے خود کو جاہل گنوار کتی عورت "

عائشہ انتہائی جارحانہ انداز میں راشدہ کی طرف بڑھی اور اُسے بالوں سے پکڑ کر پے در پے

... تھپڑ مارے چلی گئی

اگر مرد کا بچہ ہے ناں تو وہیں کھڑا رہ مزید اپنی ماں کی گندی تربیت کا پتامت دینا ذلیل "

"... انسان

عائشہ نے اپنی طرف بڑھتے جنید کی طرف غضبناک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو جنید

... وہی رُک گیا

کوئی گاجر مولی نہیں ہوں جو کاٹ دے گی مجھے نہ میرے بچے لاوارث ہیں کہ جیسا جس "

کے دل میں آئے گا ویسا سلوک کرے گا سمجھ آئی ان کی ماں زندہ ہے اگر میں چپ چاپ

اس گھر سے چلی گئی ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں میں کمزور ہوں بلکہ میں نے فیصلہ اللہ پر

چھوڑ دیا ہے اور وہ بہترین انصاف کرے گا جب تمہارے سروں پر آسمان رہے گا نہ پیروں  
" ... تلے زمین اُس دن آکر میں پوچھوں گی تم سب سے

... عائشہ نے اُس کے جبرے کو اپنے ہاتھ کے شکنجے میں دبائے نفرت سے کہا  
" ... سمجھ نہیں آتی تجھے چھوڑا سے "

منیرہ نے بیچ بچاؤ کرنے کی کوشش کی تو عائشہ نے جھٹکے سے اُسے چھوڑ دیا اور منیرہ کی  
طرف متوجہ ہوئی جبکہ راشدہ سکتے میں تھی عائشہ سے اس رویے کی اُمید کم از کم اُسے تو  
.. بالکل نہیں تھی

چھوڑ دیا سنبھالیں اپنی چہیتی کو میں یہاں ابھی تو اپنا کچھ سامان لینے آئی ہوں اور باقی "  
چیزیں بھی لے جاؤں گی یہ گھر اور اس کی ہر چیز میرے بچوں کی ہے یہ بات رکھنا تم اپنی  
خیر مناؤ جب تک اللہ نے رسی دراز کی ہوئی ہے تب تک رہو لوگ سکون سے مگر جس دن  
" .. اُس نے یہ رسی کھینچی تو گلے میں پھندا بن جائے گی

... اُس نے بے خوف منیرہ کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

" ... دیکھتی ہوں مجھے کون روکتا ہے اپنی چیزیں لے جانے سے "

"ہاں تو لے اپنا سب اور دفع ہو ویسے بھی میں پھینکتی ہی سب کو۔۔۔"

... منیرہ نے اپنی حیرت پر قابو پا کر کہا

عائشہ نے اندر جا کر الماری سے ثروت باجی کے گھر کی چابی نکالی اپنے اور بچوں کے سارے کپڑے بیگ اور پوٹلی میں بھرے اب باقی ضرورت کی چیزیں تھیلی میں اکھٹی کر کے اُس نے ایک ایک کر کے صحن میں لا کر رکھیں

معاذ دونوں چپل پہنو اور جاؤ جا کر ثروت خالہ کے گھر کا تالا کھولو میں آرہی ہوں سامان " لے لے کر

... اُس نے معاذ کے ہاتھ میں چابی دیتے ہوئے کہا تو وہ زونیرہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر چلا گیا

... عائشہ نے سامان اٹھاتے وقت طنزیہ نظر منیرہ پر ڈالی اور رُک کر بولی "

جب دل پر مہر لگی ہو اور خون سفید ہو چکا ہو تو زمین پر سر پٹختنے سے خُداراضی نہیں ہوتا نہ "

اندر کی کالک صاف ہوتی ہے اللہ کے بندوں کو تکلیف پہنچا کر تم لوگ صرف اُس کے

عذاب کے حقدار ہو صرف رحم کے نہیں روزِ محشر ایسی نمازیں اللہ تمہارے منہ پر دے

مارے گا منیرہ بیگم پُل صراط سے کٹ کٹ کر گرتے ہوئے اپنی اصل ٹھکانے تک پہنچو

گے تم سب کیونکہ اللہ بھی تمہیں تب تک معاف نہیں کرے گا جب تک میں نہیں  
کردیتی اور مجھے میرے احسن اور بچوں کو قسم ہے زندگی بھر تم میں سے ایک شخص کو بھی  
".... معاف نہیں کروں گی یاد رکھنا

عائشہ کی آنکھوں میں آگ تھی منیرہ کو پہلی بار اُس کی باتوں سے انجانا سا خوف محسوس ہوا  
... تھا

...  
بھگی پلکیں روٹھے خواب #

قسط نمبر ۹

از قلم # مصطفیٰ چھپا

میں نے تم سے کہا تھا ناں کہ میں کبھی حالات کے آگے ہار نہیں مانوں گا مجھ پر بھروسہ "  
".. رکھنا بس اب دیکھو تمہارے بھروسہ نے ہم دونوں کو ہمیشہ کے لیے ایک کر دیا  
... احسن نے دُلہن بنی بیٹھی عائشہ کی تھوڑی کو اونچا کرتے ہوئے اُس کا چہرہ اپنے سامنے کیا

مگر ہم نے اس محبت کی بہت بڑی قیمت چکائی ہے ہم نے اپنے اپنوں کو کھو دیا ہے شاید "

.. ہمیشہ کے لیے

.. عائشہ نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دُکھ سے کہا

کیسے اپنے جنہیں ہماری خوشی ہی نہیں دکھائی دیتی تھی نہ وہ یہ دیکھ سکے کہ میں تمہارے "

بغیر نہیں رہ سکتا.. نہ وہ تمہارے دل کی تڑپ محسوس کر سکے ہم نے کچھ غلط نہیں کیا میری

جان اگر ہم اُن کی بات مان کر اس محبت سے دستبردار ہو بھی جاتے تو کسی اور کے ساتھ

بھی خوش نہیں رہ پاتے.. دائمی خوشیوں کے لیے وقتی ناراضگی خسارے کا سودا نہیں ہے

اور اگر کو وہ کبھی نہ بھی مانے تو بھی مجھے کوئی پچھتاوا نہیں ہو گا یہ ہمارا حق تھا جو اللہ نے بھی

"... دیا ہے ہمیں لہذا ان باتوں کو سوچ کر خود کو ہلکان مت کرو

احسن نے اُس کی پیشانی پر اپنے پیار کی پہلی مہر ثبت کی تو عائشہ نے طمانیت سے آنکھیں

... موند لیں

بیڈ کے کنارے سے لگی بیٹھی عائشہ کو فون کی آواز نے آنکھیں کھولنے پر مجبور کیا تھا اُس

نے ایک نظر پر سکون سوتے اپنے بچوں پر نظر ڈالی اور اُٹھ کر ہال میں آگئی جہاں فون بج

کر بند ہو چکا تھا واپس جانے کے بجائے وہ قریب ہی صوفے پر بیٹھ گئی ٹھیک پندرہ منٹ بعد

... فون دوبارہ بجنے لگا

... اسلام علیکم.. "اُس نے ریسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا"

"وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہو..؟"

.. ثروت باجی نے محبت سے پوچھا

"... بلکل بھی ٹھیک نہیں ہوں میں باجی بلکل بھی ٹھیک نہیں ہوں"

ہمدرد پا کر عائشہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی اور روتی ہی چلی گئی یہاں تک کہ اُس کی ہچکیاں

... بندھ گئیں

ہوا کیا ہے؟ عائشہ پلینز رونا بند کر و کچھ تو بتاؤ دیکھو میرا دل بیٹھا جا رہا ہے بچے تو ٹھیک ہیں"

www.novelsclubb.com

"ناں..؟"

.. دوسری آواز فریحہ کی تھی فون یقیناً اسپیکر پر تھا

... عائشہ نے روتے ہوئے رات گزری قیامت من وعن سنادی



فریحہ اور ثروت باجی کی حیرت کی انتہا نہیں رہی دونوں بے یقینی سے ایک دوسرے کو  
... دیکھنے لگے

عائشہ میری بہن رونا بند کرو سب سے پہلے پلیر رونا بند کرو... "فریحہ نے بہت محبت"  
... سے اُسے کہا

وہ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں اتنے سفاک اتنے ظالم لوگ بھی ہیں اُس دُنیا میں تم تو خیر "  
تھی ہی پرانی مگر اپنے خون کے لیے بھی اُن کا دل نہیں پسچا کیسے گوارہ کر لیا اُن لوگوں کے  
.. ضمیر نے ایک جوان جہان لڑکی کو دو چھوٹے بچوں سمیت رات کو دھکے دے کر نکلنا  
.. ثروت باجی قنوطیت سے بولیں

عائشہ میری بچی بلکل بھی گھبرانے کے ضرورت نہیں ہے تم اپنے گھر میں ہو سکون سے "  
رہو بلکل بس جو وہ فرعون صفت لوگ کر سکتے تھے کر چکے تم سب اللہ پر چھوڑ دو وہ بہتر  
انصاف کرے گا میں کل ہی تمہارے پاس آرہی ہوں خود کو اکیلا مت سمجھنا تمہاری  
.. ثروت باجی ہے تمہارے ساتھ ٹھیک ہے اب رونا مت بس آرام کرو

... انہوں نے ہر طور تسلی بخش انداز میں کہا مگر وہ خود بھی رو رہیں تھیں

نہیں باجی میری وجہ سے آپ فریجہ کو مت چھوڑ کر آئیں اُسے آپ کی ضرورت ہے اور " آپ بھی اس لیے وہاں گئی ہیں یہ اللہ کا احسان ہی ہے مجھ پر کہ آپ جاتے ہوئے چابیاں مجھ دے گئیں تھیں ورنہ میں تو سوچ کر بھی کانپ جاتی ہوں کہ آخر جاتی تو کہاں جاتی ... اپنے بچوں کو لے کر

عائشہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے تشکر سے بولی۔۔

"... اللہ جو کرتا ہے یا کرواتا ہے اُس میں ضرور کوئی مصلحت پوشیدہ ہوتی ہے "

... انہوں نے برجستہ کہا

باجی اب بس ایک کام کر دیں میرا امان بھائی سے پوچھ کر میرے لائق کوئی جاب کا پتا " کروادیں چاہے جیسی بھی ہو پھر میں رحمت چاچا کے پاس رکھے پیسوں سے کوئی دو کمروں کا ... فلیٹ کرائے پر لے کر وہاں شفٹ ہو جاؤں گی

.. عائشہ نے متانت سے کہا

"... مگر عائشہ "

... انہوں نے کچھ کہنا چاہا مگر عائشہ نے بیچ میں ہی اُن بات کاٹتے ہوئے کہا

میں جانتی ہوں باجی آپ اس فیصلے سے خوش نہیں ہیں مگر خدا کی قسم اگر گھر میں صرف " آپ ہوتیں تو میں کہیں نہیں جاتی مگر آپ کے ساتھ احمد بھی ہے اور سلمان بھائی بھی آتے رہتے ہیں ان کی موجودگی میں ایک ہی گھر میں رہنا مطلب لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع خود دینا میں جانتی ہوں احمد اور سلمان بھائی مجھے فریجہ سے ہر گز کم نہیں سمجھتے میرے لیے بھی دونوں میرے بھائیوں کی جگہ ہیں مگر وہ دونوں جوان ہیں اور نامحرم بھی اس لیے ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتی یہ بات آپ بھی سمجھتی ہیں میرے پاس صرف عزت ہی باقی ہے...." اگر کل کو کسی نے اُس پر بھی سوالیہ نشان لگادیا تو میرے پاس کیا رہ جائے گا

... اُس نے اپنے فیصلے کے پیچھے کی وجہ انہیں صاف بتادی

ٹھیک ہے میں امان اور سلمان دونوں سے کہتی ہوں جیسے ہی کچھ ہوتا ہے میں تجھے بتا دوں " گی اور ہاں بس میرے آنے سے پہلے کہیں مت چلی جانا ورنہ میں تجھ سے بات نہیں کروں گی "۔"

واضح تھا کہ وہ عائشہ کے فیصلے سے خوش نہیں تھیں مگر عائشہ جانتی تھیں کہ وہ بھی اگر.... اس بات کو سوچیں گی جان جائیں گے کہ اُس نے یہ فیصلہ بالکل ٹھیک کیا تھا

"کیا ہوا چہرے پر بارے کیوں بج رہے ہیں دونوں کے؟؟"

... منیرہ نے جنید اور جبار کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

اتنی اچھی پارٹی ہاتھ سے نکل گئی امی پورے پچاس لاکھ دے رہے تھے وہ گھر کے مگر پتا"

نہیں اچانک کیا ہوا سب کچھ طے ہو جانے کے بعد جب آج قانونی کارروائی کر کے ایڈوانس

لینا تھا تو اسٹیٹ ایجنٹ کال کر کے کہتا ہے کہ ان لوگوں نے گھر خریدنے سے انکار کر دیا

".. ہے"

... جنید نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا

تو کیا ہو اوہ اکیلا تھوڑی ہو گا کوئی اور خرید لے گا گھر کو اس میں پریشانی والی کیا بات " ہے..."

... اطمینان سے کہا گیا

امی مگر ہمیں پیسوں کی اشد ضرورت ہے گھر بکنے میں کم سے کم مہینہ تو لگے گا اور یہاں " گزرتا ہر دن کاروبار کو تباہی کی طرف لے جا رہا ہے ورکرز کی بھی دو مہینے کی سیلری نہیں دی آرڈر پورا کرنے کے لئے بھی مال نہیں ہے پورا اور اگرایسے میں ملازمین نے کام کرنے اسے انکار کر دیا تو اس گھر کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ جو نقصان ہو گا وہ اگر ہم " ... دونوں گھر بھی بیچ دیں تب بھی پورا نہیں ہو سکے گا

... جبار نے پریشانی سے کہا

ہے تو پریشانی والی ہی بات مگر کچھ نہ کچھ تو کرنا ہو گا ناں.. " منیرہ نے پُرسوج انداز میں " کہا..."

"... میں دیکھتا ہوں کیا ہو سکتا ہے"

جنید نے فون پر کسی کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا جبکہ منیرہ کے چہرے پر  
فکروں کا جال تھا۔۔

دن بھر کا تھکا ماندا آفتاب افقِ مغرب کی اوٹ میں سرنگوں تھا۔ خنک ہوا طبیعت میں کسل  
مندی پیدا کر رہی تھی اور آسمان کے کنارے شفق رنگین بڑے دیدہ زیب نظر آرہے  
تھے۔ دور تک سرخ دھاریں اس طرح پھیل گئی تھیں جیسے عروسِ شام رنگین آنچل سے  
ڈھلک گئی ہو۔ وہ رینگ سے کے پاس کھڑی کافی دیر سے غروبِ آفتاب کے اسی روح  
پرور نظاری سے محظوظ ہو رہی تھی وہ اور احسن اکثر اسی طرح شام کی چائے چھت پر  
.. کھڑے غروبِ آفتاب کے حسین نظارے کو دیکھتے ہوئے پیتے تھے

احسن اکثر ایک غزل اُسے سنایا کرتا تھا جو موقع کی مناسبت سے ہوتی تھی اور اُس کی پسندیدہ بھی اُس کے چہار سوا بھی بھی میٹھی میٹھی آواز بکھرنے لگی تھی چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے احسن کی دلفریب آواز

(محسن نقوی)

اجڑا جڑ کے سنورتی ہے تیرے ہجر کی شام  
نہ پوچھ کیسے گزرتی ہے تیرے ہجر کی شام

وہ ہمیشہ مسکرا کر احسن سے کہتی تھی کس کے ہجر کی شام ہے آپ کی زندگی میں جس کی  
.. صبح ہی نہیں ہو رہی [www.novelsclubb.com](http://www.novelsclubb.com)

ارے بھئی ضروری تو نہیں انسان دل جلا ہو تو ہی ایسی غزلیں سنتا ہو شوق تو کسی چیز کا بھی "  
"... ہو سکتا ہے"

... وہ اُس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہتا

یہ برگ برگ ادا سی بکھر رہی ہے مری  
کہ شاخ شاخ اترتی ہے تیرے ہجر کی شام

مجھے کیا پتا تھا یہ وقت مجھ پر بھی آنا تھا میری زندگی آپ کے بغیر نامکمل ہے احسن میں " آپ کے بغیر کچھ نہیں میں صرف قابلِ رحم ہوں.. " وہ ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے احسن کے خیالی پیکر سے گویا ہوئی۔۔

آپ کے بغیر میری کوئی حیثیت نہیں میں بے آسرا ہوں اور در بدر بھی کاش آپ نہیں " جاتے میں کسی کو کچھ نہیں کہہ سکتی مگر خود سے تو کہتی ہوں مجھے بہت ضرورت ہے آپ کی.. اور آپ کے پیار کی۔۔ " اُس کو آنکھوں میں نمکین پانی اترنے لگا

مجھے آپ کی بھوری آنکھوں میں پھر سے خود کا دیکھنا ہے مجھے آپ کے ہونٹوں سے اپنا " نام سننا ہے آپ کے لمس کو محسوس کرنا ہے آپ کی مسکراہٹ دیکھنی ہے، آپ کے چہرے کا اطمینان اپنے اندر اتارنا ہے، کتنا عرصہ ہو آپ نے میری تعریف نہیں کی مجھے



بھگی پلکیں روٹھے خواب از مصطفیٰ چھپا [www.novelsclubb.com](http://www.novelsclubb.com)

اپنی تعریف سننے کی طمع ہے،، مگر میں جانتی ہوں اب یہ ممکن نہیں مگر میں کیا کروں میں  
تھکنے لگی ہوں میں ہار جاؤں اس سے پہلے سنبھال لیں مجھے خیالوں خوابوں میں ہی سہی  
".... پھر

.... اُس نے دل گرفتگی سے خود سے کہا احسن اُس میں ہی تو زندہ تھا

جہاں جہاں بھی ملیں تیری قربتوں کے نشاں  
وہاں وہاں سے ابھرتی ہے تیرے ہجر کی شام

یہ حادثہ تجھے شاید اداس کر دے گا

[www.novelsclubb.com](http://www.novelsclubb.com)

کہ میرے ساتھ ہی مرتی ہے تیرے ہجر کی شام

بھگی پلکیں روٹھے خواب #

قسط نمبر ۱۰

از قلم #مصطفیٰ\_چھپا

.. فون مسلسل بج رہا تھا مگر چھت پر ہونے کے باعث اُسے آواز نہیں سنائی دی

".. ماما.. ماما"

... معاذ اُسے بلانے چھت پر آیا

".. کیا ہوا بیٹا"

.. فون بج رہا ہے.. "اُس نے ہانپتے ہوئے بتایا"

... اچھا چلو نیچے.. "معاذ کا ہاتھ پکڑ کر وہ نیچے آگئی"

... اسلام علیکم.. "فون اٹھاتے ہی عائشہ نے سلام کیا"

".. وعلیکم السلام عائشہ میں سلمان بات کر رہا ہوں"

"... جی بھائی بولیں"

عائشہ امی نے مجھے سب بتا دیا ہے میں نے اپنے ایک دو دوستوں سے بات بھی کی ہے " جس میں سے ایک نے جواب دیا ہے پروموٹر کی جاب ہے گھر سے تھوڑا دور ایک سپر مارکیٹ ہے وہ اسی ایریا کا مینجر ہے تم کل جا کر مارٹ کے فلور مینجر سے مل لو انگلش لینگویج کا کورس تو تم نے کیا ہوا ہے باقی کم از کم وہ لوگ انٹر تو مانگتے ہیں تو تم کہہ دینا انٹر کر لیا ہے ان لوگوں نے کون سی مارک شیٹ منگوانی ہے باقی میرا دوست باقر سنبھال لے گا ٹھیک ہے... "

... سلمان نے اُسے ساری صورت حال بتادی

"... بہت بہت شکریہ بھائی آپ کا میں کل چلی جاؤں گی آپ بس پتا لکھوادیں "

... عائشہ نے خوشی سے کہا اور پیپر پر پتا لکھنے لگی

شکریہ کی کوئی بات نہیں تم میرے لیے بالکل فریجہ کی طرح ہو امی اور میں تو چاہتے بھی " نہیں کہ تم نوکری کرو سکون سے رہو وہ تمہارا بھی گھر ہے اور یہ میں کوئی ترس یا احسان نہیں کروں گا بلکہ تم میرے بھائیوں جیسے دوست کی بیوہ ہو میرا اخلاقی فرض ہے تمہارا خیال رکھنا احسن کے بچوں کا خیال رکھنا تمہیں الگ گھر میں رہنا ہے ٹھیک ہے امی بھی

تمہاری بات سمجھتی ہیں ایک گھر میں رہنا کسی طرح بھی مناسب نہیں تم الگ رہ لو مگر بھائی ہونے کے ناطے مجھے تمہاری ذمے داری اٹھانے دو میں نہیں چاہتا تم نوکری کرو باہر کی... دُنیا بہت خراب ہے تم جیسی لڑکیوں کے لیے نہیں ہے

... سلمان نے پُر شفقت لہجے میں کہا

آپ کے خلوص پر ذرا بھی شک نہیں ہے بھائی مگر میرے اپنے بھی کچھ اُصول یہ میرا "ضمیر یہ بات گوارا نہیں کرتا کہ میں کسی پر بوجھ بنوں یا کسی پر تکیہ کروں میں خود مختار ہونا چاہتی ہوں اپنے پیروں پر کھڑی ہونا چاہتی ہوں تاکہ اپنے بچوں کو اچھا مستقبل دے سکوں اللہ کا شکر ہے میرے ہاتھ پیر سلامت ہیں اور اس بات کی اجازت تو ہمارا دین بھی دیتا ہے جب گھر میں کوئی مرد نہ ہے تو عورت ضرورت کے تحت باہر نکل سکتی ہے بس... آپ اپنی دعائیں دیتے رہیں

www.novelsclubb.com

... اُس نے قطعی انداز میں کہا

ٹھیک ہے میں تمہیں مزید کچھ نہیں بولوں گا مگر ہاں یہ بات ضرور یاد رکھنا امی اور میں " ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں خوش رہو بس اللہ تمہارے بچوں کے نصیب اچھے کرے

آمین بھائی... "عائشہ رساں سے بولی۔۔"

"..خدا حافظ اپنا اور بچوں کا بہت خیال رکھنا می ویسے بھی کل یا پرسوں تک آجائیں گی"

"...بہت شکر یہ بھائی اللہ حافظ آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا"

عائشہ نے فون رکھ دیا اُس کے چہرے پر اطمینان ہی اطمینان تھا کہ اُس نے اپنے خیر

..خواہوں کو ناراض کیے بغیر اپنی بات انہیں سمجھادی تھی

اُس نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے اپنا تنقیدی جائزہ لیا ضرورت کی وجہ سے  
آج اُس نے تھوڑا بہت میک اپ بھی کیا تھا حسن کے جانے کے بعد پہلی بار تھا کہ اُس نے  
اپنے چہرے پر کچھ لگایا تھا کیونکہ جاب کی نوعیت سے وہ اچھی طرح واقف تھی اسی وجہ  
سے آج اُس نے برقع نہیں پہنا تھا بس نیلے رنگ کی بڑی سی چادر لے لی

اور بال بھی کھلے رکھے تھے یوں اُس کی عمر بھی زیادہ نہیں تھی وہ چوبیس سال کی نازک سی لڑکی تھی۔ چہرے کی رنگت صاف تھی اور نقوش دلاویز، اُس کے چہرے پر سب سے دلکش چیز اُس کی آنکھیں تھیں، بڑی بڑی ساحر آنکھیں کہ جن پر لمبی گھنیری پلکیں سایہ فگن رہتیں، اُس کی آنکھوں کا رنگ گہرا سیاہ تھا، اماوس کی گھننی رات جیسا سیاہ اور ان سحر انگیز آنکھوں میں ہمہ وقت گلابی ڈورے تیرتے رہتے، ستواں ناک میں باریک سا ننگ چمکتا اور اوپری ہونٹ کا کٹاؤ سمٹ کر اداسی کا مظہر نظر آتا تھا۔ اُس کے چہرے پہ پھیلا حزن و ملال اسے مزید کشش بخشتا اور وہ سادہ سے حلیے میں بھی کسی کی بھی توجہ اپنی جانب مبذول کروا سکتی تھی۔ وہ سراپا حسن تھی، حزن و ملال میں ڈوبا ہوا حسن۔۔ اپنی تیاری سے .. مطمئن ہونے کے بعد وہ آئینے کے سامنے سے ہٹ گئی

میں جا رہی ہوں تھوڑی ہی دیر میں واپس آ جاؤں گی آپ دونوں نے بالکل بھی گھر سے " باہر نہیں نکلنا ہے نہ ہی کسی کے لئے دروازہ کھولنا ہے میں چابی لے کر جا رہی ہوں تو ... دروازہ میں خود کھول لوں گی آپ دونوں ٹی وی دیکھ لینا

.. عائشہ نے سینڈلز کے اسٹریپ بند کرتے ہوئے دونوں کو ہدایت کی

... اوکے ماما.. "دونوں ایک ساتھ بولے"

"... معاذ اپنا اور بہن کا خیال رکھنا اللہ حافظ "

... دونوں کو پیار کرتے ہوئے وہ باہر نکل گئی

میں نے آپ کا ٹرائل لے لیا ہے جو بھی ہوگا آپ کو بتا دیا جائے گا مگر ایک بات ذہن میں رکھیں کہ آپ نے میٹرک بھی مکمل نہیں کیا ہے بی اے کی جاب کے لیے بھی کم از کم انٹر پاس ہونا ضروری ہے لیکن باقر نے جب آپ کی سفارش کر دی ہے تو 80 پر سنٹ تو آپ .. کی جاب ہو ہی جائے گی باقی مجھے آپ کی صاف گوئی بھی بہت اچھی لگی

... عائشہ نے اپنی تعلیم کے متعلق جھوٹ نہیں بولا تھا

جانتی ہوں میں مگر میں نے انگلش لینگویج کا کورس کیا ہوا ہے بس کچھ وجوہات کی بناء پر " میٹرک نہیں کر سکی میرے ماں باپ کا انتقال ہو چکا ہے مجھ پر دو چھوٹے بہن بھائی کی ذمہ داری ہے "

... اُس نے بچوں کے متعلق جھوٹ بولا تھا

"... اگر نام شارٹ لسٹ کر لیے ہوں تو کمپنی بھیج دیجئے گا سلیم بھائی"

ابھی وہ لوگ بات کر ہی رہے تھے پیچھے سے کسی نے مینجر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا وہ لگ بھگ اُنیتس یا تیس برس کا خاصہ خوش شکل مرد تھا۔۔

".. میڈم ابھی آپ جائیں اگر سلیکشن ہوئی تو آپ کو بتا دیا جائے گا"

... ٹھیک ہے.. "عائشہ نے نرمی سے کہا"

"... سلیم بھائی ذرا آئیں میرے ساتھ"

بات کرتے کرتے بلا ارادہ ہی خضر کی نظر عائشہ کے اوپر پڑی تھی اور کچھ لمحوں کے لیے .. ٹھہر گئی

خدا حافظ.. "اُس کی نظریں خود پر محسوس کر کے عائشہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار"

... ابھرے تھے وہ فوراً وہاں سے نکل گئی جبکہ خضر کی نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا تھا

... انہیں روکیں اور کچھ دیر انتظار کرنے کا بولیں"

... اُس نے شیف بوائے سے عائشہ کو روکنے کا کہا اور خود کسی کو فون ملانے لگا



امی آپ کو جو میں نے پندرہ لاکھ روپے دیے تھے رکھنے کے لئے وہ لادیں مجھ پر کرز کو " سیلری دینی ہے اور آفس کا کرایہ بھی تاکہ ہم لوگ آرڈر پر کام شروع کر سکیں اور آج گھر کو دیکھنے کے لیے تین پارٹی آئیں گی آپ جبار بھائی کو بتا دیجیے گا وہ دکھادیں گے انہیں جا کر " ... میں بھی بس آفس کے لئے ہی نکل رہا ہوں

... جنید جو توں کے تسمے باندھتے ہوئے بولا

".. راشدہ میری الماری سے پیسے لے آ"

... انہوں نے آواز لگائی مگر کوئی جواب نہیں آیا اور یوں دس منٹ گزر گئے

یہ کہاں مر گئی ہے پیسے نہیں ڈھونڈے جا رہے حالانکہ سامنے رکھے ہوئے ہے توڑک "

"... میں دیکھتی ہوں جا کر

... منیرہ نے بے زاری سے کہا

کیا دیوار چین پر چلی گئی ہے پیسے لینے جو تلاش ختم ہو کر ہی نہیں دے رہی جبکہ آنکھوں " .. کرسیا منے پیسے پڑے ہیں

.. انہوں نے کمرے میں داخل ہو کر اونچی آواز میں بولیں

"... اللہ اللہ یہ کیا حشر کر دیا ہے کمرے کا میری پوری سیٹ الماری کا ناس مار دیا ہے"

.. نیچے گرے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے انہوں نے راشدہ کو خوب کوسا جنید بھی اندر آ گیا تھا

امی پیسے کہیں نہیں ہیں میں نے پوری الماری کھنگالی ہے ایک ڈھیلا تک نہیں " ہے۔۔۔

... راشدہ کی پسینے میں شرابور حالت اُس کی گھبراہٹ اور پریشانی صاف ظاہر کر رہی تھی

"... کیا مطلب پیسے نہیں ہیں امی میں نے آپ کو دیے تھے رکھنے کے لئے"

www.novelsclubb.com

جنید کے تو ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔۔

".. ایسے کیسے نہیں ہیں پیسے یہیں رکھیں ہیں میں نے تو ہٹ میں دیکھتی ہوں"

منیرہ نے پوری الماری تین بار چھان ماری مگر پانچ کے بڑے تین سکوں کے علاوہ کچھ نہ

ملا..

ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں نے تو پیسے یہیں رکھے تھے چابی میرے پاس ہوتی ہے اور اگر "

".. چوری بھی ہوتے تو زیور بھی نہ ہوتے وہ تو بلکل سلامت ہیں

... انہوں نے باقاعدہ اپنا سر پیٹتے ہوئے کہا

تو پھر کہاں گئے پیسے آسمان کھا گیا یا زمین نکل گئی گئے تو گئے کہاں کو دس پندرہ ہزار نہیں "

پورے پندرہ لاکھ تھے وہ بھی گھراب تک نہ بننے کی وجہ سے کسی سے ادھار لیے تھے یا

"میرے مالک..

.. جنید سر پکڑ کر بیٹھ گیا

www.novelsclubb.com ... پورے کمرے میں موت سی خاموشی چھا گئی

".. اے سکویوزمی آپ کو سر خضر آفس میں بلا رہے ہیں"

عائشہ آدھے گھنٹے سے ویٹنگ ایریا میں بیٹھی انتظار کر رہی تھی۔۔۔

... عائشہ نے دروازے پر پہنچ کر ناک کیا

کم ان.. "اجازت ملنے پر وہ اندر داخل ہو گئی اُسے دیکھتے ہی خضر کی آنکھوں میں عجیب سی"

...چمک ابھری

"... ویسے آپ کا کیا نام ہے یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں

... خضر نے سر سے پیر تک گہری نظروں سے عائشہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

عائشہ... "اُس نے گھبراتے ہوئے جواب دیا خضر کے دیکھنے کا انداز ہر گز بھی قابل"

www.novelsclubb.com

برداشت نہیں تھا۔۔۔

".. پلیز ہیو آئیڈ"

"تھینک یو۔۔"

...وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

میں نے کمپنی سے آپ کی سفارش کی تھی اور وہ مان بھی گئے ہیں پھر باقر سے بھی آپ "

"... نے اپنی سروس لگوائی ہے تو آدھا کام تو ویسے ہی ہو گیا تھا

.. خضر کا لہجہ اہانت آمیز تھا

سروس نہیں انہوں نے بس رکمنڈ کیا ہے باقی کمپنی کو آؤٹ پٹ دینا میرا کام ہے اگر میں "

خود کو اس جاب کے اہل ثابت نہ کر سکی تو وہ مجھے کبھی بھی فائر کر دے گی اس لیے اسے

".. سروس نہ کہیں میں فری کی تنخواہ تو نہیں لوں گی ناں

عائشہ نے مضبوط لہجے میں جواب دیا جسے سن کر خضر کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آ

... ٹھہری

جی بلکل سروس تو آپ دیں گی ہی تب ہی پر منٹ ہوں گی جب تک آپ کے کسٹمرز "

"... آپ سے مطمئن رہیں گے آپ بھی ٹکی رہیں گے آئی مین کمپنی کو اچھی سیل دیں گی تو

... خضر نے معنی خیز انداز میں کہا

خیر پیچ بائیس ہزار تک ہو گا جا ب ٹائمنگ صبح گیارہ بجے سے شام سات بجے تک آپ " ہفتہ اتوار کو چھوڑ کر کسی بھی ایک دن چھٹی کر سکتی ہیں اگر نہ کریں تو اس کی ایکسٹرا پیمنٹ ملے گی باقی اب یہ آپ پر ہے کہ آپ کمپنی کو کتنی سیل دیتی ہیں ویسے جس کمپنی نے آپ کو ہائر کیا ان کی پراڈکٹ اچھی ہیں خود بخود بک جاتی ہیں آپ کو بس کسٹمرز سے خوش اخلاقی سے پیش آنا ہو گا اور ہاں سرپر دوپٹہ لینے کی اجازت نہیں ہو گی انڈرا سٹینڈ

.. خضر نے اُسے جا ب کے متعلق ساری معلومات دے دی تھی

شکر یہ سر.. "عائشہ نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی حالانکہ سامنے بیٹھے شخص کی .. نظروں کی گندگی وہ صاف دیکھ سکتی تھی

سنجھال کر رکھیں بہت موقع آئیں گے میرا شکر یہ ادا کرنے کے .. میرا مطلب فرسٹ " .. سیلری سے ٹریٹ دے دیجیے گا

عائشہ کے بدلتے تاثرات دیکھ کر اُس نے بات بنائی مگر آنکھیں مسلسل عائشہ کے جسم پر ... رینگ رہی تھیں

قسط نمبر ۱۱

از قلم # مصطفیٰ چھپیا

"جون ۲۰۱۳"

"... یار کامی چار نمبر کا پانا تو پکڑا"

... احسن نے گاڑی کے نیچے سے آواز لگائی

یار میرا خود وہ کونے والا منصور لے کر گیا ہوا ہے اب تک واپس نہیں دیا اور آج دکان "

"... بھی بند ہے اُس کی

وہ سفید دیوار پر پان کی تازہ تازہ پچکاری مارتے ہوئے بولا اور آستین سے منہ پر رہ جانے والی

... باقی لالی صاف کی

ایک تو تجھے کتنی دفعہ منع کیا ہے ادھر ادھر پیک نہ پھینکتا پھر اگر مگر نہیں تُو نے تو سننا "  
"... نہیں ہے دیکھ دو مہینے پہلے چونا کر وایا تھا اب عجیب نقش و نگار بنا دیے ہیں

احسن نے گاڑی کے نیچے سے نکلتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اُسے گندگی سے سخت چڑ تھی  
حالانکہ جو کام وہ کرتا تھا اُس میں دھبے اُس کے کپڑوں اور ہاتھوں پر لگتے تھے مگر وہ اُس کا  
کام تھا اُس کی مجبوری تھی

ابے ایک تو مجھے تیری سمجھ نہیں آتی چل اپنی دکان میں چونا کروانا سمجھ بھی آتا ہے مگر "  
"... باہر کی دیواروں پر کون کروانا ہے بے

کامران نے بمبئی چھالیہ کے خالی رپر کو دانتوں کے بیچ گھستے ہوئے کہا کہ اٹکی ہوئے چھالیہ  
... کے دانیں بھی نکل جائیں

ابے کتا بھی نہ اپنی جگہ صاف کر کے بیٹھتا ہے یار پھر یہ تو روزگار کی جگہ ہے اُسے ہی گندہ "  
رکھیں گے تو کیسے چلے گا یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا یہ صرف ہمارا کام ہے اُسے یہی تک رکھنا ہے  
یہ نہیں اسی گندی حالت میں گھروں کو چلے جائیں ہاں کام جو بھی ہو شرم کی بات نہیں مگر



صفائی کا حکم تو اللہ بھی دیتا اس زیادہ کیا اہمیت ہوگی کہ صفائی کو نصف ایمان کا درجہ حاصل ہے..."

اُس نے کامران کی پیٹھ تھپکتے ہوئے برادرانہ انداز میں کہا تو کامران نے بھی دوسرے ہاتھ سے اُس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا

تجھ سے باتوں میں نہ کبھی کوئی جیت سکا ہے نہ جیت سکے گا اور باتیں بھی ایسی کرتا ہے کہ "... سامنے والا ہار مان کر ہی اُٹھے"

یار ہار جیت کی بات نہیں ہے تو میری بس ایک ہی بات کا جواب دے کیا یہی حرکت تو "اپنے گھر کی دیواروں پر کر سکتا ہے؟؟"

وہ دونوں اب دکان کے باہر رکھی کین کی کرسیوں پر بیٹھ گئے کامران شرمندہ سر جھکائے... بیٹھا تھا

اچھا چل سب چھوڑ سامنے سے دال چاول کی دو پلیٹ منگوا لے بڑی بھوک لگ رہی ہے " ... قسم سے

... احسن نے فوراً بات بدلی

اوتے مدن لال جادال چاول کی دوپلیٹ تو پکڑا اور تجھے کھانا ہو تو اپنے لیے بھی لے لینا"  
"... جلدی جا

کامران نے ایف ایم پر گانے سنتے مدن کی پیٹھ پر دھموکا جڑتے ہوئے کہا جس پر وہ ٹیڑھے  
... میڑھے منہ بنانا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

ویسے یار پچھلے دو تین مہینوں سے کتنا سکون ہے ناں کوئی ہنگامہ نہیں کوئی جلاؤ گھیراؤ"  
".. جیسے واقعات نہیں

... وہ کرسی کی پشت سے کمر لگاتے ہوئے بولا

ہاں تو یہ تو اچھی بات ہے بھائی ورنہ آئے دن کے تماشے تھے ان کے اپنے بندے خود ہی"  
مروا کر پھر پورے شہر کو بند کر دیتے تھے نہ کرو تو بانگ، گاڑیاں، بسیں سب جلا دیتے  
ہیں غریب آدمی تو پستا ہی جائے بس صرف نام "عوامی سکون پارٹی" ہے باقی جتنا جینا  
حرام کراچی کے غریبوں کا انہوں نے کیا ہے اتنا تو کسی حکومت نے نہیں کیا ہوگا بس ایک  
ہے ان کا بھگوڑا قلد پیگ چڑھا کر کر دیتا ہے لندن سے کالز اور یہ پچاس پچاس روپے کی  
"... لاچ دے کر بسیں بھروا کر کر دیتے ہیں جلسے

... احسن نے شدید بیزاری سے کہا

"... اے تو بڑا تپا ہوا معلوم ہوتا ہے"

.. کامران نے ہنستے ہیں کہا

"... تو کیا خوش ہونا چاہیے بہت اچھے کام کرتے ہیں جیسے یہ لوگ"

ویسے اگر پارٹی میں شامل ہو جاؤ نہ تو ہیں بڑے فائدے کرنا دھرنا کچھ ہوتا نہیں علاقے کے یونٹ سیکٹر میں بیٹھے رہو جلسے کی تیاریاں کرو اور میڈیا میں جلسے کا ہجوم دکھانے کے لئے بندوں کو بھر بھر کر لے جاؤ

... احسن کے برابر کی دکان والا مراد جو کب سے ان دنوں کی باتیں سن رہا تھا بیچ بول پڑا

"... اے چل تو تو ایسے ہی بولے گاناں خود جو پارٹی میں شامل ہے"

... احسن نے طنز یہ کہا

ابے نہیں لالے قسم سے زندگی پُر سکون ہو گئی ہے ایک یہاں سے آمدنی دوسری وہاں سے کرنا کیا ہوتا ہے بس جلسے وغیرہ کے انتظامات اور اپنے اپنے علاقے کے سیکٹر میں بیٹھ کر

"... لوگوں کی پریشانیاں سننا بس میں تو چھ بکے یہاں سے جا کر وہیں بیٹھتا ہوں"

... مراد نے اطمینان سے کہا

اور جو یہ تم لوگ آئے دن کے کاروبار بند کرو اتے ہو اس سے کس کا بھلا ہوتا ہے غریب " آدمی تو روز کنواں کھودتا ہے اپنے لیے مگر تم لوگوں اس ہٹ دھرمی کی وجہ سے کئی گھروں میں لوگ بھوکے سو جاتے ہیں تم لوگ گاڑیاں، بسیں، بانک، رکشے کو جلاتے ہو کیا یہ .. عوام کا بھلا ہے "

... احسن آج پوری طرح سے جرح کے موڈ میں تھا

یاروہ ہمارے بندے نہیں کرو اتے بلکہ مخالف پارٹی والے ہمارے خلاف پرو پگنڈا " کرتے ہیں ہمیں بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں "

... مراد نے ہنوز اطمینان سے کہا

اور جو الیکشن میں تم لوگ دھاندلیاں کرتے ہو اب اس تو بالکل مت مکرمہ نامیرا آنکھوں " دیکھ حال ہے ایک بندہ دس پندرہ ووٹ ڈال رہا ہے یہاں تک کہ جن کی عمر تک اٹھارہ سے ... کم ہے وہ بھی "

... احسن کو اس بحث میں دلچسپی محسوس ہو رہی تھی

ہاں اگر ہم لوگ یہ نہ کریں تو لا کر بٹھادیں گے کراچی میں بھی سندھی یا پنجابی لوگوں کو " مہاجروں کا تو ویسے ہی بُرا حال ہے ہم مزید تباہ حال ہونے سے بچا رہے ہیں ورنہ اس زرداری کی حکومت نے تو ساری گورنمنٹ جاہز سندھیوں کو پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دی ہے اور آگے سے یہ سندھی بھی اپنے ہی لوگوں کو بھرتی کرتے ہیں سب جگہ کا یہی حال ہے.. " جس کا بندہ بڑی پوسٹ پر لگ جائے وہ موقع بھی اپنے ہی لوگوں کو دیتا ہے

... مراد نے مضبوط لہجے میں اپنی بات رکھی

".. ویسے کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہا مراد یہی حال تو ہے کراچی کا"

.. کامران نے بھی اُس کی تائید کی

"... یہ اور کچھ نہیں بس اپنے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے والی بات ہوئی"

احسن اُلجھ گیا تھا وہ جانتا تھا اگر مزید بحث کی تو وہ اُسے قائل کر لیں گے جو وہ ہونا نہیں چاہتا

.. تھا اس لیے وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا

"حال"

.... تین دن بعد

سلمان بھائی، باجی آپ دونوں کا میں کس طرح شکریہ ادا کروں میں نہیں جانتی اگر آپ " کا ساتھ نہیں ہوتا تو میں کب کی ہمت ہار چکی ہوتی۔ میں ساری زندگی آپ کے کیے گئے "... احسانوں کا بدلہ نہیں چکا سکتی کبھی نہیں

.. عائشہ نے ثروت باجی کے گلے لگ کر روتے ہوئے کہا

دیکھ اب تو پرائیوں والی باتیں کر رہی ہے ارے بیٹی بنایا ہوا میں نے تجھے تو مشکل میں تھی " تو تیرا ساتھ کیسے چھوڑ دیتی پڑوسیوں کے بڑے حقوق ہوتے ہیں اور تجھ سے تو ویسے بھی دل کا رشتہ ہے بس اب شکریہ، احسان والی باتیں چھوڑنے گھر میں شفٹ ہو گئی ہے اسی "خوشی میں میرے لیے اچھی سے چائے بنا کر لے آ۔۔۔

... انہوں نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"..ابھی لاتی ہوں"

...عائشہ نے مسکرا کر کہا اور کچن کی طرف چلی گئی

امی آپ اس سے بات کر لیجئے گا اور قائل کرنے کی کوشش بھی کیجئے گا بہت اچھا پوزل"

"..ہے اور اب اس کی عمر ہی کیا کہیں سے بھی دو بچوں کی ماں نہیں لگتی

...سلمان نے دھیمی آواز میں کہا

پوری کوشش کروں گی مگر میں تمہیں پہلے ہی بتا دوں عائشہ سے ہاں کی اُمید نہ ہونے"

کے برابر ہے میں پچھلے دو سال سے اسے کہہ رہی ہوں یہی بات مگر یہ صاف منع کر دیتی

"..ہے"

...ثروت باجی نے تاسف سے بولیں

...تھوڑی ہی دیر میں عائشہ چائے کی ٹرے لے کر آگئی

ماشاء اللہ سے گھر بھی کھلا اور ہوا دار ہے اور تمہارا زیادہ سامان بھی نہیں ہے تو اور زیادہ ہوا"

"...دار لگ رہا ہے شاید"

ہاں باجی بس اب جا ب لگ گئی ہے اب کچھ مہینوں میں باقی سامان بھی لے لوں گی باقی " چین بیچ کر جو پیسے آئے تھے اُس میں سے آدھے تو گھر کے ایڈوانس اور اسٹیٹ ایجنٹ کر کمیشن میں چلے گئے باقی میں نے واپسی دے دی ہے چچا کو اللہ نہ کرے اگر آگے کچھ بُرا ... ہو تو کم از کم مجھے لوگوں کی شکلیں تو نہیں دیکھنی پڑیں گی

... عائشہ نے چائے کی ٹرے رکھتے ہوئے رمان سے کہا

اچھا می میں جا رہا ہوں آپ کو جب بھی گھر جانا ہو کال کر دیجئے گا میں لے لوں گا آپ کو " ... ٹھیک ہے۔۔ عائشہ اللہ حافظ

... سلمان چائے کی خالی پیالے ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا اور جانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا

"... ٹھیک ہے بیٹا تم جاؤ مجھے جب جانا ہو گا واپس تو کال کر دوں گی خُدا حافظ "

ثروت باجی نے نرمی سے کہا۔۔۔



اُسے آج پورے دو دن بعد ہوش آیا تھا جسم بری طرح اینٹھ رہا تھا داہنے پیر میں سو جن دو دن پہلے سے بھی کافی زیادہ تھی اُس نے اپنا پیر ہلانا چاہا مگر درد اتنا شدید تھا کہ اُس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئی اور آنکھوں میں آنسو آگئے

کیوں اتنا درد سہم رہا ہے اللہ کے بندے بتادے جو بھی جانتا ہے میں خود تیری سفارش " .. کروں گا کہ کم سے کم سزا ہو تجھے

سامنے کھڑے آفیسر نے بے حد نرمی سے اُس سے کہا تھا وہ خود بھی پچھلے دو سال سے اُس سے... پر ہو رہے بے رحمانہ تشدد کی وجہ سے اُس سے ہمدردی رکھتا تھا

میں جو جانتا تھا سب بتا چکا ہوں میں صرف ایک معمولی سا کارکن تھا اُس پارٹی کا جلسے " وغیرہ کے انتظامات دیکھتا تھا مجھے بلکل نہیں علم تھا کہ وہ مراد اتنا خطرناک آدمی ہے.. " وہ .. درد برداشت کرتا ہو بڑی دقت سے کہہ رہا تھا

.. مگر سارے ثبوت تمہارے خلاف ہیں "

میری عقل پر پتھر پڑ گئے تھے جو اُس مراد کے کہنے میں آکر اُس منحوس جماعت میں " شمولیت اختیار کر لی مگر خدا کی قسم میرا اس زیادہ کوئی کردار نہیں تھا اُس پارٹی میں نہ ہی میں نے کوئی بھتہ خوری یا ٹارگٹ کلنگ جیسے گھٹیا کام کیے ہیں میں نہیں جانتا آپ لوگوں کو کیا ثبوت ملے ہیں مگر میں ایسی کیسی واردات میں ملوث نہیں تھا میں نہیں جانتا عباس ... ٹاؤن کے واقعے میں کیا ہوا میں کچھ نہیں جانتا بلکل کچھ نہیں

احسن مجید نے پچھلے دو سالوں میں ہزار بار دیا ہوا اپنا بیان پھر سے دہرایا اس عرصے میں کئی آرمی آفیسرز اُس کی بات تقریباً سچ مان ہی جاتے تھے مگر وہ ملنے والے ثبوتوں پر آنکھیں نہیں بند کر سکتے تھے حالانکہ کچھ آفیسرز کا ماننا تھا کہ "عوامی سکون پارٹی" کے سرگرم کارکن جسے وہ لوگ احسن کے نام سے جانتے تھے وہ دراصل مراد ہی تھا جس نے سارے ثبوت احسن کے خلاف کر رکھے تھے۔ وہ اپنے بچنے کے انتظامات بہت پہلے سے

کرچکا تھا ساری وارداتیں اُس نے احسن کا نام استعمال کر کے کیں پارٹی میں موجود فوج کے جن مخبروں نے احسن کو دیکھا نہیں تھا وہ سب اُسے ایک بہت سرگرم کارکن کے طور پر جانتے تھے جو بڑی بڑی وارداتوں میں ملوث تھا احسن کی غلطی صرف اتنی تھی کہ وہ اپنی لاعلمی میں مارا گیا اور اتنا عرصہ سانپ کو دودھ پلاتا رہا جسے وہ اپنے بڑے بھائی کی طرح سمجھتا تھا اُس نے بہت پہلے ہی اُس کی قبر تیار کر رکھی تھی ....

عائشہ اس میں حرج ہی کیا ہے احسن کو گزرے دو سال ہو گئے ہیں اور ان دو سالوں میں " تم اتنا تو سمجھ ہی گئی ہو گی کہ ایک مرد کے بغیر معاشرے میں گزارا کرنا کتنا مشکل ہے. تم جوان ہو خو بصورت ہو عمر بھی کم ہے چلو اپنا نہیں بچوں کا سوچ لو کیا یہ اچھا نہیں کہ انہیں باپ کامل جائے کیا تم ایک نارمل زندگی گزارنا نہیں چاہتی تمہارا بھی اپنا گھر ہو شوہر ہو کیا

تمہارا دل نہیں چاہتا کوئی تم سے محبت کرے تمہیں چاہے تمہارے بچوں کو اپنا نام  
...دے"

... انہوں نے نہایت نرم لہجے میں اُسے سمجھایا

ہر گز نہیں میرا ایسا بلکل دل نہیں چاہتا باجی میں نے اپنی تمام محبت احسن کے نام کر رکھی "  
ہیں میری ایسی کوئی خواہش نہیں کہ کوئی اور مجھے چاہے میری زندگی احسن تھے ہیں اور  
رہیں گے اُن کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا.. "وہ دُکھ سے بولی۔۔

"یہ ساری جذباتی باتیں ہیں بیٹا۔۔"

میں اپنی پوری زندگی اُن کی بیوہ کی حیثیت سے گزارنے پر بخوشی راضی ہوں اور اپنے "  
بچوں کو خود پال سکتی ہوں مجھے ان کے لئے کسی سوتیلے رشتے کا انتخاب نہیں کرنا میں اور  
... میرے بچے ایسے ہی بہت خوش ہیں

... عائشہ نے اٹل لہجے میں جواب دیا

عائشہ بہت اچھا رشتہ ہے سلمان کا بہت اچھا دوست ہے اچھا خاصا کماتا ہے، خوش شکل "  
ہے بس بد قسمتی سے دو سال پہلے شادی ہوئی تھی بیوی کا ایک ایکسڈنٹ میں انتقال ہو گیا

بس اُس کی چند ماہ کی بیٹی ہے تم اُسے ماں بن کر پالوں گی تو وہ بھی تمہارے بچوں کو باپ کا  
"... پیار دے گا"

بابی میرا فیصلہ نہیں بدلے گا کسی صورت نہیں آپ یہ بات جان لیں میری جتنی بھی "  
زندگی ہے اُس میں شادی کہیں بھی نہیں ہے میں احسن کی یادوں اور ہمارے بچوں کے  
"... ساتھ بے حد خوش اور مطمئن ہوں اُن کی یادوں سے الگ ہو کر میں مر جاؤں گی

... اُس نے حتمی لہجے میں کہتے ہوئے بات ختم کی تو ثروت بابی مزید کچھ نہ کہہ سکیں

بھگی پلکیں روٹھے خواب #

قسط نمبر ۱۲

از قلم # مصطفیٰ چھپا

".. کوئی حل نکلا"

... راشدہ نے دونوں ہاتھوں میں سردیے بیٹھے جنید کے برابر بیٹھتے ہوئے پوچھا

اب کوئی حل نہیں ہے احسن کا مکان بک نہیں رہا گھر میں جتنی جیولری ہے اُس سے " زیادہ سے زیادہ دس لاکھ ملیں گے مگر دس لاکھ میں کچھ نہیں ہونے والا اور کرنے ہڑتال کر دی ہے جب تک اُنہیں اُن کی دو مہینے کی تنخواں اور آفس کا کرایہ نہیں دے دیتے ہم کچھ نہیں کر سکتے اوپر سے پندرہ لاکھ کے قرض دار الگ ہو گئے ہیں سمجھ نہیں آ رہا پیسے گئے تو آخر گئے کہاں احسن کا مکان بھی آگے بک گیا تو اگر بہت حد ہو گئی تو پچاس لاکھ تک کا ہے وہ اُس کو بیچنے سے بھی مسئلے کا حل نہیں نکلے گا اور اگر دونوں گھر بک بھی گئے تو ہمارے پاس بہت کوئی وقت نہیں ہے کہ دونوں گھروں کے بکنے کا انتظار کریں مجھے کچھ ... " سمجھ نہیں آ رہا کیا کریں گے

... جنید نے اپنی عرق آلود پیشانی صاف کرتے ہوئے جواب دیا

پورے ہال میں گہری خاموشی تھی اتنا سناٹا کہ گھڑی کی ٹک ٹک اور منیرہ کی تسبیح سے ایک ... ایک کر کے نیچے ہوتے دانوں کو آواز بھی کانوں میں صاف پڑ رہی تھی

مجھے لگتا ہے یہ سب ہمارے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ عائشہ اُس کے بچوں اور زبیدہ کے ساتھ " کی جانی والی زیادتیوں کا نتیجہ ہے ہم نے اُس کے سر سے چھت چھیننی تھی اللہ نے ہمارے

پیروں تلے زمین کھینچ لی اُس کا گھر آج بھی اُس ہی کا ہے امی سوچیں ہر لحاظ سے بہترین

"ہونے کے باوجود بھی وہ مکان کیوں نہیں بک رہا۔۔۔"

... جبار نے خاموشی کی گہری کھائی میں آواز کے پتھر پھینکے

کیسی زیادتی ارے یہ میرا گھر ہے زیادتی تو تب ہوتی جب یہ گھر اُس کے نام ہوتا اور ہم "

نے اسے نکالا ہوتا یہ میرا حصہ تھا تیرے باپ کی جائیداد میں اور میں نے اُس سے واپس لیا

"... ہے باقی یہ سب اللہ کی طرف سے آزمائش ہے گزر جائے گی

... منیرہ کے لہجے میں رعونت ابھی بھی باقی تھی

صحیح کہہ رہی ہیں خالہ جبار بھائی آپ بلا وجہ یہ سوچ رہے ہیں جبکہ آپ کو تو اس سب سے "

"... کیسے نکلا جائے یہ سوچنا چاہیے

..راشدہ نے فوراً چاپلوسی کی  
www.novelsclubb.com

معاذ، زونی میں آپ کو دوپہر ڈیڑھ تک آکر اسکول سے لے کر گھر چھوڑ دوں گی اور "

".. خبردار جو اسکول سے باہر نکلے دونوں

.. عائشہ نے دونوں کو ناشتہ کرواتے ہوئے نصیحت کی

"پر ماما آپ تو جاب پر ہوں گی ناں...؟"

... معاذ نے پوچھا

".. میں اپنے لنچ ٹائم میں آکر آپ دونوں کو لے کر گھر چھوڑ دوں گی "

"پھر آپ لنچ کب کریں گی...؟"

.. معاذ نے معصومیت سے پوچھا

www.novelsclubb.com

میری فکر چھوڑو آپ اور باتیں کم کرو جلدی جلدی ناشتہ ختم کرو آپ دونوں کو چھوڑنے "

".. کے بعد مجھے گھر کی صاف صفائی کر کے، کھانا بنا کر جاب پر بھی جانا ہے

... عائشہ نے وال کلاک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو صبح کے پونے آٹھ بج رہی تھی



".. کر لیا ناشتہ جاؤ جلدی جوتے پہنودونوں میں برقع پہن کر آتی ہوں"

".. جلدی کرو زونی"

... اُس نے نقاب لگاتے ہوئے کہا

"... اسلام علیکم بھا بھی"

ابھی وہ لوگ سیڑھیاں اتر ہی رہے تھے کہ نیچے مالک مکان کا سب سے چھوٹا بھائی شاہد  
... کھڑا مل گیا وہ بھی اپنے بھتیجے اور بھتیجی کو اسکول چھوڑنے ہی جا رہا تھا

"... وعلیکم سلام بھائی"

... عائشہ نے مختصر جواب دیا

"بچوں کو اسکول چھوڑنے جا رہی ہیں...؟"

www.novelsclubb.com

... شاہد نے دوسرا سوال کیا تو اُسے مروتاڑ کنا پڑا

"... جی بھائی ویسے بھی آج ان کا پہلا دن ہے اور دیر ہو گئی ہے"

... وہ معاذ کی واٹر بوتل اُس کے گلے میں ڈالتے ہوئے عجلت میں بولی

تو آپ فکر کیوں کر رہی ہیں میں چھوڑ دیتا ہوں گاڑی میں ویسے بھی میں کنزہ اور حارث کو " چھوڑنے جاتا ہوں روز اور آپ کے بچوں کا اسکول بھی ساتھ ہی ہے میں روز چھوڑ بھی دیا کروں گا اور لے بھی آؤں گا جہاں کنزہ حارث آتے ہیں وہاں یہ دونوں بھی آجائیں گے..."

... شاہد متانت سے بولا

"... ہاں عائشہ ٹھیک ہی کہہ رہا ہے شاہد تمہیں بھی تھوڑا آرام مل جائے گا"

... رابعہ (شاہد کی بھابھی) نے بھی اُس کی تائید کی

"... پر بھابھی آپ کو بلا وجہ زحمت ہوگی"

... عائشہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا

نہیں ہوگی زونیرہ اور معاذ کا اسکول کون سا دور ہے ساتھ ہی تو ہے تم بس بے فکر "

"... ہو جاؤ"

... رابعہ نے مسکرا کر کہا

بہت شکریہ بھابی آپ دونوں نے میری مشکل آسان کر دی ورنہ صبح چھوڑنے میں مسئلہ " نہیں تھا مجھے بس چھٹی پر لینے میں تھوڑی مشکل ہوتی وہ بھی آپ دونوں نے حل کر دی " ... بہت شکریہ

... اُس نے تشکر آمیز لہجے میں کہا

".. کوئی بات نہیں اب ایک ہی گھر میں رہ رہے ہیں اتنا خیال تو رکھ ہی سکتے ہیں "

... رابعہ نے اُس کا ہاتھ دبا کر کہا

آپ دونوں نے انکل کو بلکل بھی تنگ نہیں کرنا اور ہاں جب تک انکل نہیں آجاتے " ... اسکول سے باہر نہیں نکلنا بلکل بھی ٹھیک ہے

اُس نے دونوں بچوں کی تاکید کی اور شاہد کے ساتھ روانہ کر دیا ساتھ ہی ہر ماں کی طرح

اپنے بچوں کی بخیریت واپسی کی دُعا بھی کی۔۔۔

"ماضی ۲۰۱۳"

آپ آج کل اتنی دیر سے کیوں گھر آنے لگے ہیں احسن بچے آپ کا انتظار کرتے کرتے " ... سو جاتے ہیں

... عائشہ نے بیڈ شیٹ صحیح کرتے ہوئے پوچھا

یار ایک دوسرے کام کی بھی سیٹنگ کر رہا ہوں اس لیے اب یہ مت پوچھنا کون سا کام " [www.novelsclubb.com](http://www.novelsclubb.com)

"... بعد میں بتا دوں گا میں

.. احسن نظریں چراتا ہوا بولا

اور یہ کون آپ کو کل بلانے آیا تھا ثروت باجی کہہ رہیں تھیں انہیں احمد نے بتایا تھا کہ " ... کوئی تنظیم کا بندہ تھا

ہاں تو کیا ہو گیا میں ایک مکینک ہوں عائشہ میں کام کسی کی تنظیم یا ذات پات کو دیکھ کر تو " نہیں کروں گاناں بھانت بھانت کے لوگ ہوتے ہیں باہر اور کل جو آیا تھا وہ ہماری پچھلی گلی میں ہی رہتا ہے اُس کی بانک میری دکان پر پڑی ہے اُسی کے بارے میں پوچھنے آیا تھا تم " .. عورتیں بھی ناں ہر بات کا بتنگڑ بنانے میں ماہر ہوتی ہو

.. احسن نے چڑ کر جواب دیا

کیا ہو گیا ہے احسن میں نے تو صرف ایک بات پوچھی ہے آپ تو غصہ ہی ہو گئے اور اگر " ثروت باجی نے بھی کچھ کہہ دیا تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ ہمارا بڑا چاہتی ہیں اور میں آج کل دیکھ رہی ہوں آپ بہت چڑ چڑے رہنے لگے ہیں کوئی بات ہے مجھے تو بتائیں کم از کم " ..

... اُس نے احسن کے کندھے سے سر ٹکاتے ہوئے محبت سے پوچھا

احسن نے گہری سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور اُس بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے ہوئے  
.. لگاؤ سے بولا

کوئی بات نہیں ہے عاشی بس کام کا زور ہے زیادہ آج کل اسی وجہ سے اور سوری اگر میں "  
.. نے تم سے سخت لہجے میں بات کی ہوا ان دنوں

... وہ عائشہ کو کیسے ناراض کر سکتا تھا وہ اور بچے ہی تو اُس کی کل کائنات تھے

تومت کریں یہ دوسرا کام پھر ہم ایسے بھی اوروں سے بہت اچھی اور مطمئن زندگی گزار "  
رہے ہیں احسن آپ خود پر زیادہ زور مت ڈالیں میں بہت مس کرتی ہوں ان دنوں شام کی  
.. چائے کو جو ہم دونوں ایک ساتھ غروب آفتاب کو دیکھتے ہوئے پیا کرتے تھے

... اُس نے احسن کی اُنگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی کو آگے پیچھے کرتے ہوئے ناز سے کہا

مگر میں اپنے بچوں کو تم کو ہر خوشی دینا چاہتا ہوں جو باقی سب کے پاس بھی ہے میرا بچپن "  
... جیسا گزرا ہے ویسی ترستی ہوئی زندگی نہیں دینا چاہتا میں اُنہیں

.. احسن نے مضبوط لہجے میں کہا

کچھ لوگوں کے پاس ایک وقت کا کھانا اور تن ڈھانپنے کو کوڑ نہیں ہیں ہم اُن سے بہت " اچھے ہیں احسن تین وقت کا کھاتے ہیں اچھا پہنتے ہیں اپنی چھت ہے اور کیا چاہیے انسان کو ایک اچھی زندگی گزارنے کے لیے؟ اللہ کی رضا میں راضی رہنا سیکھیں میرے لیے آپ کی صحت سے زیادہ کچھ ضروری نہیں آپ کا سایہ مجھ پر اور بچوں پر ہمیشہ سلامت رہے یہ ... زیادہ ضروری ہے "

... عائشہ نے اُس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر ملائمت سے کہا میں جانتا ہوں میری جان اور یقین جانو کہ میں خود پر کوئی جبر یا ظلم نہیں کر رہا میں آسانی سے یہ سب کر سکتا ہوں تم بے فکر رہو بس اپنا اور بچوں کا بہت خیال رکھو اور مجھ سے .. اتنی ہی محبت کرتی رہو مجھے اس سے زیادہ کسی چیز کی ضرورت نہیں

احسن نے اُسے اپنے سینے سے لگا لیا تو عائشہ نے مزید کچھ نہیں بولا مگر وہ فکر مند اب بھی تھی ---

"حال"

سر کیا کرنا ہے اس کا بلکل مرنے جیسی حالت ہو گئی ہے اس کی اور جب کہ ہم سب "جانتے ہیں کہ یہ بے گناہ ہے..؟"

سہیل ایک معمولی سپاہی تھا جسے زیادہ بولنے کی اجازت نہیں تھی مگر آج پہلی بار وہ اپنے سینئر کے سامنے بولا تھا

مگر ثبوت سارے اس کے خلاف ہیں ہم لوگ بھی جانتے ہیں کہ اسے صرف استعمال کیا گیا ہے اصل مجرم کو بچانے کے لیے مگر ہائیر اتھارٹیز کو کیا جواب دیں گے جب تک اصلی



مراد نہیں پکڑا جاتا اور اُس سے سچ نہیں اُگلو الیا جاتا ہم بے بس ہیں کچھ نہیں کر سکتے اس کے لئے

... آفیسر نے نہایت افسوس سے بے سدھ پڑے احسن کو دیکھ کر کہا

"مگر اس پر تشدد نہ کرنا تو ہمارے اختیار میں ہے نا..؟"

... سہیل نے فوراً کہا

ہاں میں نے بات کی ہے اس بارے میں اپنے آفیسر ز سے اچھے جواب کی توقع ہے باقی " ہمارے جاسوسوں نے خبر دی ہے کہ اصلی مراد اور اُس کی تنظیم اندرون خانہ اب بھی کام کر رہی ہے فوج ان کے گلوں تک پہنچنے ہی والی ہے بس اتنا لمبا وقت گزر گیا ہے اب تو آنکھوں کی سوئی رہتی ہے جلد بازی میں ہم بنا بنایا کھیل بھی بگاڑ سکتے بس ایک بار اصل مراد ہاتھ لگ جائے اس بندے کو چھوڑ دیا جائے گا پوری عزت و احترام کے ساتھ پاک .. فوج کسی کے ساتھ بھی زیادتی نہیں کرے گی اتنا یقین تو ہے نا تمہیں

.. آفیسر امجد نے مسکرا کر پوچھا

www.novelsclubb.com **بھیگی پلکیں روٹھے خواب از مصطفیٰ چھپیا**

میں خود بھی اس عظیم فوج کا حصہ ہوں اور جانتا ہوں ہم کسی کے ساتھ کبھی زیادتی نہیں  
" .. کریں گے

... سہیل نے فخر سے کہا



".. نیو پرو موٹر ہو"

www.novelsclubb.com

.. عائشہ کے ساتھ کھڑی لڑکی نے پوچھا

".. ہاں آج پہلا ہی دن ہے"

. اُس نے خوش اخلاقی سے جواب دیا

میرا نام بینش ہے میں "کوثر مصالحوں" کی پروموٹر ہوں یہی تمہارے ساتھ ہی ریگ " ہے میری بھی اور ابھی ایک اور لڑکی آئے گی سارہ جو "تاج" کی پروموٹر ہے تمہارا کیا نام .. ہے؟"

.. بینش نے بے تکلفی سے پوچھا

.. عائشہ .. "اُس نے مختصر ہی جواب دیا"

ویسے تمہیں کسٹمرز کو زیادہ آؤ بھگت نہیں کرنی پڑے گی کیونکہ جس کمپنی سے تم ہو اُس " کے پراڈکٹ ویسے ہی بک جاتے ہیں اصل لڑائی تو میری اور سارہ کی ہوتی ہے کیونکہ ہم .. دونوں ہی اسپائسز کے پروموٹر جو ہیں

.. وہ ریگ کا ڈسپلے ٹھیک کرتے ہوئی بولی

".. تم نے اس پہلے کبھی پروموٹر کی جاب نہیں کی غالباً"

... سوال غیر متوقع تھا عائشہ کے لئے

"جی نہیں کی مگر آپ کو کیسے پتا چلا..؟"

یار آٹھ سال سے اس فیلڈ میں ہوں دیکھتے ہی پہچان جاتی ہوں کون نیا ہے کون پُرانا اور " میں نے تمہیں ایسے پہنچنا کہ پروموٹر چاہے کسی بھی چیز کا ہو صبح آتے کے ساتھ ہی سب سے پہلے وہ اپنے پراڈکٹ کا ڈسپلے درست کرتا ہے جو چیز شارٹ ہے اُس کی ڈیمانڈ بناتا ہے اپنی ریگ درست کرتا ہے جبکہ تم نے ابھی تک ایسے ہی کھڑی ہو تمہارے پراڈکٹ کی ڈسپلے صحیح نہیں جیسے یہ باسستی رائس کا کلو کا پیکٹ رکھا ہے تو دو کلو والی ریگ میں اُس کا دو کلو کا پیکٹ نہیں سیلا چاول کا کوئی پیکٹ ہی نہیں ہے تو جب تک نہیں آجاتے جگہ خالی خالی لگ رہی ہے تو جو موجود ہے پہلے اُسے لگاؤ اور جو نہیں ہے وہ لکھ کر مینجر کو دو وہ گوڈاؤن سے "منگوادیں گے ٹھیک ہے۔۔۔؟"

... بینش نے اُسے بہت آرام سے ساری بات سمجھائی

بہت شکر یہ یار سچ میں مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا یہ صرف پروموٹر کے طور " .. نہیں بلکہ میری زندگی کی ہی پہلی جاب ہے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے

.. عائشہ نے شرمندگی سے کہا

کوئی بات نہیں میں اپنی جاب کے پہلے دن بریک ٹائم میں طبیعت خرابی کا بہانہ کر کے " گھر چلی گئی تھی اس سے پہلے اپنی محفوظ چار دیواری سے باہر نکلی جو نہیں تھی بڑا بھائی اور ابو جب تک تھے کبھی زمانے کی دھوپ ہم تک پہنچی ہی نہیں مگر آٹھ سال پہلے ایک حادثے میں ابو کا انتقال ہو گیا اور بھائی معذور تو کسی کو تو کمانا تھا تو سب سے بڑی میں تھی بھائی کے بعد بس نکل گئی اللہ کا نام لے کر اور اب دیکھو کون کہے گا میں اپنی جاب کے پہلے دن بھاگی ... تھی

... اپنی بات مکمل کر کے آخر میں وہ خود ہی ہنس دی

واقعی جب تک آپ کے سر پر آپ کے گھر کے مردوں کے سایہ ہو تو زندگی بہت آسان " ہی ہوتی ہے گھر کی چار دیواری سے باہر کی دُنیا میں ہم جیسی لڑکیوں کا ایڈ جسٹ ہونا تھوڑا مشکل تو ہوتا ہے مگر جب سر پر پڑتی ہے تو عورت سب کر لیتی ہے بلکہ مردوں سے زیادہ ... ہی کر لیتی ہے

... عائشہ نے گہری تاسف سے کہا

تمہاری عمر کی ہی ہوں "تم" کہہ لو آپ آپ کیا ہوتا ہے بھئی مجھے عزت راس نہیں "   
 "... بہن

... وہ اپنی ہر بات کو مزاحیہ رنگ ضرور دیتی تھی

"اسلام علیکم مس عائشہ کیسی ہیں آپ...؟"

... ابھی وہ دونوں باتیں ہی کر رہے تھے کہ خضر ان کے پاس آرکا

".. وعلیکم اسلام سر الحمد للہ میں بالکل ٹھیک ہوں.. آپ کیسے ہیں"

بالکل ٹھیک باقی آپ بتائیں آپ کا پہلا دن کیسا جا رہا ہے بہت جلدی آپ نے دوست بھی "

"... بنالی ہے مس بینش آپ کیسی ہیں میں نے آپ کو ابھی دیکھا

.. خضر نے طنزیہ انداز میں پوچھا

www.novelsclubb.com

"... میں بھی ٹھیک ہوں بالکل"

... بینش نے لٹھ مار انداز میں جواب دیا

"... آپ کو کسی بھی مدد کی ضرورت ہو تو مجھ سے پوچھ لیجئے گا"

... خضر دوبارہ عائشہ کی طرف متوجہ ہوا

"... سر آپ بے فکر رہیں میں اور سارہ عائشہ کی پوری مدد کریں گے"

... بینش نے مداخلت کی

یہ تو اور اچھی بات ہے ٹھیک ہے تو میں چلتا ہوں اور مس عائشہ بریک ٹائم میں "

".. آپ۔ میرے پاس آئے گا کچھ فور مزفل کرنے ہیں آپ کو ٹھیک ہے

... خضر نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"... ٹھیک ہے سر"

".. اچھا ہے دفع ہوا منحوس کا بچہ ہے پورا"

... بینش نے نفرت سے کہا

www.novelsclubb.com

".. ایسے کیوں کہہ رہی ہو"

کمال ہے لڑکی ہو کر تم اس کی نظریں نہیں پہچان سکی سالے کی آنکھیں نہیں ایکس رے " مشین ہیں انتہائی گندی نظریں ہے اس کی تم اس سے دور ہی رہنا نہ بہت زیادہ روڈ نہ بہت

www.novelsclubb.com **بھگی پلکیں روٹھے خواب از مصطفیٰ چھپا**

کوئی دوستانہ انداز بس کام سے کام رکھنا ویسے بھی ہم مارٹ کی نہیں کمپنی کی پروموٹر  
... ہیں"

... بینش نے اُسے نصیحت کی

... ٹھیک ہے.. "عائشہ نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا"

بھگی\_ پلکیں\_ روٹھے\_ خواب\_ #

(3rd last) قسط نمبر ۱۳

از قلم # مصطفیٰ\_ چھپا

"... اسلام علیکم ماما"

www.novelsclubb.com

کمرے میں داخل ہوتے ہی معاذ اور زونیرہ نے بہت محبت سے اُسے سلام کیا تو عائشہ کو لگا

... اُس کی دن بھر کی تھکن لمحے میں اتر گئی

"و علیکم اسلام،۔۔"



... اُس نے دونوں کی پیشانی کو چومتے ہوئے محبت سے کہا

"... میں پانی لاتا ہوں آپ کے لیے"

".. اور میری زونی کیا کر رہی ہے"

... عائشہ نے زونیرہ کے بالوں کو سنوارتے ہوئے پوچھا

کلرنگ اور ٹیچر نے ہوم ورک جو دیا تھا وہ بھائی نے کروا دیا کہ میں آپ کو تنگ نہ کروں..."

... زونیرہ نے کلر کرتے ہوئے بتایا اتنے میں معاذ پانی کا گلاس لے آیا تھا

"لاؤں میں آپ کا ہوم ورک کروا دوں۔۔"

".. ماما میں نے اپنا ہوم ورک بھی کر لیا اور زونی کا بھی کروا دیا آپ آرام کریں"

www.novelsclubb.com

... معاذ نے عائشہ کے برابر میں بیٹھتے ہوئے جواب دیا

".. میرا شہزادہ بیٹا بہت سمجھدار ہے"

... عائشہ نے اُسے گلے سے لگا کر محبت سے کہا

اچھا میں کھانا تو گرم کر لوں پھر ساتھ کھائیں گے ویسے بھی آج میں نے آپ کی پسندیدہ " بھنڈی بنائی ہے جب تک آپ دونوں ٹی وی دیکھ لو.. " عائشہ نے دوپٹہ اتر کر سائڈ پر رکھتے ہوئے کہا اور کھڑی ہو گئی

... ابھی وہ آٹا گوندھ ہی رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی

".. معاذ دیکھو کون ہے دروازے پر"

.. اُس نے کچن سے آواز لگائی

... دروازے پر رابعہ تھی

".. اسلام علیکم آنٹی"

معاذ اور زونیرہ نے ساتھ سلام کیا۔

[www.novelsclubb.com](http://www.novelsclubb.com)

"وعلیکم السلام بیٹا کہاں ہیں..؟"

ارے بھابھی آپ بیٹھیں ناں کھڑی کیوں ہیں میں بس ہاتھ دھو کر آتی ہوں معاذ میرا"

"... دوپٹہ لا کر دو مجھے"

.... عائشہ نے نرمی سے کہا

".. بس وہ ابھی آئی تھی تو بچوں کے لیے روٹیاں ڈال رہی تھی"

... سر پر ڈالے دوپٹے سے ہی گیلے ہاتھ صاف کرتے ہوئے عائشہ نے متانت سے کہا

رہنے دو آج مت بناؤ میں نے کنزہ اور حارث کے لئے فرازا اور برگر بنائے ہیں تو سوچا"

"... زونیرہ اور معاذ کے لیے بھی لے آؤں تمہارے لیے بھی ہے

... رابعہ نے مسکرا کر ٹیبل پر رکھی ٹرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"... آپ نے زحمت کی بھابھی بلا وجہ"

.. اُس نے تشکرانہ انداز میں کہا

کوئی زحمت نہیں اپنے بچوں کے لئے بھی تو بنا ہی رہی تھی ناں دو چار زیادہ بنانے سے

www.novelsclubb.com

".. غریب تھوڑی ہو جاؤں گی

.... نرمی سے کہتے ہوئے وہ تخت پر بیٹھ گئیں

"... بیٹا آپ دونوں دوسرے کمرے میں جا کر پڑھو"

"..او کے ماما"

... معاذ نے اپنا اور زونیرہ کا بیگ اٹھایا اور زونیرہ کا ہاتھ پکڑ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا  
معاذ بہت سمجھدار ہے حالانکہ خود بھی ابھی بچہ ہے مگر اپنی بہن کا دیکھو کیسے خیال رکھتا"  
ہے شاہد بتاتا ہے اسکول جاتے وقت بھی یہ زونیرہ کا بیگ خود اٹھاتا ہے اور کلاس تک چھوڑ  
... کر آتا ہے اور چھٹی پر بھی خود ہی اٹھاتا ہے

... رابعہ نے تعریفی انداز میں کہا تو عائشہ مسکرا دی

اللہ کا شکر ہے بھابی میرے دونوں بچے بہت صابر ہیں کسی بھی چیز کے لئے تنگ نہیں"  
کرتے جو کہوں جیسا کہوں بغیر سوال کیے کرتے ہیں اور میرا معاذ تو بالکل احسن پر گیا ہے وہ  
بھی میرا اتنا ہی خیال رکھتے تھے جب تک وہ زندہ تھے میں نے بڑی بے فکر زندگی گزار لی  
کیونکہ وہ کہتے تھے باہر کا سب میں سنبھال لوں گا تم بس اپنی زندگی جیو بچوں کی اچھی تربیت  
... کرو مجھے اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہیے

... احسن کے ذکر پر ہمیشہ کی طرح اُس کی پلکیں پھر بھگی گئی تھیں

اللہ اپنے پیارے بندوں کو ہی آزمائش میں ڈالتا ہے عائشہ وقت ایک سا نہیں رہتا آج بُرا " ہے تو کل اچھا بھی ہو گا اور دیکھنا یقیناً اچھا ہو گا وہ پاک ذات کبھی بھی بندے کی ہمت سے زیادہ اُس پر بوجھ نہیں ڈالتی مجھے سب پتا ہے تمہارے بے رحم سسرال والوں نے کیا کیا ہے تمہارے ساتھ بس اللہ نے اُن کی رسی دراز کی ہوئی ہے جب کھینچے گا ناں تب وہی رسی ... گلے کا پھندا بن جائے گی "

.. رابعہ نے عائشہ کا کندھا سہلاتے ہوئے کہا

مجھے بھی اللہ پر پورا بھروسہ ہے میرے یتیم بچوں کا حق مارا ہے خوش تو وہ لوگ بھی نہیں " ... رہیں گے

بیشک خدا تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ تاریخ انسانی گواہ " ہے کہ جب بھی کسی ذی روح نے تکبر اور رعونت کو اپنا یا قادر مطلق نے اسے نشان عبرت بنا دیا۔ اس کی ابتداء ابلیس سے ہوئی جس نے آدمؑ کو سجدہ کرنے کا انکار کیا اور اس کی "میں" کی خود سری اسے لے ڈوبی۔ نمرود غرور و تکبر کا سراپا تھا رب العزت نے اسے ایک چھھر کے ہاتھوں ذلیل رسوا کر دیا۔ فرعون کے تاریخی کردار سے کون ذی شعور واقف حال نہیں۔ وہ ایک ذہن، فطین اور باصلاحیت حکمران تھا لیکن رعونت اور تکبر

کے بادشاہ کی لاش تک نہ مل سکی۔ شہاد کے عبرت ناک انجام سے کون لا علم ہے۔  
الغرض اللہ نے وقت کے ساتھ ہر دور میں انسان کے لئے سبق آموز مثالیں قائم کی دنیا پر  
لیکن افسوس لوگ اس سے سبق نہیں سیکھتے اس دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں مگر  
مظلوم کی خاموشی اور اُس کا خد ا پر یقین ایسی بد دوسرے ہوتی ہے ظالم کے لئے کے اُس کی  
گونج عرش پر ہوتی ہے اور میرے اللہ نے ہر دور میں ظالم کو نیست و نابود کیا ہے مجھے اُس  
" ... پر کامل یقین ہے وہ میرا انصاف کرے گا اُس کے سوا کوئی کر ہی نہیں سکتا

عائشہ کا لہجہ یقین کی دولت سے مالا مال تھا وہ مطمئن تھی وہ جانتی تھی بندہ بھلے چپ رہ  
... جائے مگر خد ا کا انصاف شور مچاتا ہے

" اچھا یہ باتیں چھوڑو یہ بتاؤ جا ب کیسی جا رہی ہے لوگ کیسے ہیں؟ "

... وہ دونوں پھر ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے عائشہ کافی نار مل ہو گئی تھی

"تم لوگ اتنی جلدی واپس آگئے کچھ بنا کیا پیسوں کا..؟"

... منیرہ نے دونوں کے اترے چہرے دیکھتے ہوئے پوچھا

امی روز اٹھتے بیٹھتے جاگتے سوتے ایک ہی سوال کر کر کے مزید پریشان مت کریں ویسے "

"... ہی میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے

جنید نے نہایت بد تمیزی سے جواب دیا جس پر منیرہ کو آگ تو بہت لگی مگر مصلحتاً چپ

... کر گئیں

".. تم کیا کھڑی شکلیں دیکھ رہی ہو پانی لے کر آؤ"

... اُس نے ہاتھوں کی انگلیوں سے کنپٹی مسلتے ہوئے راشدہ سے کہا

بھائی اب کیا کریں گے ہم؟ "جنید نے مدد طلب نظروں سے جبار کی طرف دیکھا جو"

... نجانے کس سوچ میں غرق تھا

سانپ سو نگھ گیا ہے کیا سنائی نہیں دے رہا کچھ پوچھ رہا ہے جنید.. "اُسے یوں ہی خاموش "

.. گردن جھکائے بیٹھے دیکھ کر منیرہ کو تشویش ہوئی

"..مجھے چپ ہی رہنے دیں ورنہ اگر میں بولا تو آپ کو بہت تکلیف ہوگی"

جبار نے خشک لہجے میں کہا۔

اے لو اب یہ ماں کو باتیں سنائیں گے ساری زندگی ان کے پیچھے بھاڑ میں جھونک دی کس"

"..لیے کے ایک دن یہی اولاد ماں کے ساتھ یہ ناروا سلوک کرے

...وہ نس کر روتے ہوئے بولی

بند کر دے اماں یہ ڈرامے تیرے کہنے میں آکر دیکھ آج کس حال کو پہنچ گیا ہوں تیری"

جیسی مائیں ہی ہوتی ہیں جو اپنی اولادوں سے زیادہ اپنی ذات اور اپنی انا سے محبت کرتی پھر

"...بھلے سے اولاد برباد ہو جائے

...وہ کتنے ہی دنوں سے بھرا بیٹھا تھا مگر آج پھٹ پڑا

جب تک آپ نے احسن کا گھر بیچنے کا ارادہ نہیں کیا تھا تب تک حالات اتنے بدتر نہیں"

ہوئے تھے جیسے تیسے کر کے زندگی کی گاڑی ایک سیدھے اور سہل راستے پر چھکولے لیتے

ہوئے ہی چل تو رہی تھی مگر اب تو راہ میں پتھر ہی پتھر پڑے ہیں بس نسیٹھ پر نسیٹھ کیا



مل گیا آپ کو اُس بیوہ اور یتیم بچوں کو یوں در بدر کر کے میری عقل پر بھی پتھر پڑ گئے تھے  
".... جو اس گناہ میں شامل ہو گیا

اُس نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔۔۔

آئے ہائے کیا ہو گیا ہے بیٹھے بٹھائے اور اس سب کی میں متسم کیسے میں نے کون سا کچھ  
".. غلط کیا ہے میرا حق تھا یہ سب

منیرہ اپنی بات پر ابھی بھی مصمم تھی۔

ہم نے ایک جوان جہاں لڑکی کو آدھی رات کے وقت دو چھوٹے چھوٹے بچوں سمیت  
دھکے دے کر نکالا ہے یہیں اسی چوکھٹ پر بیٹھ کر وہ ایک رات گزارنے کی بھیک مانگتی  
رہی، اسی چوکھٹ پر اُس نے ہماری بربادی کی دُعا کی تھی ہاتھ اٹھا کر یہیں بیٹھ کر اُس نے  
ہمیں نہ جینے میں نہ مرنے میں ہونے کی بددُعا دی تھی اماں کیا خوف نہیں آتا اُن صداؤں  
سے تجھے میں تو سب خود گنوا کر اس غفلت کی نیند سے جاگا ہوں مگر پھر بھی جاگ تو گیا  
ہوں دیکھ رہا ہوں، وہ جو سب کا خدا ہے ناں وہ دکھا رہا ہے کیا تجھے نہیں دکھتا، اُس نے ایسا  
پد امارا ہے کہ ہم سب برباد ہو گئے ہیں اُن مظلوموں کو بے گھر کر کے دیکھ ہم بھی پائی پائی

کو ترس رہے ہیں معاشی قرضے بر طرف مگر ضمیر کے بوجھ کا کیا ہماری ہر کوشش اکارت گئی بھائیں بھائیں کرتا دفتر، تنخواہوں کے مطالبوں کی غوغاں، اور اس بے سکون زندگی کے سوا حاصل کیا ہوا ہمیں جن چیزوں کے لیے ہر گناہ کو ثواب کی طرح کرتے چلے گئے اُس نے... کیا فائدہ دیا ماں کچھ نہیں بس برباد ہو گئے ہیں ہم

ہسٹریک انداز میں چلاتے ہوئے وہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔



.....

".. اصلی مراد پکڑا گیا ہے"

احسن کے کانوں میں یہ آواز شہد گھول رہی تھی پچھلے دو سالوں سے کا خبر کا وہ منتظر تھا جب وہ اُسے ملی تو اُسے کتنی ہی دیر تک یقین نہ آیا اُسے لگایہ سب خواب یوں بھی کھلی آنکھوں سے خواب دیکھنے کی تو عادت ہو گئی تھی۔

سنائی دیا تجھے جوان جس شخص نے تیرا پارسل تیار کیا تھا، تجھے اس حال کو پہنچایا وہ پکڑا"  
"جاچکا ہے اب تیری آزادی لمبی کہانی نہیں۔۔۔"

اُس کی سماعتوں میں پھر آواز گونجی مگر غنودگی کی کیفیت کے باعث بولنے والا کا چہرہ  
دھندلا تھا احسن کے لیے وہ شخص اس وقت کسی فرشتے سے کم نہ تھا۔۔

بالآخر اُس کی قید ختم ہونے کو تھی، وہ پھر سے کھلے آسمان تلے جاسکتا تھا پھر سے عائشہ اور  
اپنے بچوں کو دیکھ سکتا تھا انہیں چھو سکتا تھا یہ احساس ہی اتنا زور آور تھا کہ اُسے اپنے اندر  
ایک نئی توانائی محسوس ہونے لگی اُس نے اپنی تمام تر ہمت متجمع کر کے آنکھیں مکمل  
کھول دیں تاکہ یقین ہو جائے کہ یہ سب خواب نہیں ایک حقیقت ہے

بھگی پلکیں روٹھے خواب #

قسط نمبر ۱۴ (سیکنڈ لاسٹ) www.novelsclubb.com

مصطفیٰ چھپا #

"کیا ہوا اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو عائشہ۔۔؟"

.. بینش نے اُس کے چہرے پر پھیلی پریشانی دیکھتے ہوئے پوچھا

".. تم صحیح کہہ رہی تھی سر خضر کے بارے میں بہت گھٹیا انسان ہے یہ شخص"

.. عائشہ نے مضطربانہ انداز میں کہا

".. کیا ہوا کچھ کہا کیا اُس نے؟ یا کوئی گھٹیا حرکت کی ہے؟"

بینش نے ہمدردی سے پوچھا۔

مجھے فارمزل کرنے کے لیے بلایا تھا تمہارے سامنے جب میں اُس کے آفس میں گئی تو  
اپنے اصل مقصد پر آ گیا بہت گھٹیا باتیں کہیں کہ اگر میں اُس کے ساتھ کمپرومائز کروں تو  
.. مجھے

... اُس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر دُکھ سے بینش کی طرف دیکھا

بہت ذلیل انسان ہے میں نے تمہیں پہلی ہی اس سے خبردار کر دیا تھا اور اس طرح

پریشان ہونا مسئلے کا حل نہیں ہے میری جان اگر باہر نکلی ہو تو خضر جیسے مردوں کا مقابلہ  
کرنے کے لیے خود کو ہر دم تیار رکھو مردوں کے اس معاشرے میں عورت کا گزارہ کرنا  
جب گھر کی چار دیواری میں آسان نہیں تو یہ تو پھر کھلا میدان ہے جہاں تم سے بھانت

بھانت کے لوگ ٹکرائیں گے اب اگر اس طرح تم ہر مشکل سے گھبراؤ گی تو بہت مشکل  
.. ہو جائے گا

.. بینش نے مضبوط لہجے میں کہا

تم صحیح کہہ رہی ہو اس طرح پریشان ہونے سے کچھ نہیں ہو گا اگر اپنے بچوں کا باپ بننا  
.. ہے تو ان مشکلوں سے گھبرانے سے کچھ نہیں ہو گا بلکہ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہو گا

عائشہ نے گہری سانس لے کر کہا۔۔

یہ ہوئی نہ بات اور ہاں ہمارے سامنے تو تم نے کہہ دیا کہ بال بچوں والی ہو مگر کبھی غلطی  
سے بھی یہ بات اپنے ایریا میں یا اس خبیث خضر کے سامنے مت کہہ دینا ورنہ اگلے دن باہر  
... ہو گی پتا نہیں کیسے رولز ہیں کہ لڑکی شادی شدہ نہ ہو

.. سارہ جو کب سے خاموش کھڑی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی بولی

عائشہ اپنی بے دھیانی پر شرمندگی سے مسکرا ہی سکی۔۔

شرمندہ ہونے کی بات نہیں ہم کون سی کنواری ہیں میری ایک بیٹی ہے پانچ سال کی اور

.. دو سال کا بیٹا اور اس کی بیٹی ہے تین سال کی

.. سارہ نے ہنستے ہوئے بینش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عائشہ کو حوصلہ ہوا

"ویسے تمہارے ہسبنڈ کیا جاب کرتے ہیں..؟"

.. بینش نے اپنی ریگ کاڈ سپلے ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا

.. موٹر مکینک تھے۔۔ "اُس نے یاسیت سے جواب دیا"

تھے مطلب؟ "سارہ نے حیرت سے پوچھا۔۔"

مطلب دو سال پہلے مجھے اور ہمارے دو بچوں کو چھوڑ کر وہ اُس دُنیا سے چلے گئے ہیں ورنہ "

".. اگر وہ زندہ ہوتے تو میں یوں رُل تو نہ رہی ہوتی

... احسن کے ذکر پر اُس کی آنکھیں بھر آئیں

اوہ یار بہت افسوس ہوا سُن کر واقعی جیون ساتھی کا چلے جانا اور پھر اُس کے بغیر زندگی "

.. گزارنا بہت مشکل ہوتا ہے میں خود اس درد سے گزر چکی ہوں سمجھ سکتی ہو

سارہ نے نارسائی کے احساس سے چورا انداز و تبسم کے ساتھ کہا۔۔

کیا مطلب۔؟ "عائشہ نے اسٹول پر بیٹھتے ہوئے پوچھا"

مطلب یہ کہ حمزہ کے ساتھ میری دوسری شادی ہے میرے پہلے شوہر کا تو شادی کے چھ " مہینے بعد ہی دوستوں کے ساتھ کراچی سے لاہور جاتے ہوئے ایک کار ایکسڈنٹ میں "انتقال ہو گیا تھا

...اوہ۔ "عائشہ نے افسوس کا اظہار کیا"

فہد میرا من پسند جیون ساتھی تھا اسکول کالج یونیورسٹی ہر جگہ ساتھ رہے ہم بس میاں " بیوی کے رشتے میں تا عمر کی ہمنوائی میسر نہ ہوئی یہ میرا دل جانتا ہے کہ میں نے وہ وقت کیسے گزارا تھا مگر ان سب میں ایک بات بہت اچھی تھی فہد کے گھر والوں نے کبھی مجھ سے بُرا سلوک نہیں کیا وہ جیسے اُن کی زندگی میں تھے ویسے ہی بعد میں رہے بہو بنا کر لائے تھے تو بیٹی بنا کر ایک بہترین انسان کے ساتھ رخصت بھی کیا جبکہ میرے پاس اُن کے بیٹے کی نشانی میری اور فہد کی بیٹی "کنزہ" بھی تھی مگر پھر بھی انہوں نے میری زندگی کی بہتری سوچی۔ حمزہ نہ صرف ایک بہترین انسان ہیں بلکہ وہ میری توقع سے بھی زیادہ اچھے باپ اور شوہر ثابت ہوئے ہیں سو میں سے دس سو تیلے رشتے اچھے نکلتے ہیں میری بیٹی کے لئے حمزہ اُن دس میں سے ہیں اپنی اولادِ نرینہ ہونے کے بعد بھی کنزہ کی جگہ وہی ہے جو پہلے تھی۔ ہاں میں مانتی ہوں ایسی قسمت بہت کم لڑکیوں کا نصیب ہوتی ہے مگر اس کی وجہ

سوتیلے رشتوں کے بد صورت شکل یاد دوسری شادی کے بعد بے قدر اہمسفر نہیں بلکہ ہمارے معاشرے کی ہے لوگ اپنی بیوہ اور طلاق یافتہ بیٹیوں کی ساری زندگی اس لیے بھائیوں بھابیوں کی جوتیاں سیدھی کرنے یا مرحوم شوہر کے گھر والوں کی ٹھوکروں میں برباد کر دیتے ہیں کہ دوسری شادی میں خوشیاں نہ ملے یا اولاد کو سوتیلے رشتوں کا زہر پینے پڑے مگر وہ لوگ یہ نہیں دیکھ پاتے کہ سگے رشتے اس سب میں اُس لڑکی کی زندگی کیسے... جہنم بنا دیتے ہیں

سارہ نے مشرقی معاشرے میں عورت کے استحصال کی پوری روداد سنا ڈالی عائشہ کو یوں لگا جیسے کسی نے اُسے احسن کی محبت کے سحر سے نکال کر صرف ایک ماں بنا کر رکھ دیا ہے جو ظلم اور کرتے ہیں وہ تو خود ہی احسن اور اُس کی یادوں سے وفانہانے کی تگ و دو میں اپنے بچوں پر کر رہی تھی

www.novelsclubb.com

"مگر اگر لڑکی خود ہی دوسری شادی نہ کرنا چاہتی ہو..؟"

..اُس کے منہ سے بے خیالی میں بات نکل گئی



عائشہ میں ایک عورت کی حیثیت سے یہ بات یقین سے کہہ سکتی ہوں اگر ایک عورت " نے کبھی مرد کی قربت محسوس نہ کی ہو تو ساری زندگی اکیلے گزار سکتی ہے مگر جب آپ اس سے گزر چکے ہوں تو عمر کی ایک حد تک آپ کو اس کی ضرورت ہوتی ہے اور اس میں کچھ غلط نہیں ہے اسی لیے ہمارے مذہب میں عورت کی دوسری، شادی پر کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ اسے ضروری قرار دیا ہے گناہ سے بچنے کے لیے حرام فعل کی طرف راغب ... نہ ہونے کے لیے

سارہ نے قطعیت سے کہا تو وہ واقعی لاجواب ہو گئی اُس کی بات حرف بہ حرف سچ تھی مگر .. پھر بھی وہ انکاری تھی

"عائشہ تمہارے ہسبنڈ کی ڈیٹھ کیسے ہوئے تھی..؟"

بینش نے سارہ کی باتوں پر اُس کی الجھن محسوس کرتے ہوئے بات بدلی تو سارہ بھی اُسے ... دیکھ کر چُپ ہو گئی

کسی سیاسی تنظیم میں شامل ہو گئے تھے احسن بطور ایک عام کارکن کی حیثیت سے میں " نے تو انہیں لاکھ سمجھایا تھا کہ میرے لیے بس وہ کافی ہیں اور کسی بھی چیز کی ضرورت

نہیں سب کچھ بہت اچھا تھا مگر انہیں ہر نوجوان کی طرح جلد از جلد پیسے کمانے کی حرص لے ڈوبی اور ایسی کی مجھے اُن کا آخری دیدار بھی نصیب نہ ہوا بس ایک اتوار کی دوپہر کہہ کر گئے تھے کہ دو گھنٹے میں واپس آ رہا ہوں بچوں کو اور خود تیار رہنا شام میں گھومنے چلیں گے میں نے روکنا بھی چاہا اُس دن میری حالت بھی عجیب ہو رہی تھی تیسری بار اُمید سے تھی احسن تو میری ایک چھینک پر بھی پریشان ہو جاتے تھے مگر اُس دن میرے اتنا کہنے پر بھی چلے گئے کیونکہ انہیں چلے جانا تھا میں اور بچے اُن کا انتظار ہی کرتے رہے کہ کب وہ واپس آئیں اور ہمیں لے کر جائیں گھمانے مگر وہ تو نہ آئے مگر ہفتے بعد بس اُن کے کبھی واپس نہ آنے کی خبر آگئی کے ایک بم دھماکہ میں کتنے ہی لوگوں کے ساتھ وہ بھی اس دُنیا سے چلے گئے اور نعش کی حالت ایسی نہ تھی کہ ورثاء کو آخری دیدار بھی کروا سکتے

... ماضی کے دھند لکوں میں جھانکتی عائشہ سارہ کی آواز پر حال میں لوٹی

تم نے کہا تم تیسری بار اُمید سے تھی مگر ابھی تم نے کہا کہ تمہارے دو بچے ہے تو کیا

"تیسرا..؟"

... سارہ نے بات ادھوری چھوڑ کر اُسے دیکھا

بٹی ہوئی تھی مگر صرف ایک دن ہی زندہ رہی ڈاکٹر کہتے تھے کہ وقت سے پہلے " پیدائش کے وجہ سے اُس کے پھیپھڑے مکمل کام نہیں کر رہے تھے اس وجہ سے اُسے ... نہیں بچا سکے "

... عائشہ نے زخم خوردہ کہا

ان سب سے گزرنے کے بعد بھی تم آج اپنے بچوں کے لیے کھڑی ہو یہ اہم ہے ہاں " ماضی کا کچھ حصہ تکلیف دہ ہے مگر جیسے اب تک تم ماضی کی اچھی یادوں کے سہارے زندگی ... گزار رہی ہو آگے بھی جاری رکھنا اپنے بچوں کے لئے .. بینش نے اُس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے محبت سے کہا

چلو بھئی بہنوں دوپہر کے بارہ بج رہے ہیں مارٹ میں لوگ آنا شروع ہو گئے ہیں تو کام پر " لگ جاؤ اور عائشہ تمہارے پاس جو بھی کسٹم آئے اُسے مصالحوں کے لیے میری ریگ کی ... طرف ہی بھیجنادیکھنا آج اس سے زیادہ سیل میں کروں گی

.. سارہ میں ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لیے آنکھ مار کر کہا جس پر وہ دل سے مسکرا دی

وہ تو شام میں پتا چل ہی جائے گا کہ کون زیادہ سیل کرتا ہے.. "بیش نے چیلنج کرتے"  
.. انداز میں کہا پھر تینوں اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے

.....

".. رو کیوں رہے ہو"

... آفسر زوہیب نے حیرت سے پوچھا

مجھے یقین نہیں آ رہا اب تک کہ میں واقعی آزاد ہو گیا ہوں واپسی اپنوں سے مل سکتا"  
.. ہوں"

www.novelsclubb.com

.. احسن نے بے یقینی سے کہا

یقین کر لو کہ تم پر عائد سارے الزامات جھوٹے ثابت ہو گئے ہیں تمہارے نام کی آڑ میں "  
خون کی ہولی کھیلنے والا اصل مجرم پکڑا جا چکا ہے اور اس بات کا یقین تمہیں اپنی فوج پر رکھنا  
ہو گا کہ کتنے ہی بے گناہوں کی جانوں کا حساب اُس سے ضرور لیا جائے گا تمہارے ساتھ

ہوئے ظلم کی معافی بھی اُسے نہیں ملے گی دو سال پہلے کے اُس دھماکے میں تم تو بچ گئے تھے مگر کتنے ہی معصوم لوگوں نے اپنی جان گنوائی تھی اور اس سے پہلے بھی ان گنت ماؤں کے گودیں، بہنوں کے بھائی، بچوں کے مائیں، باپ کی جانیں لی ہیں اس تنظیم نے ملک سے غداری کی سزا ضرور ملے گی انہیں تم اللہ کا شکر ادا کرو کہ تم ہر طرف سے کلیئر ہو کر جا رہے ہو تم اور تمہارے جیسے ہزاروں نوجوان ایک اور ایک گیارہ کرنے کی دھن میں یہ نہیں دیکھتے کہ کس دلدل میں دھستے جا رہے ہو بہت سے بے گناہ ہوتے ہوئے بھی بچ .. نہیں پاتے تمہارے ساتھ دعائیں کسی کی کہ پوری عزت کے ساتھ واپس جا رہے ہو .. آفسر نے اُس کے شانے پر تھکی دیتے ہوئے کہا

میں آپ کا جتنا شکر یہ ادا کروں کم ہے سزا اگر آپ نے میری بے گناہی پر یقین نہ کیا ہوتا .. تو آج شاید میں زندہ نہ ہوتا

www.novelsclubb.com

... احسن نے تشکر آمیز انداز میں کہا

میں نے بس اپنا فرض نبھایا ہے پاکستان کے ہر شہری کی ذمے داری ہے ہم پر قسم کھائی .. اس سب ہے اس ملک اور لوگوں کی حفاظت کی تو کسی کے ساتھ زیادتی کیسے کر سکتے ہیں .. اس سب

میں تمہاری صرف اتنی غلطی ہے تم نے اپنے ارد گرد کے لوگوں پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کیا اور پھر پیسہ کمانے کے جنوں تمہیں مزید اندھا کر دیا مگر میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا زندگی کے رہنما اصول کی طرح اگر کوئی تمہیں تمہاری قابلیت سے کم معاوضہ دے رہا ہوں اور دوسری طرف کوئی تمہیں تمہاری قابلیت سے کئی زیادہ معاوضہ دے رہا ہو تو زیادہ کو چھوڑ کر کم چننا کیونکہ قابلیت کے موافق یا اس سے کم میں خطرہ نہیں مگر روپے زیادہ دینے والا تم سے کیا چاہتا ہے اس بات کا خدشہ ہے اس لئے محنت سے آگے بڑھو شارٹ کٹ سے تم جلدی پہنچ جاؤ گے مگر وقت پر نہیں پہنچو گے اور وقت سے پہلے اگر... کچھ مل بھی جائے تو اس کے دیر پارہنے کی کوئی ضمانت نہیں

... انہوں نے اٹل لہجے میں کہا

یہ تمہاری کراچی جانے کی ٹرین کی ٹکٹ ہے اب سے کچھ گھنٹوں میں تم واپس اپنوں میں " .. لوٹ جاؤ گے مگر اس سب سے جو سبق ملا ہے اُسے ہمیشہ یاد رکھنا

... آفسر نے اُس کے ہاتھ ٹکٹ اور کچھ پیسے دیتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

کبھی نہیں بھولوں گا یہ سبق میری زندگی میں آگے آنے والی ہر مشکل میں مشعل راہ " .. ہوگا

... احسن نے مصمم کہا

.. اجازت ہے سر.. "اُس نے اجازت چاہی"

... ضرور.. "آفسر نے آگے بڑھ کر اُسے گلے لگایا اور اجازت دی"

.. ہاں ایک اور بات "

... وہ جانے ہی لگا تھا کہ آفسر نے روکا

یہ اب تم سارے راستے سوچتے ہوئے جانا کہ تمہیں اپنے گھر والوں کو کیا بتانا ہے مگر یاد " رہے اس سب کے بارے میں باہر کسی سے ذکر مت کرنا صرف اسی شرط پر میں نے اپنی ذمہ داری پر تمہیں واپس بھیج دینے کی سفارش کی تھی ورنہ تم واپس نہیں جاسکتے تھے " .. ہاں البتہ عزت کے ساتھ یہاں کام کر رہے ہوتے کیونکہ دنیا کہ لیے تم مرچکے ہو

.. آپ بے فکر رہیں میں آپ کے بھروسے پر پورا اتروں گا "

احسن نے پورے اعتماد سے کہا۔

".. چلو اب جاؤ نئی زندگی مبارک ہو احسن مجید"

آفسر نے مسکرا کر کہا۔۔

".. یس سر"

اُس نے آفسر زوہیب کو سیلوٹ کیا جو ایک عام آدمی کو طرف سے ان جانباڑوں کے لیے

... اظہارِ تشکر تھا

بھگی پلکیں روٹھے خواب #

آخری قسط (حصہ اول)

از قلم # مصطفیٰ چھپا

آگ برساتا سورج مغرب کی طرف سرنگوں تھا۔ فضا میں موجود جس کا احساس آہستہ

آہستہ دم توڑنے لگا تو شیڈ کے نیچے سوئے ہوئے لوگ ایک ایک کر کے اٹھنے لگے۔

جوں جوں دن ڈھلتا جا رہا تھا۔ سہالہ ریلوے اسٹیشن پر رونق بڑھتی گئی۔



سب اپنے اپنے پیاروں کے سنگ مگن کھڑے تھے ٹرین کے انتظار میں.. چائے کے کھوکھے پر کانچ کے گلاسوں کے ٹکرانے کی آواز پورے اسٹیشن میں گونج رہی تھی تو دوسری طرف قلی کی آوازیں ماحول کو مزید جھونکا لگائے ہوئے تھیں۔ کچھ لوگ ابھی بھی ٹکٹس لینے کیلئے قطار بنائے کھڑے تھے۔ تو کچھ لوگ جہاں دیکھی تو ابرات وہی گزاری ساری رات پر عمل کرتے ہوئے ٹکٹ ہاؤس کے اندر موجود ملازمین کے ساتھ رکابی مذہب ہوئے جا رہے تھے چہ گو نہ مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائیں۔

دور سے اپنے آنے ک پتا دیتی ٹرین کہ آواز سن کر مسافرین کے دوران بھگدڑ مچ گئی۔ سب زاد سفر تھا مے ٹرین کے استقبال میں کھڑے ہو گئے۔

ہر کوئی اپنی دھن میں مست دنیا کو بھلائے ہوئے، کسی کا چہرہ اپنوں سے ملنے کی خوشی سے سرشار دکھائی پڑتا تو کوئی اپنوں سے دور جانے کے غم میں غمگیں۔

خوشی، تڑپ اور احساس پر مشتمل اپنا زاد سفر آنکھوں میں سموئے احسن بھی اٹھ کھڑا ہوا اُسے نہیں معلوم تھا وہ کیسے کوچہ کوچہ ہوتے کراچی سے یہاں آیا تھا مگر اُس کے لیے اہم بات اب یہ تھی کہ وہ بالآخر واپس لوٹ رہا تھا نو سو بارہ دنوں کا کٹھن اور طویل ونواس

کاٹنے کے بعد وہ واپسی لوٹ رہا تھا اپنوں میں جن لوگوں کو پھر سے دیکھ پانے کی خواہش جو اُس کی آنکھوں نے کرنا چھوڑ دی تھی وہ اُن کے پاس لوٹ رہا تھا ہمیشہ کے لیے اس احساس نے ہی اُس کے قدموں میں بجلی سی بھر دی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ٹرین میں چڑھ گیا۔

عاشی کتنی خوش ہو گی مجھے دیکھ کر، معاذ، زبیرہ اور وہ جس کو تو میں نے ابھی تک دیکھا بھی " .. نہیں ہے

احسن نے خود سے کہا۔۔۔

مگر وہ لوگ تو سمجھتے ہیں کہ میں مرچکا ہوں، میرے بغیر کیسے رہے ہوں گے میری " عاشی کو تو میرے بغیر جینے کی عادت نہیں تھی، زونی جب تک میری انگلی نہیں پکڑ لیتی تھی اُسے نیند نہیں آتی تھی اور معاذ جب تک رات میں کہانی نہیں سن لیتا تھا تب تک اُلو کی " .. طرح آنکھیں پھاڑیں کمرے کی چھت کو تکتا رہتا تھا

.. بیتی زندگی کی کسی فلم کو ریل کی طرح اُس کو آنکھوں کہ سامنے گھوم رہی تھی

ڈھائی سال سے وہ لوگ مجھے مرا ہوا سمجھ کے نجانے کن حالات میں زندگی گزار رہے " .. ہوں گے کیسے گزارہ کرتے ہوں گے

دماغ جب سے سوچنے کی حالت میں لوٹا تھا بس انہی فکروں کے جال بُن رہا تھا ورنہ تو نیم  
... بے ہوشی کی حالت اُسے کہاں کچھ سوچنے دیتی تھی

اپنے بھائیوں کے پاس نہ چلی گئی ہو وہ یا امی اُسے اپنے ساتھ لے گئی ہوں گی بھلے وہ مجھ  
سے ناراض تھیں مگر میری موت کی خبر نے انہیں بھی توڑ دیا ہو گا ہو سکتا ہے انہوں نے  
"... میرے بچوں اور عاشی کو اپنے گلے سے لگالیا ہو

احسن نے خود کو تسلی دی۔۔

میں کیوں سوچ رہا ہوں یہ سب جا رہا ہوں سب پتا چل جائے گا.. "اُس نے اپنی ہر سوچ"  
کو جھٹک دیا۔

ٹرین چل پڑی تو اُس نے خدا کا شکر ادا کیا۔۔۔

.....

"کہاں جا رہا ہے..؟"

.. جبار نے منیرہ کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اپنی پیکنگ جاری رکھی

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں کہاں جا رہا ہے؟؟"

.. اب کی بار سختی سے پوچھا گیا

جہاں بھی جا رہا ہوں اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ جا رہا ہوں آپ میرے ساتھ کہیں "

"... نہیں جا رہیں

.. جب ار نے بے مروت کہا

"کیا مطلب بیوی ارے باؤلا ہو گیا ہے کیا طلاق دے چکا ہے تو اُسے۔۔"

.. منیرہ کو اُس کی دماغی حالت پر شک گزرا

دو طلاق دی تھیں رجوع کی گنجائش باقی تھی تو وہ میں نے کر لیا ہے اور اب مزید اس گھر "

میں آپ لوگوں کے ساتھ رہ کر میں اللہ کی طرف سے دیے گئے اس آخری موقع کو

www.novelsclubb.com

".. غارت نہیں کروں گا

.. اُس نے دو ٹوک انداز میں فیصلہ سنایا جو منیرہ پر بم کی طرح گرا

کیا مطلب اپنی ماں کو چھوڑ کر چلے جائے گا اُس حرافہ عورت کے پیچھے اپنی ماں کو چھوڑ رہا "

"... ہے تو

... منیرہ کابس نہیں چل رہا تھا جا کر زبیدہ کا قتل کر آئے

تم ماں ہو؟؟؟ "استہزایہ انداز میں ہنستے ہوئے جبار نے پوچھا۔"

کیا مطلب ہے تیرا.. "وہ چیخیں۔"

ماؤں کے دل اتنے سخت نہیں ہوتے کہ اپنی ہی اولاد کو تباہ اور برباد کرنے پر تلی رہے تم " صرف ایک انا پرست عورت ہو تم کبھی بھی ماں بن ہی نہیں سکی اماں تم تو ایک اچھی انسان نہیں بن پائی اولاد کو جنم دینے سے کوئی عورت ماں نہیں بن جاتی جب تک ممتا کا احساس دل میں نہ ہو تب تک صاحب اولاد ہو کر بھی عورت بانجھ رہتی ہے اور تم ایک بانجھ عورت ہو جس نے اپنی نفرت، اپنی انا، اور اپنی ضد کو ہی اول اور آخر سمجھا ماننا ہوں میں کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں تھا میں نے بھی گناہ کیا ہے بہت بڑا گناہ مجھ میں ہمت بھی نہیں ہے کہ میں کس منہ سے جا کر عائشہ سے اور اپنے سگے بھتیجے اور بھتیجی کے ساتھ کی جانے والی

"... زیادتی کی معافی مانگوں"

... احساس ندامت جبار کو مسلسل کچوکے لگا رہا تھا

".. مگر میں جاؤں گا ضرور جاؤں گا"

... اُس نے مصمم کہا

جاد فعا ہو جا نہیں چاہیے مجھے بھی ایسی اولاد زن مرید کہیں کا مگر ایک بات یاد رکھنا اس "

".. گھر اور کاروبار سے تجھے ایک پھوٹی کوڑی نہیں ملے گی

.. منیرہ نے تنفر سے کہا

کون سا گھر کون سا کاروبار وہ جو سب تباہ ہو چکا ہے یا پھر عائشہ کی بددعا نے ہمیں تباہ کیا "

ہے۔ چلیں میں لکھ کر دینے کو تیار ہوں کے مجھے ان بدعاؤں میں اپنا حصہ نہیں چاہیے یہ

"... ساری کو ساری آپ کو مبارک ہو

... جبار نے قطعی انداز میں کہا مگر منیرہ پر مطلق اثر نہ ہوا

واپسی شکل نہ دکھانا اپنی جیسے احسن کے جیتے جی اُسے مرا ہوا مان لیا تھا ویسے آج سے تو "

.. بھی میرے لیے مر گیا

... منیرہ نے نفرت سے کہا

امی کی اس سب میں کوئی غلطی نہیں ہے بھائی یہ ہمارا حق تھا جو ہم نے لیا ہے اور اس " سب میں تو تم بھی ہمارے ہمنوائے تھے مگر جب تم نے دیکھا اب ہر طرف خسارہ ہے تو فوراً " اچھائی کا دورہ پڑ گیا تم حاجی ثناء اللہ بن گئے۔۔

.. جنید نے اُس کا مضحکہ اڑایا

حق کو نسا حق عقل و شعور کی بات کرو جنید ابانے ہم دونوں کے نام یہ گھر کیا ہے جس کی " قیمت ہے ایک کروڑ سے زائد دونوں کا حصہ پچاس لاکھ بقایا امی کا اور جو گھر احسن کا ہے اُس کی قیمت بھی پچاس تو پھر جب ابانے تمام اولادوں میں انصاف پورا کیا ہے تو کون سا حق جتا " .. رہے ہو تم

جبار نے دلائل اُس کے سامنے رکھے تو وہ آئیں بائیں شائیں کرتا رہ گیا۔۔

اگر احسن زندہ ہوتا تب کی بات اور ہوتی مگر اُس ذلیل عورت کو میں وہ گھر ہضم نہیں " کرنے دے سکتی۔۔

.. منیرہ نے زہر خندہ کہا

چلیں آپ نے یہ تو مانا وہ گھرا حسن کا ہے، عائشہ کا اُس گھر پر کوئی حق نہیں مان لیا مگر "  
احسن کے بچوں کا اُس گھر پر پورا پورا حق ہے جنہیں ہم نے دھکے دے کر وہاں سے آدھی  
"... رات کو نکالا ہے امی"

... جبار نے سخت لہجے میں کہا

تیری کوئی بکواس نہیں سننی جادو ہو جا جس کے پاس جا رہا تھا آئندہ شکل نہ دکھانا مگر "  
"... ایک بات یاد رکھنا ماں کا دل دکھا کا خوش کبھی نہیں رہ سکے گا

اگر یہاں رہتے ہوئے جن حالات سے گزر رہا ہوں اُسے آپ سکھی رہنا کہتی ہیں تو میں "  
"... باز آیا ایسی خوشیوں سے میں ناخوش ہی اچھا

... تند لہجے میں کہتے ہوئے وہ اپنا سامان اٹھا کر باہر نکل گیا

تو فکر نہ کرا ماں میں ہوں ناں سب ٹھیک ہو جائے گا میں نے ایک دو جگہ بات بھی کے "  
"... ہے اچھے جواب کی توقع ہے

جنید نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے کہا تو راشدہ نے اپنے شوہر کی ذہانت پر فخر ہوا اُن دونوں  
.. کو ابھی سب ہر اہر ادکھائی دے رہا تھا کروڑوں کی جائیداد اب صرف اُن کی تھی



.....

میں کہتی ہوں رکھ کر تین چار لگا دیتے ہیں اس خبیث انسان کو اس کی بیغیرتی بڑھتی ہی "

"... جارہی ہے برداشت سے باہر ہوتا جا رہا ہے یہ شخص میری

.. بینش نے شدید کوفت سے کہا

سچ میں جینا حرام کر کے رکھ دیا ہے اس نے آتے جاتے عجیب بیہودہ فقرے چست کرتا "

ہے عجیب غلیظ نظروں سے دیکھتا ہے کسی بہت ہی گھٹیا ماں باپ کی بیچ اور رزائل اولاد ہے

"... جس نے اسے عورت کی عزت کرنا نہیں سکھایا

www.novelsclubb.com

.. سارہ نے سلگ کر کہا

قسم سے اگر اب اس نے ایک بھی لفظ کہا تو بھاڑ میں گئی نوکری میں اس کی مرمت "

"... کر دوں گی پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا

بینش نے مضبوط لہجے میں کہا وہ حقیقتاً شدید بیزار دکھائی دے رہی تھی۔۔

تم لوگ بتا رہی تھیں کہ ہر ہفتے کسی بھی دن مارٹ کا مالک یہاں کا وزٹ ضرور کرتا ہے " کیوں ناہم اس بار جب وہ آئے تو کسی بھی طرح اس کی شکایت کر دیں مجھے لگتا ہے وہ خضر " کی ان حرکتوں سے واقف نہیں ہوں گے

.. عائشہ نے کچھ سوچ کر کہا

تمہیں کیا لگتا ہے ہم نے یہ نہیں سوچا ہوگا؟ مگر مسئلہ یہ ہے کہ خضر آنر کے ساتھ سائے " کی طرح رہتا ہے جب وہ وزٹ پر ہوتا ہے بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا اور آتے بھی وہ مشکل سے آدھے گھنٹے کے لئے اب ایک براچ تھوڑی ہے شہر میں مزید چھ براچز ہیں ان " کی

سارہ نے افسوس سے کہا۔

مگر اس بار ہم بات کر کے رہیں گے کسی بھی طرح مگر اس سے پہلے ہمیں مارٹ کی سب " ہی فیملی ایمپلائز اور پرو موٹرز کو اپنے اعتماد میں لینا ہوگا کیونکہ خضر دو تین کو جھٹلا سکتا ہے " .. مگر پورے اسٹاف کو نہیں

.. بینش نے مصمم کہا تو عائشہ اور سارہ دونوں کو حوصلہ ہوا

آج لٹیچ ٹائم پر سب سے بات کریں گے تاکہ جتنی جلدی ہو سکے اس گھٹیا انسان سے "

".. ہماری جان چھوٹ سکے

عائشہ اپنی بات مکمل کر کے کسٹمر کی رہنمائی کے لئے ریگ کی طرف بڑھ گئی تو وہ دونوں  
بھی اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئیں۔

.....

زندگی جس قدر ناقابل یقین ہے اتنی ہی بے رحم بھی ہم چاہیں لاکھ کچھ چاہ لیں مگر ہوتا  
وہی ہے جو اس کی چاہ ہوتی ہے۔ ہمیشہ یہی سنا ہے کہ جو ہوتا ہے اچھے کے لئے ہوتا ہے مگر  
جسم کے زندہ رہنے اور روح کے مرجانے میں آخر کیا اچھائی ہے؟ بے قصور کو سزا اور  
قصور وار کو رہائی مل جانے میں آخر کیا اچھائی ہے؟ جیتے جی مرجانے میں آخر کیا اچھائی ہے  
محبوب انسان سے دوری دل کو پاش پاش کر دیتی ہے تو بھلا اس درد اور دوری میں کیا  
اچھائی پنہاں ہے؟۔

ریلوے اسٹیشن کے لوگوں سے کھچا کھچ بھرے پلیٹ فارم پر کھڑا حسن انہی سوچوں میں گھرا تھا مگر خدائی مصلحت اور انسانی عقل کے بیچ کھڑی لمبی فصیل کو پار کر پانے میں ناکام تھا غائب دماغی کی حالت میں اُس نے ارد گرد نظریں دوڑائیں تو ایک جگہ اُس کی نظریں ٹھہر سی گئیں۔

"میں واقعی اپنے شہر پہنچ چکا ہوں؟"

کراچی چھاؤنی اسٹیشن کے بورڈ کو دیکھتے ہوئے اُس نے خود سے کہا اُس کی آنکھوں کے سامنے کئی منظر گھوم گئے۔

".. ہم آرام سے پلین میں جا سکتے تھے مگر نہیں وہ تم ہی کیا جو کسی کی سن لے"

ٹرین کے سفر کے انتخاب پر جھنجھلاتا حسن آج بھی چائے کے کھوکھے کے سامنے والے بیچ پر بیٹھا ہوا اُسے دکھائی دیا  
www.novelsclubb.com

بس بھی کر دیں پورے راستے آپ نے یہی رونا ڈالا ہوا تھا بد زوق انسان آپ کو کیا"  
معلوم سفر کا اصلی مزہ ٹرین میں ہی ہے ان ہوائی جہازوں میں نہیں کہ دو گھنٹے میں پہنچ گئے جیسے نار تھ کر اچی سے صدر بھئی دوسرے شہر جا رہے ہیں تو لگنا بھی تو چاہیے جب تک

تھکن کا احساس نہ ہو تب تک لگتا ہی نہیں کہ آپ نے سفر کیا ہے سفر اور تھکن کا چولی  
".. دامن کا ساتھ ہے احسن بھلے سے پھر سفر کیسا بھی ہو

کھنڈری سی عائشہ کے منہ سے "سفر" پر فلسفے سن کر بلند قہقہے لگاتا احسن اور منہ بسورے  
بیٹھی عائشہ کی وہ حسین یادیں آج بھی وہیں اُسی بیچ پر بیٹھی مسکرا رہی تھیں۔۔

چلیں اب جا کر جلدی سے سمو سے اور چائے لے آئیں ٹرین کے آنے میں ابھی آدھا"  
گھنٹہ ہے اور مجھے بڑی بھوک لگ رہی ہیں ویسے بھی خوشی کے مارے میں نے صبح سے کچھ  
".. بھی نہیں کھایا ہوا اب تو میری آنتیں بھی قل پڑھ رہی ہیں  
بھوک سے بے حال عائشہ نے جیسے اُس کے کان میں سرگوشی کی۔

سدا کی چٹوری رہنا تم میں پہلے ہی کہہ رہا ہوں مجھے موٹی لڑکیاں نہیں پسند تو کنٹرول "  
"کرو۔

احسن نے بے اختیار کہا مگر ماضی کے دُھند لکوں سے جب وہ باہر نکلا تو منظر یکسر مختلف تھا  
خود سے باتیں کرتے اُس شخص کو پاگل سمجھ کر کچھ لوگ تمسخر اڑاتی تو کچھ ترحم بھری  
. نظروں سے اُسے گھورتے آگے بڑھ رہے تھے

اُس نے اپنے پسینہ پسینہ ہوتے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اپنے حواس بحال کیے اور لمبے لمبے  
.. قدم اٹھاتا اسٹیشن سے باہر کی طرف چل دیا

آنکھ میں پانی رکھو ہونٹوں پہ چنگاری رکھو

زندہ رہنا ہے تو ترکیبیں بہت ساری رکھو

راہ کے پتھر سے بڑھ کر کچھ نہیں ہیں منزلیں

دوستانہ زندگی سے موت سے یاری رکھو

آتے جاتے پل یہ کہتے ہیں ہمارے کان میں

کوچ کا اعلان ہونے کو ہے تیاری رکھو

یہ ضروری ہے کہ آنکھوں کا بھرم قائم رہے

www.novelsclubb.com

نیندر کھویا نہ رکھو خواب معیاری رکھو

یہ ہوائیں اڑنے جائیں لے کے کاغذ کا بدن

دوستو مجھ پر کوئی پتھر ذرا بھاری رکھو

لے تو آئے شاعری بازار میں راحت سمیاں

کیا ضروری ہے کہ لہجے کو بھی بازاری رکھو

(راحت اندوری)

بھگی پلکیں روٹھے خواب #

آخری قسط (آخری حصہ)

www.novelsclubb.com

از قلم # مصطفیٰ چھپا



اگلے دن لنچ ٹائم کے وقت انہیں مارٹ کے آئرن کے وزٹ کی خبر ملی تو وہ سب اپنے منصوبے پر عمل کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھی سارہ مارٹ کی باقی لڑکیوں سے بھی بات کر چکی تھی ان سب نے ساتھ دینے کو یقین دہانی کروائی تھی یہاں تک کہ مارٹ میں... کام کرنے والے لڑکے بھی ساتھ دینے کے لیے تیار تھے

".. کیا جھمگٹا لگا کر رکھا ہے کوئی کام نہیں ہے کیا تم لوگوں کو"

.. خضر نے ان تینوں کو ساتھ کھڑے دیکھ کر بد تمیزی سے کہا

کام تو بہت ہے اب ہر کوئی آپ کی طرح تو ہوتا نہیں ہے کہ سوٹ بوٹ پہن کر بس "

".. دوسروں پر چیختے چلاتے پھرے

. سارہ نے تلخی سے جواب دیا

اس کے لیے بھی قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے ڈیر ایسے ہی کوئی اپنا کروڑوں کا کاروبار "

".. آپ کے بھروسے نہیں چھوڑ دیتا

.. اُس نے تمسخر اڑایا

ہاں جب آپ جیسے لوگ مقابل ہو جو سامنے والے کو بوتل میں اُتارنے کا ہنر جانتے ہو تو"

".. کون نہیں آئے گا اس فریب میں

. سارہ نے طنز یہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

مگر تمہیں نہیں اُتار سکا اب تک بوتل میں میری جان اس کا افسوس ہے خیر آج نہیں تو"

کل یہ کارنامہ بھی سرانجام دے ہی دوں گا آج نہیں تو کل باقیوں کی طرح تم بھی میرے

".. آگے گٹھنے ٹیک ہی دو گی

.. وہ اپنی مکروہ ہنسی کے ساتھ بولا

".. نوکری باقی رہے گی تو کچھ کر سکو گے تم اُلو کے پٹھے"

.. سارہ نے آہستہ سے کہا

.. کچھ کہا کیا تم نے۔۔ "وہ اپنا چہرہ تھوڑا قریب لا کر بولا"

علاج کرواؤ اپنا دماغ کے ساتھ ساتھ کان کا بھی اب جاؤ دفع ہو ادھر سے ہمیں بہت کام"

".. ہیں تمہاری طرح فارغ نہیں

.. کب سے چُپ کھڑی عائشہ ترشی سے بولی

واہ آج تو اس کے منہ میں بھی زبان آگئی.. اچھا ہے، اچھا ہے مزہ آئے گا۔ "خضر نے"  
.. تمسخر اڑایا

ابھی وہ لوگ بات کر ہی رہے تھے کہ سامنے سے مارٹ کے آنر صدیقی صاحب آتے  
دکھائی دیے۔

".. تمہیں تو بعد میں دیکھوں گا میں"

وہ عائشہ کو دھمکاتا آگے بڑھ گیا تو بینش نے آنکھ کے اشارے سے باقی لڑکیوں کی ایک بار  
.. پھرتا سید چاہی تو سب نے ہمت افزا جواب ہی دیا  
.. ایکسیوزمی سر.. "بینش نے بہت نرمی سے کہا"

.. خضر کو لگا کہ اُسے بلایا ہے کیونکہ سب کے سامنے وہ اُسے سر ہی بولتی تھی

www.novelsclubb.com  
".. مس بینش میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں"

".. تم سے نہیں سرتابش صدیقی سے بات کرنی ہے"

.. اُس نے خضر کو یکسر نظر انداز کیا

آپ کو جو بھی کام ہے آپ پلیز مجھے بتا دیجئے گا سر کے پاس ٹائم نہیں ہے وہ جلدی میں " .. ہیں.. "خضر کی چھٹی حس نے کسی خطرے کی طرف اشارہ کیا

سر ہم آپ کا زیادہ وقت نہیں لیں گے بس ہمیں آپ کو ان باتوں سے آگاہ کرنا ہے جو " آپ کے پیچھے سے اس مارٹ میں ہو رہی ہیں اور وہ کوئی اور نہیں وہی شخص کر رہا ہے جس کے ہاتھ میں ساری باگ ڈور دے رکھی ہے آپ بس تھوڑی دیر رُک کر ہماری بات سُن لیں پلیز "

عائشہ نے مداخلت ضروری سمجھی۔

".. بولیں کیا کہنا ہے آپ کو میں سُن رہا ہوں "

تالش صدیقی ہمہ تن گوش تھے۔

"سر چھوڑیں انہیں آپ کو ضرورت نہیں ہے ان معاملات میں الجھنے کی میں دیکھ۔"

.. انہوں نے ہاتھ اٹھا کر خضر کو مزید بولنے سے باز رکھا

.. خضر کا بس نہیں چل رہا تھا ان لڑکیوں کی جان نکال لے

سر آپ نے جس انسان کے حوالے اپنی رزق کے ذریعے کے کیا ہوا ہے وہ یہاں کس " قسم کی گھٹیا اور اخلاق سے گری ہوئی حرکتیں کرتا ہے کیا آپ کو اس بات کا علم ہے۔۔

.. بنیش نے متانت سے کہا جبکہ نظریں خضر کے ڈھواں ڈھواں ہوتے چہرے پر تھیں

یہ کس قسم کے الزامات۔ "خضر نے اپنا دفاع کرنا چاہا مگر ایک بار پھر اُسے کچھ کہنے سے " روک دیا گیا اور بنیش کو اپنی بات جاری رکھنے کا کہا۔

آپ چاہیں تو یہاں موجود ہر ایک لڑکی سے بلکہ میل اسٹاف سے بھی اس گھٹیا انسان کی " حرکتوں کی بابت دریافت کر سکتے ہیں کہ کس طرح یہ معصوم لڑکیوں کو ہراساں کرتا ہے، بلیک میل کرتا ہے جب سے نکلوانے کی دھمکیاں دیتا ہے، ہاتھ لگانے کی کوشش کرتا ہے، کس قسم کی بیہودہ آفرزدیتا ہے چلتے پھرتے گندے فقرے چست کرتا ہے اور اس کی نظریں

www.novelsclubb.com

اتنی غلاظت بھری ہیں کہ ہمیں خود سے شرم آنے لگتی ہے مگر اس انسان کو رتی برابر شرم " .. نہیں آتی

بیش نے اپنی بات مکمل اعتماد اور پورے سیاق و سباق کے ساتھ مکمل کی تاکہ کوئی ابہام  
.. باقی نہ رہ جائے

.. مارٹ میں موجود کسٹمرز بھی حیرت سے یہ سب دیکھ رہے تھے

سر یہ سازش ہے ان سب کی .. "خضر کی سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کہے تو کیا کہے اُس کے تو وہم"  
وگمان بھی نہ تھے کہ جن لڑکیوں کو کمزور اور بے بس سمجھ کر اپنی کمینگی دکھایا کرتا تھا وہ  
.. اُسے ایسا پد اماریں گی

سر بیش بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے .. "مارٹ کے باقی تمام فیسیل اور میل ایمپلائز نے"  
یک آواز ہو کر اُس کی تمام گھٹیا حرکتوں کو سند اُسی کے منہ پر دے ماری تھی جس پر وہ  
بوکھلا اُٹھا۔

یہ ساری بے سرو پا باتیں ہیں سر میں ان لڑکیوں کو کام کے وقت کوئی رعایت نہیں دیتا"  
ہوں نہ ان کی باتیں مانتا ہوں تو ان سب نے میرے خلاف گٹھ جوڑ کر لیا ہے آپ ان کی  
باتوں میں نہ آئیں .. "خضر نے اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پاتے ہوئے اپنے لہجے کو حتی الامکان  
مضبوط رکھا۔۔

میرے پاس ثبوت ہے۔ طاہر بھائی ذرا وہ ویڈیو سر کو دکھائیں.. "بینش نے خضر کے سر" پر بم پھوڑا اور ویڈیو والی بات سے تو باقی لڑکیوں سمیت عائشہ اور سارہ بھی لاعلم تھیں۔۔۔ طاہر مارٹ کے ہاؤز کیپنگ اسٹاف کا ہیڈ تھا جو شروع سے ان لوگوں کے ساتھ تھا اور جب خضر تابش صدیقی کی آمد سے قبل سارہ اور عائشہ سے بیہودہ باتیں کر رہا تھا تب ہی بینش نے پیچھے ریگ میں کھڑے طاہر کو اشارہ کر دیا تھا اور خضر کے ذہن کی گندگی انہوں نے.. کیمرے کی آنکھ میں بند کر لی اور اب وہ ویڈیو چیخ چیخ کر خضر کی سچائی بیان کر رہی تھی کیسے لوگوں کو کام پر رکھا ہوا ہے آپ نے یہاں کام کر رہی ہر لڑکی کی عزت اور تحفظ کی " ذمہ داری آپ کی ہے مگر آپ اس سب سے قطعی انجان ہیں کہ آپ کے پیچھے وہ شخص جسے آپ نے ساری ذمہ داری دے رکھی ہے وہ کیا کرتا پھر رہا اندازہ بھی ہے آپ کو یہ کتنا سنگین مسئلہ ہے ورک پلیس ہر اسمنٹ کا کیس بنتا ہے اس انسان پر پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 509 کے مطابق اس گھٹیا شخص کو لڑکیوں کے ساتھ الفاظ سے، رویے سے بے توقیری کرنے کے جرم کی پاداش تین سال قید کی سزا، یا جرمانہ، یا پھر دونوں ہو سکتے ہیں۔"

کسٹمرز میں سے ایک عورت نے سامنے آ کر تابش صدیقی سے کہا۔۔

میں ایڈووکیٹ زلیخا احمد ہوں اور اب جبکہ میں یہ ساری صورتحال اپنی آنکھوں سے دیکھ " چکی ہوں وہ بھی ثبوت کے ساتھ تو کیس بنتا ہے مگر پھر بھی میں چاہتی ہوں آپ بذاتِ خود انصاف قائم کریں اور اس شخص کی قانون کے حوالے کریں۔ " پروقار سراپے میں ملبوس .. اُس عورت کے بولنے کا انداز بھی بہت نفیس تھا

میں تمہیں ابھی اور اسی وقت جا ب سے نکالتا ہوں اور صرف یہی نہیں میں خود تمہیں " پولیس کے حوالے بھی کروں گا اس جگہ سے صرف ان لوگوں کا ہی نہیں میرا بھی رزق .. جڑا ہے اور یہاں ایسے گھٹیا کاموں کی اور ذلیل لوگوں کی کوئی جگہ نہیں ہے

تالش صدیقی نے تمام ثبوتوں کو دیکھتے ہوئے وہی فیصلہ کیا جو کوئی بھی انصاف پسند شخص .. کرتا

خضر نے ایک لفظ نہیں بولا وہ تو بس بغلیں جھانک رہا تھا اس قدر کمری پر اُس کی زبان کو تو جیسے لقوا ہو گیا تھا اور آنکھوں پر جیسے کسی نے بھاری بوجھ رکھ دیا ہو مسلسل جھکی ہوئی تھیں .



میری لاعلمی یا کمزوری کی وجہ سے میرے ورکرز کو جن پریشانیوں کا سامنہ کرنا پڑا اُس کے لیے میں آپ سب سے معذرت خواہ ہوں وکیل صاحبہ نے بالکل درست کہا آپ سب میری ذمہ داری ہیں اور مجھے اس بات کوئی ماننے میں کوئی عار نہیں کے میں نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی مگر آئندہ کے لیے یقین دلاتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوگا اور اگر ایسا کبھی بھی کچھ ہوا تو چھوٹے سے لے کر بڑے ہر ملازم کو اجازت ہے بلا جھجھک آکر مجھ سے .. بات کرے"

.. تابش صدیقی کا لہجے میں واقعی پشیمانی تھی

میں اس بات کی آپ کو یقین دہانی کرواتی ہوں کہ آپ کے مارٹ پر کوئی کیس نہیں ہوگا مگر یہ بات ضرور ملحوظ خاطر رکھی جائے کہ آئندہ کسی بھی انسان کو نوکری پر رکھتے وقت اُس کی تعلیمی قابلیت کے ساتھ بطور انسان وہ شخص کیسا ہے اس بات کو بھی ترجیح دی جائے"

زُلیخا احمد نے متانت سے کہا اور لڑکیوں کی طرف متوجہ ہو گئیں

مجھے فخر ہے آپ جیسی ساری باہمت خواتین پر آپ لوگوں نے جنسی ہراسگی کے سامنے " چُپ سادھنے کے بجائے آواز اٹھائی اور اپنی جیسی اُن تمام ورکنگ ویمینز کے لیے ایک مثال قائم کی ہے جہاں ہمارے اس معاشرے میں عورت صرف اس لیے آواز اٹھانے سے ڈرتی ہیں کہ اگر وہ ہراسیت کی شکایت کریں گی تو ان کے کردار، ان کے لباس، چال چلن پر تنقید کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا اور اس پر تنقید کرنے والی آپ کو عورتیں مردوں سے زیادہ ملیں گی جن کی سوچ صرف اپنے گھر کی چار دیواری تک محدود ہے اور اس میں اُن بیچاروں کا بھی کوئی قصور نہیں ہے یہ سوچ اُن کے ذہنوں میں نسل در نسل منتقل ہوئی ہے زمانہ جاہلیت میں جہاں عورتوں کو پیر کی جوتی سے بھی بدتر سمجھا جاتا تھا تب ہمارے دین نے عورت کو وہ عزت دی جس کی وہ حقدار تھی مگر دین نے عزت دی تو دنیا اور معاشرے نے چھین لی عورت کو پھر وہی اُسے مقام پر لا پھینکا جہاں وہ اُس وقت تھی جب اُسے اپنے حقوق کے بارے میں علم نہیں تھا اور اسی سوچ نے ہمارے معاشرے میں عورت کا کھل کر سانس لینا محال کیا ہوا ہے۔ مردوں کے اس معاشرے میں عورت کا "سب سے بڑا گناہ یہی ہے کہ وہ "عورت" ہے۔"

زُلیخا خان نے اپنی بات کو ادھورا چھوڑ کر ارد گرد دیکھا تو وہاں موجود ہر عمر کی عورت اور مرد اُن کی طرف متوجہ تھے کچھ ہنس رہے تھی کچھ سنجیدگی سے سُن رہے تھے اُنہوں نے .. اپنی بات جاری رکھی

وہ عورت جسے گھر پر بیٹھے اُس کے محرم سے لے کر سڑک پر چلتے نامحرم بھی اُس کے " کردار کی سند دیتے پھرتے ہیں، ہر اسگی اور زیادتی جیسے شدید قابل مذمت فعل کے خلاف آواز اٹھانے پر سراہنے والی دس آوازوں کے ساتھ ہزار آوازیں کردار کشی کرنے والی ہوتی ہے۔ ننگے سر باہر کیوں نکلی، بغیر دوپٹے کے باہر کیوں نکلی، برائے نام پردہ، رسی کی طرح گلی میں ڈالا تھا دوپٹہ، عورت کی عزت پردے میں ہے، بغیر آستینوں کو قمیض اور چست پا جامے پہن کر خود ہی دعوتِ گناہ دیتی ہیں اور اگر کچھ ہو جائے تو پھر ڈرامہ، اچھا ہی ہوا اِس کے ساتھ، ہمارے اسلامی معاشرے کو تباہ کر دیا ہے، یہ کیا بیغیرتی ہے، کنجر خانہ لگا رکھا ہے، طوائفیں ہیں ساری، یہ ساری وہ آوازیں ہیں جو ہر اُس عورت کو سننے کو ملتی ہیں جو ظلم کے خلاف چُپ رہنے کے بجائے مجرموں کو بے نقاب کرنے کا راستہ چنتی ہیں مگر یہ آوازیں اُس کی ہمت پسپا کرتی ہے، اِس بات سے انکار نہیں کہ ہمارے دین نے عورت کے پہننے اوڑھنے کے بارے میں کو حکم دیا ہے وہ صحیح ہے مگر ہمارے دین نے یہ کہیں نہیں

کہا کہ جو ان باتوں کو نہ مانے اُس کے جسم کو بھنبوڑ کر رکھ دو، عورت ہر حال میں ہر صورت میں قابلِ عزت ہے اور مرد پر اُس کا احترام لازم ہے خود خُدا بن کر جہنمی یا جنتی ہونے کا سرٹیفکیٹ بانٹنے کے بجائے ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے اس معاشرے میں عورت کے لیے جو گھٹن ہے اُسے کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہر وہ عورت جو کہیں پر بھی کسی بھی طرح کے ظلم اور زیادتی کا شکار ہے وہ بلا خوف سامنے آکر انصاف کی اپیل کر سکے۔۔

وہ اپنی بات مکمل کر چکی تو پورا مارٹ تالیوں کی آواز سے گونج اُٹھا۔

خالہ کتنی ہی بار کالز کر چکی ہوں مگر فون مسلسل بند آ رہا ہے صبح کے نکلے ہوئے ہیں رات "

".. ہو گئی ہے

.. راشدہ نے بے چینی سے کہا

".. ہو سکتا ہے کسی کام میں پھنس گیا ہو آجائے گا تھوڑی دیر تک "

منیرہ نے تسلی آمیز انداز میں کہا جبکہ پریشان وہ خود بھی تھیں کیونکہ اس سے پہلے جنید نے .. کبھی ایسا نہیں کیا تھا گھر آنے میں دیر اکثر ہو جاتی تھی مگر فون کبھی بند نہیں ہوتا تھا

".. پتا نہیں کیوں خالہ میرا دل بیٹھا جا رہا ہے عجیب سی حالت ہو رہی ہے "

.. راشدہ نے دوپٹے سے اپنی عرق آلود پیشانی صاف کرتے ہوئے کہا

".. کچھ نہیں ہو گا ایسے ہی لگ رہا ہے تجھے ابھی آتا ہی ہو گا "

منیرہ نے تسبیح کے دانے متواتر گراتے ہوئے کمزور آواز میں کہا اُن کی خود کو حالت بھی عجیب ہو رہی تھی شام سے بار بار اُن کی آنکھوں کے سامنے جنید کا چہرہ گھوم رہا تھا جیسے وہ اُنہیں پکار رہا ہو بہت ہی تکلیف میں ہو۔ عائنہ اور اُس کے بچوں کے ساتھ کی جانے والی .. زیادتیوں کے سارے منظر اُنہیں یاد آ رہے تھے

.. تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی

جنید آگئے .. "خدا کا شکر ادا کرتی راشدہ دروازے کی جانب لپکی منیرہ نے بھی جیسے "

سکون کی سانس لی مگر جیسے ہی دروازہ کھولا قیامت اُن کی منتظر تھی۔ باہر کوئی انجان شخص

تھا اور اُس پیچھے لوگوں کا ایک ہجوم دروازے سے تھوڑی دور ایمبولنس کھڑی تھی جس کا دروازہ کھول کر لوگ میت کا ندھوں پر اٹھائے چھ آدمی اور اُن کے پیچھے محلے کی کافی عورتیں اور مردانہ داخل ہوئے کسی نے آگے بڑھ کر راشدہ کو سہارا دیا تو کسی نے منیرہ کو گلے لگایا مگر انہیں کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے پھر کسی نے جیسے اُن کے .. کانوں میں صور پھونکی

جوان بیٹے کی موت ہے سکتہ ہو گیا ہے بیچاری کو صبح بھلا چنگا گھر سے نکلا تھا ٹرک سے ٹکر " .. ہو گئی گاڑی کی

منیرہ جیسے گہری نیند سے جاگی جھپاک سے آگے بڑھی اور گلی میں جا کھڑی ہوئی مگر جنہیں .. ڈھونڈھنے بھاگی تھی وہ وہاں نہیں تھے

میرے بچوں کو رکھ لیں صرف ایک رات بلکہ صرف چند گھنٹے میں فجر میں لئے لے " .. جاؤں گی انہیں اپنے ساتھ باہر بہت سردی ہے میرے پاس کوئی دوسری جگہ نہیں کوئی ایک تو سن لے بس مجھے نکال دیں مگر میرے بچوں کو آج رات یہیں رہنے دیں میں " .. صبح آکر لے

عائشہ کی منت سماجت کرتی صدائیں منیرہ کے کانوں میں ٹکریں مار رہی تھیں

"...امی دروازہ کھولیں امی بچوں کو لے لیں امی"

محلے کی عورتیں منیرہ کو اندر لے آئیں صحن کے بیچ میں جنید کی میت رکھی تھی راشدہ ایک طرح بیہوش پڑی تھی۔۔

"..بس ایک رات صرف ایک رات یا اللہ رحم کر مجھ پر رحم کر"

"امی دروازہ کھول دیں میرے بچوں کو لے لیں بس ایک رات صرف ایک رات۔۔"

"...دادی بس ایک رات دروازہ کھول دیں"

"..دادی دروازہ کھول دو"

..خود کو لوگوں کی گرفت سے آزاد کرواتی وہ دوبارہ گھر سے باہر بھاگی اور چیخ کر بولی

.. پورا دروازہ کھلا ہے"

خدا تم لوگوں کو برباد کرے تمہارا کیا تمہارے بچوں کے آگے آئے کبھی خوش نہیں رہے  
سکو گے تم لوگ میرے بچوں کو بے گھر کر کے تم لوگ بھی بس نہیں سکو گے میرے ہاتھ

عرش کی طرف اٹھے ہیں یا اللہ میری بددعا ہے ان فرش والوں کو نیست و نابود کر دے  
موت مانگیں موت نہ ملے جینا چاہیں جی نہ سکیں میری بددعا ہے تم لوگوں کو کبھی سکھ  
"... نہیں پاؤ گے کبھی نہیں مجھے اللہ کو قسم مرتے دم تک معاف نہیں کروں گی کسی کو

عائشہ کی بددعا لگ گئی تھی جو ان اور سب سے پیارے بیٹے کا جنازہ دیکھ کر منیرہ نے اپنی  
.. موت کی دُعا مانگی مگر اُسے نہ آئی جی وہ سکتی نہیں تھی

ہائے میرا جنید میں میرا کتنا پیارا بیٹا، ہائے میری گودا جڑ گئی.. "وہ اب بین کر کے رو"  
.. رہی تھیں

ہائے اللہ... یہ کیسا منظر دیکھ رہی ہوں میں.. میں خالی ہو گئی آج.. ہائے مولا... یہ دن "  
"... کیوں دکھایا مجھے... ہائے"

منیرہ نے میت پر رک کر منہ سے کف گراتے جو منہ میں آیا بولنا شروع کر دیا. ان کی  
حالت پاگلوں کی سی ہو گئی تھی

".. ہائے میرا جنید



اب وہ ہاتھ جھلا جھلا کر طرح طرح کے بین کر رہی تھیں۔ ان کی حالت سے وہاں اک  
کہرام برپا ہوا۔ ہر آنکھ سمندر ہونے لگی۔ اس وقت کچھ رشتہ دار خواتین بھی گھر پہنچیں اور  
ایسے ہی مختلف بین کرتی ہوئی لپک کر ان سے لپٹ گئیں۔ وہ منیرہ کا درد سمجھ بٹا رہی تھیں۔  
... انہیں ڈھارسیں دے رہی تھیں لیکن وہ کسی سے نہیں سنبھل رہی تھیں



.....

"اتنی صبح کون آگیا بھلا؟"

.. ثروت باجی پیروں میں چپل پہنتے ہوئے دروازہ کھولنے اٹھ کھڑی ہوئیں

www.novelsclubb.com

"... امی آپ رکیں میں دیکھتا ہوں"

سلمان بھی اپنے کمرے سے باہر نکلا اُس کی آنکھ بھی دروازے پر ہوتی مسلسل دستک کی  
.. وجہ سے کھلی تھی

سلمان نے دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا  
اُسے یوں لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔ اُس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر کے  
.. کھولیں مگر منظر اب بھی وہی تھی

.. احسن یہ تم ہو۔ "بے یقینی سے اُس نے پوچھا"

ہاں سلمان میں ہی ہوں یار.. "احسن اس طرح کی صورت حال کے لیے تیار تھا کیونکہ وہ"  
لوگ تو اُسے مرا ہوا سمجھ بیٹھے تھے اب وہ یوں اچانک اُن کے سامنے جا کھڑا ہو گا تو یہ کوئی  
.. عام بات تو نہیں تھی

مجھے یقین نہیں آتا امی عائشہ سے اس قدر نفرت کرتی ہیں کہ اُنہیں میرے بچوں پر بھی "  
.. ترس نہیں آیا

احسن اس وقت ثروت باجی کے گھر میں بیٹھا تھا کیونکہ جب وہ اپنے گھر گیا تو وہاں تالا لگا  
.. تھا

عائشہ نے بڑے دُکھ جھیلے ہیں تمھاری غیر موجودگی میں احسن بڑا کٹھن وقت گزارا ہے " خود نے کئی دن فاقے کیے ہیں اور اپنے بچوں کے منہ میں نوالے ڈالیں ہیں وہ لڑکی جو اپنی نئی چیزیں ایسے ہی لوگوں کو دے دیا کرتی تھی اُس نے اپنے بچوں کی خاطر محلے کے گھروں کا دروازے کھٹکھٹا کر کھانا مانگا ہے پھر بھلے جتنی حقارت اُسے جھیلنی پڑتی مگر اپنے بچوں کی " ... شکل دیکھ کر اُس نے سب برداشت کیا

ثروت باجی نے تاسف سے کہا احسن کی آنکھوں سے نمکین پانی بے اختیار بہ رہا تھا وہ بار .. بار اپنی آنکھیں صاف کر رہا تھا مگر دُکھ اتنا تھا کہ آنسو تھم نہیں رہے تھے " .. مجھے میری عائشہ اور بچوں کے پاس لے چلیں "

.. اُس نے بڑی دقت سے کہا تھا ورنہ اُس کی زبان جیسے ساتھ چھوڑ چکی تھی

.. عائشہ نے دونوں کو باری باری اٹھایا

چلو شہباز اور آج تو ویسے بھی آپ کا ٹیسٹ ہے معاذ تیار ہو کر ایک بار ریوائز کر لو پہلے "

".. پریڈ میں ہی ٹیسٹ ہے میں جب تک ناشتہ بنا رہی ہوں

.. اُس نے معاذ کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا تو وہ اپنی آنکھیں مسلتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

بلکل اپنے باپ پر گئی ہے نیند کی پکی زونی بیٹا اٹھ جاؤ شہباز دیکھو بھائی بھی اٹھ گیا ہے "

"..

اندر سے آتی عائشہ کی آواز سُن کے احسن کے قدم دروازے پر ہی رُک گئے اس آواز کو

سننے کے لیے اُس کے کان کتنے تر سے تھے یہ آواز آج بھی اُسے ہی پکار رہی تھی اُس نے نم

.. مگر مسکراتی آنکھوں کے ساتھ بند دروازے پر دستک دی

.. سلمان احسن کو چھوڑ کر جاچکا تھا وہ اُن دونوں کو اُن کا وقت دینا چاہتا تھا

دیکھو شاہد انکل بھی آگئے لینے اور آپ دونوں ابھی تک تیار ہی نہیں ہو کتنی بری بات "

".. ہے

زونیرہ اگر اب آپ نہیں اٹھیں تو میں بہت بری طرح پیش آؤں گی... "اُسے خبردار  
.. کرتی وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی

.. احسن کا دل پوری شدت سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی سینے کا پنجرہ توڑ کر باہر آجائے گا  
دوپٹہ سر پر اچھی طرح سے جماتی عائشہ کی نظریں جیسے ہی احسن کے چہرے سے ٹکرائیں تو  
ٹھہر سی گئیں وقت جیسے رُک گیا تھا وہ آنکھوں میں سارے جہاں کی بے یقینی لیے بغیر  
پلکیں جھپکے اُس کو بس دیکھے ہی جا رہی تھی اُسے یہ سب ایک خواب لگ رہا تھا اس وقت  
عائشہ کی حالت ریگستان میں بھٹکے اُس مسافر کی سی تھی جسے چلچلاتی دھوپ اور سورج کی  
برستی تمازت میں کہیں دور ریگستان کی ریت پر پانی کا عکس ایسا بھنور بن کر گھومتا دکھائی دیتا  
ہے جیسے اُس میں کوئی چشمہ پھوٹ پڑا ہے؛ لیکن جب وہ مسافر، پیاسا، پانی کا متلاشی اپنے  
سوکھے حلق کو تر کرنے اس کی طرف تیز گام، سرپیٹ دوڑتا چلا جائے تو وہ کسی ریت کے  
www.novelsclubb.com  
ڈھیر کی طرح پھسلتا جاتا ہے، اور انجام یہ کہ پیاسا اپنی پیاس یوں نہی لیے ہچکیوں میں مبتلا  
ہو جائے، اس کے ہاتھ نہ مینا آئے نہ ساقی وہ یوں نہی شدت پیاس میں مرغ بسکل بن جائے۔  
عائشہ کے لیے احسن کا یوں اُس کے سامنے آجانا بالکل ایسا ہی تھی اُسے یوں لگا کہ اگر اُس

نے اپنی پلکیں جھپکی تو منظر بدل جائے گا وہ پھر سے اُسی دُنیا لوٹے گی جو احسن کے بغیر ہے  
بڑی بے رحم، بڑی مشکل ہے۔

احسن چپ چاپ اندر آیا عائشہ کسی سنگی محسمے کی طرح ایستادہ تھی۔

عاشی.. "احسن نے تڑپ کر اُسے پکارا.. مگر وہ تو جیسے کسی طلسم کے زیر اثر تھی۔۔ احسن"  
اسکی طرف بڑھا اور ہاتھ بڑھا کر اُس کا ہاتھ تھاما تو وہ بے طرح چونکی۔۔ یہ لمس۔۔ اسکے  
لیے تو وہ صدیوں سے ترسی تھی۔

وہ تڑپ اٹھی۔ "احسن کیا واقعی آپ ہیں.. "اُس نے احسن کے چہرے کو چھونے کے لیے  
اپنا ہاتھ بڑھایا تو احسن نے بیچ میں ہی اُس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھم کر اپنے ہونٹوں سے لگایا اور  
... اُسے اپنے سینے سے

میری جان.. میری زندگی.. "احسن نے اُس کی خوشبو اپنے اندر اُتارتے ہوئے محبت سے"  
... کہا

".. اب یہی کھڑا کھوگی یا اندر بھی آنے دوگی مجھے میرے بچوں سے تو ملنے دو"

احسن نے مسکراتے ہوئے کہا مگر عائشہ پر مطلق اثر نہ ہوا وہ ابھی بھی اُس کے سینے میں سر  
.. چھپائے بے آواز رہی تھی

".. ماما میں نہا لیا"

عقب سے معاذ کی آواز آئی تو عائشہ کو اس منظر کی حقیقت کا یقین ہوا وہ احسن سے الگ  
... ہوئی

... پاپا... "معاذ نے حیرت سے اُسے دیکھا اور بھاگ کر عائشہ سے لپٹ گیا"

.. احسن اُس کی اس حرکت پر بے اختیار ہنس دیا

".. یہ تو آج بھی اپنی ماں کا بیٹا ہی ہے مطلب باپ کو دیکھ کر بھی ماں کے پیچھے چھپ گیا"

.. احسن نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے محبت سے کہا

".. معاذ پاپا کو پیار نہیں کرو گے دیکھو پاپا آگئے ہیں"

.. احسن نے معاذ سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شفقت سے پوچھا

مگر آپ تو اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے تھے.. "اُس نے معصومیت سے کہا۔ عائشہ نے بیڈ"  
.. پر چُپ بیٹھی سب دیکھتی زونیرہ کو گود میں اٹھا لیا اور معاذ کے ساتھ کھڑا کر دیا

".. ہاں مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے واپس بھیج دیا اپنے معاذ اور زونی کے پاس"

احسن نے آگے بڑھ کر فوراً اپنے بچوں کو شفقت کے سائے میں لے لیا اور دیوانہ وار اُنہیں  
... چومنے لگا

.. بھگی آنکھوں سے اُن تینوں کو دیکھتی عائشہ نے اللہ کا کروڑوں بار شکر یہ ادا کیا تھا

مری سوچ کے ٹھہرے پانی میں

تیرے نین کنول جب ہنستے ہیں

میرے دھیان کے اجلے آنگن میں

جب صبح ستارے چنتی ہے

جب شام کوئی سر بنتی ہے



جب اندیشوں کی بانہوں میں

تیرے سانس کا ریشم کھلتا ہے

جب میرے ہرے کچور خیالوں میں

تیرے جذبوں کا زر گھلتا ہے

میں سوچتا ہوں ان رستوں میں

جب کتنی دیر کے بعد ملے

جب کتنے موسم بیت گئے

اس کرب کٹھور مسافت میں

دل صدیوں چکنا چور ہوا

اس ہجر کے تپتے صحرا میں

کیا غزلیں تھیں جو را کھ ہوئیں

کیا نیندیں تھیں جو خاک ہوئیں

ہم کتنی دیر کے بعد ملے؟

کب اتنی دیر کے بعد ملے؟

یہ دیر بھی کیا جب آنکھوں کے

سب آنسو اب مر جان ہوئے

سب آبلے پھوٹ کے ٹوٹ گئے

سب زخم ہوئے یا قوت صفت

یہ اجر ہے ہجر کے موسم کا

خود قرب کی رت گلیوش ہوئی

تیرے نین کنول جب بول پڑے

تیرے سات سروں کے سرگم کا

سب سونا میرے نام ہوا

اب تیرے قرب میں سوچتا ہوں

یہ صدیوں بعد کا بہلاوا

اک خواب سرشت سراب نہ ہو

یہ روپ سوال نہ ہو جائے

یہ خواب خیال نہ ہو جائے

یہ راحت کرب انجام نہ ہو

تیرے سات سروں کے سرگم میں

سب روپ خزانہ سب سونا

کسی اور سخی کے نام نہ ہو

جب شام ڈھلے میں سوچتا ہوں

میں سوچتا ہوں کیوں سوچتا ہوں؟

میری سوچ کے ٹھہرے پانی میں

تیرے نین کنول جب ہنستے ہیں

.....

"کچھ دن بعد"

جس دن سے احسن واپس آیا تھا اُس دن سے وہ روز منیرہ کے پاس آتا تھا مگر سوائے تسلی دینے کے اُس نے دوسری کوئی بات نہیں کی تھی مگر جب آہستہ آہستہ لوگوں کی بھیڑ کم ہوئی اور اُس گھر میں جب صرف وہ اکیلی رہ گئیں تو احسن نے اپنے ذہن میں چلتے تمام

www.novelsclubb.com

.. سوالوں کا جواب چاہے

".. عائشہ سے آپ کو جتنی نفرت سہی امی مگر کیا آپ کو مجھ سے ذرا بھی محبت نہیں تھی"

.. منیرہ چُپ رہی کہتی بھی کیا کہنے کو کچھ نہیں تھا

ماں اپنی اولاد کی خاطر انتہاء کی تکالیف سے گزرتی ہے پہلے وہ اپنے بچوں کو اپنی کوکھ میں " 9 مہینے تک رکھ اپنی ممتا کا احساس دلاتی ہے پھر اسے جنم دے کر ہر مشکل کا سامنا کرتی ہے اور اپنی اولاد کی ہر خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔ مگر آپ تو میری اولاد کو تک نہ سنبھال سکیں... امی اس طرح تو کوئی غیر کے بچوں کے ساتھ بھی نہیں کرتا جو آپ " نے اپنے ہی خون کے ساتھ کیا ہے

احسن کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہو رہا تھا اُس کے لیے ضبط کرنا بہت مشکل تھا۔۔

آپ نے میرے بعد میری بچوں کو پلٹ کر تک نہ دیکھا یہاں تک کہ میری ایک اولاد " اس دُنیا میں آنے سے پہلے ہی دم توڑ گئی مگر آپ کی یہ کیسی نفرت تھی کہ جس نے آپ کو انسانیت کے ہر حد بھلا کر اتنی پستی میں گرا دیا میں پاگل یہی سوچتا رہا میری ماں مجھ سے جتنی ناراض سہی مگر میری موت کی خبر نے اُسے بدل دیا ہو گا اُس نے میرے پیچھے

www.novelsclubb.com  
میرے بیوی بچوں کو اپنی آغوش میں لے لیا ہو گا مگر آپ نے سہارا دینا تو دور میرے بچوں کے سروں سے چھت چھین کر سردیوں کی ٹھٹھرتی رات میں دھکے مار کر گھر سے نکال دیا... کیسے کر لیا آپ نے یہ ایک لمحے کو بھی آپ کا دل نہیں پسپا

وہ اب سارے لحاظ بالائے طاق رکھ کر اُن سے سخت لفظوں میں بات کر رہا تھا مگر منیرہ ہنوز چُپ تھی مگر چہرے پر دُکھ، ملال، پچھتاوا صاف رقم تھا اور آنکھوں سے ندامت کے.. آنسو بہہ رہے تھے

امی میرے بچے میری جان ہیں آپ کو ایک لمحے کے لیے بھی میرا خیال نہیں آیا رے " آپ کے لیے تو میں مر گیا تھا تو کیا یہ سب کرتے وقت آپ کو یہ نہیں یاد آیا کہ مجھے کتنی تکلیف ہوگی میرے ساتھ جو ہوا جیسا ہوا مگر میں نے وہ سب اپنی اولاد اپنی بیوی اپنی ماں سے ایک دن واپس ملنے کی اُمید میں برداشت کیا مگر میرے بچوں اور میری بیوی کو میرے پیچھے کیا ملا سگے رشتوں کے ہوتے ہوئے غیروں کی دھتکار، بھیک، کئی کئی دنوں کی بھوک اور سردی کی وہ رات جس میں اُن کے سروں پر چھت نہیں تھی، دُنیا کتنے ہی بھیڑیوں سے بھری ہے کیا آپ نہیں جانتیں تو آپ کو کیوں اس بے سہارا لڑکی کی عزت کا خیال نہیں آیا جو آپ کے سگے بیٹے کی بیوی اور آپ کے پوتے پوتیوں کی ماں تھی اگر اُس کے ساتھ کچھ.. میری زبان وہ بول نہیں سکتی جن حالات میں آپ نے انہیں بے گھر کیا تھا..."

.. احسن نے بری طرح دُکھتے اپنے سر کو پکڑ کر کرب سے کہا

میں بس معافی مانگنے کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتی میں گنہگار ہوں خطا کار ہوں بس یہی "   
 .. میری سچائی ہے

منیرہ نے عائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ جوڑ دیے عائشہ جو نفرت سے انہیں دیکھ رہی   
 .. تھی بولی

ایک عورت آپ کو معاف کر سکتی ہے مگر ایک ماں چاہ کر بھی آپ کو مرتے دم تک "   
 معاف نہیں کر سکتی میری آنکھوں کے سامنے سے وہ منظر نہیں جاتا جب میں آپ سے   
 بھیک مانگ رہی تھی اپنی بچوں کو صرف ایک رات انہی کے باپ کے گھر میں گزارنے کی   
 مگر تب آپ فرعون بنی ہوئی تھیں آپ نے میری ایک نہ سنی تو آج مجھ سے کس منہ سے   
 .. معافی مانگ رہی ہیں

.. احسن چپ رہا بھلے وہ اُس کی ماں تھی مگر وہ انسانیت کی مجرم بھی تھی

میں آپ کو طرح سفاک نہیں ہوں منیرہ بیگم کہ میں اپنے شوہر کو اُس فرائض کی ادائیگی "   
 سے روکوں احسن کو آپ کو معاف کرنا ہے بھلے کرے آپ سے تعلق رکھنا ہے بھلے رکھے   
 مگر میں آپ سے زندگی میں دوبارہ کبھی ملنا نہیں چاہوں گی نہ اپنے بچوں کو ملنے دوں گی اور

اگر اس بات سے احسن کو انکار ہے تو جہاں میں نے اتنے سال اُن کے بغیر گزار لیے ہیں  
.. آگے بھی گزار لوں گی مگر آپ کو مرتے دم تک معاف نہیں کروں گی

عائشہ نے دو ٹوک انداز میں اپنی فیصلہ سنایا اور زوہیب اور منعم کو لے کر وہاں سے چلی  
گئی۔۔

عائشہ اکثر اُس سے کہتی تھی کہ میں کسی بھی شخص سے نفرت نہیں کرتی مگر جس سے  
نفرت ہو جائے اُس کو مرتے دم تک معاف نہیں کرتی اور اُس کی بات کی سچائی احسن نے  
... آج دیکھ لی تھی وہ اُس کو ماں سے اس قدر نفرت کرتی تھی کہ وہ اُسے تک چھوڑ سکتی تھی  
.. عائشہ کے وہاں سے جانے کے بعد کچھ لمحوں کے لئے خاموشی چھائی رہی

ماں کا حق کوئی ادا نہیں کر سکتا۔ ماں باپ کا یہ ادب ہے کہ ان کی خدمت جان و مال "  
دونوں طرح سے کرے یہ اللہ کا حکم ہے اور میں اسے مانوں گا آپ میری ماں تھی ماں  
"ہوں ماں رہو گی آپ کا احترام مجھ پر فرض ہے اور میں اسے نبھاؤں گا امی ہر حال میں،  
عائشہ اپنا فیصلہ سنا کر جاچکی تھی احسن نے اپنا فیصلہ سنا دیا جسے سن کر منیرہ نے اُسے گلے  
... سے لگا لیا اور نس نس کر رونے لگی



مجھے معاف کر دے میرے بیٹے میں نے بہت گناہ کیے ہے مگر تو میری کسی نیکی کا صلہ ہے "

"..میرا حسن میرا بیٹا

احسن نے مزید کوئی تلخ بات نہیں کی وہ بس ایک بات جانتا تھا وہ جیسی بھی تھی اُس کی ماں تھی اور اُسے حسن سلوک سے پیش آنا ہے وہ عائشہ کو مجبور نہیں کر سکتا تھا مگر وہ اپنی جنت کو یوں در بدر کی ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ نہیں سکتا تھا



.....

عائشہ صحن میں بیٹھی بچوں کو کھیلتے دیکھ رہی تھی وہ کہہ تو آئی تھی کہ احسن کو چھوڑ دے گی... اگر اُس نے اُسے منیرہ کو معاف کرنے پر زور دیا مگر اب وہ احسن کی واپسی کی منتظر تھی

"..چاچی بھوک لگ رہی ہے.. "زوہیب کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی "

"..ٹھیک ہے بیٹا آپ منہ ہاتھ دھولو میں ابھی سنڈویچ بنا کر دیتی ہوں "

"..عائشہ نے محبت سے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

جنید کی موت کے تیسرے ہی دن راشدہ زوہیب اور منعم کو چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئی تھی ویسے بھی وہ بچے اُس کے لیے شروع وہ بوجھ تھے جسے وہ مجبوری میں ڈھور ہی تھی۔ تب عائشہ نے ہے احسن سے کہا تھا کہ ہم ان بچوں کے سروں پر ہاتھ رکھیں گے انہیں ماں باپ بن کر پالیں گے کیونکہ بغیر ماں یا باپ کے دنیا بچوں پر کتنی تنگ ہو جاتی ہے یہ وہ دیکھ چکی تھی اور ان بچوں کو تو نہ ماں تھی نہ باپ تو وہ کیسے انہیں دنیا کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتی .. نہ منیرہ میں اتنی ہمت تھی کہ وہ ان کی ذمہ داری نبھا سکتیں

".. زوہیب بیٹا یہ لو اور پورا ختم کرنا ہے چڑیا جتنی خوراک ہے تمہاری"

اُس نے زوہیب کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا سامنے اُسے گھر کا دروازہ بند کرتا احسن .. دکھائی دیا تو وہ اُسے نظر انداز کرتی اندرونی کمروں کی طرف بڑھ گئی .. مجھ سے کیوں کترار ہی ہو تم یار"

.. احسن نے اُس کا بازو پکڑ کر اُس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا

"کیونکہ میں جانتی ہوں آپ کیا کہیں گے مگر میں آپ کو اپنا فیصلہ سنا چکی ہوں اور وہ اٹل ہے .."

...عائشہ نے قطعیت سے کہا

تو کیا مجھ سے دور رہ لوگی.. "احسن نے اُس کے بالوں سے کھیلتے ہوئے لگاؤٹ سے"

...پوچھا

مطلب آپ مجھے چھوڑ دیں گے اگر میں نے آپ کو ماں کو معاف نہیں کیا..؟ "وہ"

..روہا نسی ہو گئی

دیکھو عائشہ انہوں نے جتنا بھی غلط کیا، جو بھی کیا مگر وہ "میری ماں" ہے مجھ پر اُن کے "حقوق فرض کیے گئے ہیں مجھ پر اُن کا احترام لازم و ملزوم ہے مجھے منع کیا گیا ہے اُن کو اُف بھی کہنے سے مجھ سے صرف اُن کی عزت کرنی ہے چاہے جیسے بھی حالات ہوں مگر ہر حال ".... میں وہ "میری ماں" ہے تمہاری نہیں

..احسن نے کہتے کہتے رُکا اور عائشہ کے جھکے چہرے کو اوپر کیا تو وہ رو رہی تھی

اس بات کی میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے ہمیشہ میری ماں کو اپنی ماں کی طرح سمجھا ہے "تم میں اُن کا ہر طرح سے احترام کیا ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ وہ صرف میری ماں ہے میں اُنہیں معاف کروں یا نہیں مگر مجھ پر اُن کے حقوق ہیں جو مجھے پورے کرنے ہیں میں تم پر

اُن کو معاف کرنے کا دباؤ نہیں ڈال سکتا یہ میرے تم پر حقوق کے ساتھ نا انصافی ہوگی جو میں کبھی نہیں کروں گا تم ساری زندگی اُنہیں معاف نہ کرو یہ تمہارا اور اُن کا معاملہ ہے اس بات کو لے کر میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہو سکتا کیونکہ میں چاہ کر بھی اُس درد اور تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتا جو تم نے ایک عورت اور ایک ماں ہونے کئی حیثیت سے جھیلی ہے مگر پھر بھی تم نے اپنے اندر کی انسانیت کو مرنے نہیں دیا تم نے سوگ کے دنوں میں اُن کی خوب دلجوئی کی کوئی کڑوی بات نہیں کی، کوئی طعنہ نہیں دیا اُنہیں یہ تمہاری انسانیت ہے میری ماں نے مجھ سے ناراضگی اور تم سے نفرت میں ہمارے بچوں کا بھی نہیں سوچا یہ اُن کا ظرف تھا تم نے جنید بھائی کے بچوں کو اپنے بچوں کی طرح اپنا یا یہ تمہاری اچھائی ہے تو بتاؤ بھلا میں ایسی بیوی سے کیوں ناراض ہوں گا عائشہ تمہاری جیسی .. جیون ساتھی نصیب والوں کو ملتی ہے اور میں وہ خوش نصیب شخص ہوں

احسن نے عائشہ کی بھیگی پلکوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں کہا تو .. طمانیت کا احساس اُس کے رگ و پے میں دوڑ گیا

خواب اور آرزوؤں کے اس سفر میں کٹھنائیوں نے ان کی راہ کھوٹی کی تھی، ہجر کی فصل کاٹتے کاٹتے دونوں کے ہاتھ چھل گئے تھے۔ ایک جانب عائشہ تھی، ایک با وفا بیوی اور

ایک دکھیاری مجبور ماں جس نے اپنی اولاد کی خاطر کتنا ہی درد سہا تو دوسری جانب وہ مرد تھا جس نے اپنی زندگی کا خوبصورت حصہ ایک ایسے جرم کی سزا بھگتنے میں بتا دیا جو جرم اس نے کیا ہی نہ تھا۔

وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر مظلوم بھی تھے اور بیچارے بھی۔ انہوں نے لہجوں کے تیر سہے تھے، جسمانی و روحانی مشقت کاٹی تھی مگر جو ایک چیز ان کے بیچ سانس لے رہتی تھی وہ محبت کی طاقت تھی کہ جس نے ہمیشہ ہی ان کو جینے کی ہمت دی۔ ملن کی آس میں جیتا ہوا احسن موت کی مایوسی کو پچھاڑ کر اپنی محبوب بیوی کو رفاقت کا احساس دلانے بالآخر لوٹ آیا تھا۔ بیوگی کی چادر اوڑھے دکھوں کو جھیلی عائنہ کیلئے احسن کا لوٹ آنا کسی معجزے جیسا تھا اور وہ اس کے فراخ سینے پہ سر رکھے کچھ دیر کو وہ تمام دکھ درد بھول گئی جو اس نے کاٹے تھے۔

بس یہی تو محبت کی خوبی ہے کہ محبت انسان کے سب زخم بھر دیتی ہے سب چھیدر نو کر دیتی ہے۔ ان کی بھگی پلکوں پر کچھ روٹھے خوابوں کے ماتم تھے لبوں پر سسکیاں بھی تھیں مگر ان کے دل باہم دھڑکتے تھے، امید دار ہے تھے کہ آنے والی صبح بڑی روشن، بڑی خوبصورت ہوگی۔

(ختم شد)

..

